بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاریخ کھرڑ شریف

روضہ حضرت علی سرور رح شہنشاہ کھرڑ زائر حرمین شریفین۔ جد امجد خاندان لودھی

مدیر مسئول:- الحاج حکیم حافظ محمد یوسف چغتائی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ ۝ القرآن الحکیم

تاریخ کہروڑ شریف

المعروف کہروڑ پکا

مؤلفہ

الحاج حکیم حافظ محمد یوسف چغتائی

شائع کردہ

مکتبہ الشفاء - کہروڑ پکا

اس کتاب کا یہ دوسرا ایڈیشن ہے۔ بعض جگہ پر مضامین کا تکرار ہو گیا ہے اس کی وجہ جدید مضامین ہے۔ اس لیے قارئین کرام محسوس نہ فرمائیں۔

marfat.com

بلغ العلےٰ بکمالہٖ　　　باسمہٖ سبحانہٗ　　　حسنت جمیع خصالہٖ
کشف الدجیٰ بجمالہٖ　　　　　　　　　　صلّوا علیہ وآلہٖ

پیش لفظ

محترم الحاج حافظ محمد یوسف صاحب چغتائی نے تاریخ کہروڑ پکا شریف لکھ کر ایسا عظیم الشان کام سرانجام دیا ہے۔ جس کی داد لفظوں میں نہیں دی جا سکتی۔ تاریخ کے ساتھ مصنف کا نام زندہ جاوید رہے گا۔ یوسف صاحب حافظ قرآن خطیب حکیم ڈاکٹر دہمانی تو پہلے ہی تھے، ایک بہت بڑا درجہ حاصل کر لیا ہے۔ اب وہ مورخ بھی ہو گئے ہیں میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس خدمت کا نیک اجر عطا فرما دیں۔

۱۹۷۰ء
دعا گو
مرحوم
غلام دستگیر قادری چشتی، سجادہ نشین
درگاہ اکرمیہ، کہروڑ پکا

marfat.com

تخلیق آدم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِؕ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیۡبِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَؕ

اَمَّا بَعۡدُ! اے برادر! زمین سے لے کر آسمان تک جس شئے پر بھی ہماری نظر پڑتی ہے ہر شئے قدرت نے انسان کے لئے بنائی ہے۔ ان میں بعض ایسی بھی ہیں جو انسان کی نشو ونما کے لئے اشد ضروری ہیں۔ مثلاً پانی۔ ہوا۔ سورج وغیرہ اگر یہ نہ ہوں تو ہمارا جینا محال ہو جائے۔ اب قابل غور مسئلہ یہ ہے کہ ہر چیز جو کائنات میں ہے وہ تمامتر انسان کے لئے پیدا فرمائیں۔ مگر انسان کی تخلیق کس کے لئے ہے۔ اِس کی تخلیق اور پیدائش کا بھی کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہوگا۔ نادان لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم صرف کھانے پینے اور عیش کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں حالانکہ یہ بات سراسر غلط

marfat.com

مہمل اور فضول ہے۔ ایسے لوگ غلطی پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں ارشاد فرماتا ہے:۔

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ط

کیا تم یہ گمان کئے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں نکما اور بیکار پیدا کیا ہے کیا تم واپس ہماری طرف نہیں لائے جاؤ گے۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو نکما اور بیکار پیدا نہیں کیا۔ بلکہ اپنی عبادت اور بندگی کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ قرآن حکیم میں ایک مقام پر ارشاد ربانی ہوتا ہے:۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ط

نہیں پیدا کیا جن و انسان کو مگر عبادت کے لئے

جس شخص نے اس نکتے کو سمجھا اور اس جہان میں آنے کی اصلی غرض و غایت کو پہچانا وہ نفع میں رہا اور جو نہ سمجھ سکا اور اپنے رب ذوالجلال کی بندگی سے کنارہ کش رہا وہ بدنصیب اور جاہل ہی رہا۔ اسکا دل سلامت نہیں بیمار ہے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ط

ان کے دلوں میں مرض ہے اور خدا نے ان کے مرض کو اور بڑھا دیا ہے۔

marfat.com

اے برادر! بیماری دو قسم کی ہوتی ہے ایک جسمانی اور ایک روحانی۔ جسمانی بیماری کیا ہے؟ انسان کے جسمانی عناصر کا حد اعتدال سے گزر جانے اور افعالِ سلیمہ میں خلل واقع ہو جانے کا نام۔ روحانی بیماری کیا ہے؟ روحانی بیماری وہ ہے جو انسان میں حسد۔ بغض۔ کینہ اور بداعتمادی پیدا کرے۔ گناہوں کی طرف رغبت دلائے فرائض انسانی سے کنارہ کشی کی ترغیب دے۔ جس طرح جسمانی بیماری کے سدِ باب اور علاج کے لئے حکیموں ڈاکٹروں اور دیگر ماہرین سے رجوع کیا جاتا ہے۔ اسی طرح روحانی بیماری کے علاج کی فکر بھی لازم ہے۔ روحانی امراض کی دوا روحانی طبیبوں سے حاصل ہوتی ہے ان روحانی طبیبوں کو صوفیائے عظام اور اولیائے کرام کہا جاتا ہے جو اپنی ایک ہی نگاہِ کیمیا سے مرض کو ایک ہی لمحے میں دور کر دیتے ہیں۔

اے برادر! اب تجھے چاہیئے کہ ان پاک اور نیک لوگوں کی صحبت میں رہ کر اپنے باطن کی صفائی کر تاکہ تیرے دل کی آنکھیں روشن ہو جائیں اور تجھے معرفت و حقیقت کے راز سے آگاہی ہو۔ یہی انسان کا مقصدِ حیات ہے آپ نے سُنا ہو گا کہ چکور اور چکوری ایک دوسرے سے بہت پیار کرتے ہیں ایک دوسرے پر جان دیتے ہیں۔ پیدائش کے سلسلے میں قدرت نے انہیں ایک عجیب طریقہ عطا فرمایا ہے جب انہیں بچے پیدا کرنے کی خواہش ہوتی ہے تو آپس میں ملتے نہیں بلکہ آمنے سامنے بیٹھ کر ایک دوسرے کو محبت بھری

marfat.com

نگاہوں سے دیکھتے ہیں جس سے مادہ اسی وقت حاملہ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اے طالب تو بھی سچی لگن اور طلب صادق کے ساتھ اپنے شیخ کامل کے سامنے بیٹھ تاکہ نور معرفت سے تیرا سینہ بوجھل ہو جائے اور جگمگا اٹھے اور تیرے دل کی دنیا منور ہو جائے۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

اولیاء راہست قدرت از اِلٰہ

تیر جستہ باز گردانند ز راہ

بعض دوستوں کا خیال ہے کہ "آج وہ اللہ والے کہاں ہیں، سب کہنے کی باتیں ہیں اِس زمانے میں کوئی اللہ والا نہیں سب پیٹ کے بندے نظر آتے ہیں" یہ محض میرے ان دوستوں کو مغالطہ ہے۔ یہ ضرور ہے کہ اس دور میں بناوٹی فقیروں کی بڑی کثرت ہے جو برساتی مینڈکوں کی طرح ہر جگہ نظر آتے ہیں اور اپنے پیٹ کے دوزخ کو بھرنے کے لئے عجیب عجیب قسم کے ڈھونگ رچاتے ہیں۔ شعبدہ بازی کرتے ہیں اور کچھ اس قسم کی اداکاریاں کرتے ہیں کہ بھولے بھالے مسلمان ان کے دام میں پھنس جاتے ہیں۔ یہ لوگ اپنا ایمان تو کھو چکے دوسروں کے ایمان کو سلب کرتے پھرتے ہیں مگر اس سے یہ گمان نہیں کر لینا چاہئے کہ اب دنیا میں اللہ والے ہی موجود نہیں ہیں۔ اب بھی دنیا میں اللہ کے پیارے بہت ہیں کوئی شہر اور کوئی قصبہ اِن اللہ والوں سے خالی نہیں ہے۔ بلکہ اللہ کی طرف سے ان لوگوں کو مختلف قسم کی ذمہ داریاں بھی دی جاتی ہیں۔

marfat.com

بظاہر تو دنیا کا نظام دنیا والوں کے ہاتھ میں ہے حقیقتاً دنیا کا سارا نظام انہی اللہ والوں کی زیرِ نگرانی چل رہا ہے۔ انہی کے دم قدم سے یہ دنیا آباد ہے، یہ تو آسمان کے ستون ہیں۔

رسالہ لمعات الصوفیہ جنوری ۱۹۵۰ء ص ۹ پر ایک واقعہ درج ہے کہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ شہر کا انتظام کچھ سست تھا۔ کسی صاحب نے شاہ صاحب سے وجہ دریافت کی۔ آپ نے فرمایا کہ جس صاحب کی ڈیوٹی ہے وہ ذرا سست ہیں۔ پوچھا وہ کون ہے اور کہاں ملے گا۔ آپ نے فرمایا طوائف بازار میں خربوزے بیچ رہا ہے۔ وہ شخص آزمائشی طور پر اس کے پاس پہنچا اور تمام خربوزے کاٹ کاٹ کر ناپسند کر کے واپس ٹوکرے میں ڈال دئے۔ خربوزے والا کچھ نہ بولا اور خاموش رہا۔ کچھ عرصہ کے بعد دیکھا کہ شہر کا انتظام بہت اچھا ہے اس شخص نے پھر شاہ صاحب سے پوچھا کہ آجکل شہر کا باطنی انتظام کس کے سپرد ہے آپ نے فرمایا ایک ماشکی کے سپرد ہے جو چاندنی چوک میں پانی پلاتا پھرتا ہے مگر ایک پیالے کا ایک درہم لیتا ہے۔ چنانچہ وہ شخص ایک درہم لیکر چاندنی چوک پہنچا اور پانی طلب کیا۔ اس صاحب ڈیوٹی ماشکی نے درہم لے کر پانی کا پیالہ دے دیا۔ اس شخص نے وہ پانی نیچے گرا دیا۔

marfat.com

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
پیش لفظ	۲	نواحی قصبہ	۴۹
تخلیقِ آدم	۳	عباسی خاندان	۵۴
قیامِ پاکستان	۱۴	رانا خاندان	۵۹
کہروڑ پکا المعروف کہروڑ شریف	۱۰	قائم خانی	۶۲
اور وجہ تسمیہ		خان محمد صدیق خاں	۶۶
آج کا کہروڑ پکا	۱۱	خورشید احمد خاں	۶۷
کہروڑ پکا قدیم تاریخ	۱۷	قاری نورالحق قریشی	۶۹
کے آئینے میں		نواب امان اللہ خاں	۷۰
کہروڑ پکا کا بہاولپور سے تعلق	۲۳	ملک شاہ محمد جوئیہ	۷۱
متبرک اور مقدس مقامات	۲۱	بہاول پور سے ایک نعمتِ عظمٰی	۷۴
ذرا عمرِ رفتہ کو آواز دینا	۲۵	چھن گئی	
چغتائی خاندان	۳۱	مثالاں	۷۶
حضرت علی سرور لودھی	۳۷	فلاحی ادارے	۸۰
چیئرمین بلدیہ	۴۴	چند نصیحتیں	۸۳
چیف آفیسر بلدیہ	۴۶	مدیر الشفاء	۸۴
حکیم محمد عرف ناگ شاہ	۴۸	بریگیڈیئر سید علی شاہ	۸۱

marfat.com

رب نواز نون	۹۴	اترہ۔ جٹ بریار۔ بھٹہ۔ بلوچ	
فیض علی شاہ کے آخری لمحات	۹۶	جھنڈیر۔ مسہ خان۔ منگتے خان	
نوگزی قبور	۹۸	خاندانِ رضوی۔ سردار محمد نواز خان	۱۴۴ تا
تاریخی مقامات	۹۷	سید حافظ حامد۔ اکرم۔ ظہور حسین	۱۶۰
شیخ صادق	۱۱۳	نون نو قابل واہ	۱۶۱ تا
کانجو خاندان	۱۱۵	خاندانی حالات	
کہروڑ پکا اور مسلم لیگ	۱۱۷	شیخ خاندان	۱۷۷
مایہ ناز خاندان	۱۲۴	صحافیانِ کہروڑ پکا	۱۸۸
مولانا محمد شریف	۱۲۶	تصاویر	۱۹۳
مختلف خاندان جس میں خاندان	۱۳۶ تا ۱۴۴		

marfat.com

کہروڑپکا المعروف کہروڑ شریف

اور وجہ تسمیہ

ماضی حال کے آئینے۔

ماضی کا کہروڑ

قدیمی تاریخ سے ! قصبہ کہروڑ ایک پرانے خشک دریا جو دریائے بھٹاری کے نام سے مشہور تھا۔ جنوبی کنارے پر آباد ہے۔ کہتے ہیں کہ کہر بھٹی نے یہ شہر آباد کیا تھا جو شاہان مغلیہ کے تابع و زیر نگیں تھا جب کہر نے خاندان مغلیہ کی نافرمانیاں شروع کردیں تو انہوں نے چند جابر لوگ بھیج کر اس قصبہ کو فتح کرلیا۔ قلعہ کے آثار باقی ہیں۔ سکندر اعظم از منہ قبل کا آباد ہے کبھی ویران نہیں ہوا۔ مرقع ملتان کے مصنف تحریر کرتے ہیں۔ شہر میں پختہ فرش کا بازار ہے اور تقریباً سب عمارتیں پختہ ہیں۔ شہر ایک ٹیلہ پر واقع ہے اس لئے اس کا منظر خوش نما معلوم ہوتا ہے یہاں کی چادریں پلنگ پوش اور جاجم خاص طور پر مشہور رہیں شہر کے لئے سمال ٹاؤن کمیٹی قائم ہے تھانہ پولیس ہسپتال ہائی سکول، ڈاک خانہ موجود ہے۔ اولاد علی گیلانی مصنف ملتان تحریر کرتے ہیں کہ کہروڑ کی ایک ضرب المثل مشہور ہے۔ آر

کہروڑ کی نشس لشر، کھنڈ، محبت تھوڑی۔ آبادی چھ سات ہزار کے لگ بھگ۔
۱۹۵۷ء میں آبادی، مصنف حکم چند تاریخ ملتان چار ہزار نفوس بتائی گئی ہے
گزٹیئر ملتان میں کہروڑ کو دوسرے قصبات سے قدیمی بتایا ہے۔ اور ملتان
کے بعد اولیاء اللہ مسکن کہروڑ بتایا گیا ہے۔

آج کا کہروڑ پکا

سرکار انگلشیہ کے عمل درآمد کے کہروڑ پکا کا ایک دور شروع ہوا۔
ابتدائی زمانہ میں لوگ لودھراں سے بذریعہ یکہ۔ ٹم ٹم گھوڑے اور اونٹوں
پر سفر کرتے تھے۔ دریائی راستہ خیرپور ٹامیوالی۔ عباس نگر دچکلہ۔ بذریعہ
کشتی راستہ پار کرتے تھے۔ ڈاک کے لئے ہر دس کوس پر گھوڑے تیار
رہتے تھے۔ اور لوگوں کو ڈاک ہر روز لودھراں سے مل جاتی تھی۔ بلکہ ۱۹۱۰ء
میں جب ریلوے لودھراں سے گذری تو اس علاقہ کو اہمیت دی گئی۔ اور
پٹری بچھانی شروع ہو گئی۔ اور باقاعدہ ریلوے جاری ہوئی یہ ریلوے
ماچھی سنگھ قبولہ۔ کرم پور۔ میلسی راستہ لاہور جاتی تھی۔ لیکن دوسری جنگ
عظیم کے دوران یہ پٹری اکھاڑی گئی اسٹیشن کی عمارت جوں کی توں رہی
ایک چوکیدار مقرر کر دیا گیا جو بھیڑ بکری کا ریوڑ رکھتا تھا۔ اسی عمارت میں
بھیڑ بکریاں بیٹھی رہتی تھیں۔ ۱۹۲۲ء میں دوبارہ ریلوے کی پٹری بچھائی
گئی۔ اور ریلوے لائن بجائے ماچھی سنگھ قبولہ ضلع ساہیوال کے عارف والا
سے سیدھی پاک پٹن شریف نکالی گئی۔ چونکہ کہروڑ ایک ضلع مظفرگڑھ میں

marfat.com

واقع ہے۔ ریلوے کے پارسل اور خطوط ضلع مظفر گڑھ اور ضلع مظفر گڑھ
کے ملتان آجایا کرتے تھے اسٹیشن سے نصف میل دور نواحی بستی پکہ کا نام ملا
کر کہروڑ کے کہروڑ پکا نام سے اسٹیشن قائم کر دیا گیا۔ اور ریلوے کے کرڈ میں
K.Q.P تحریر کیا جاتا ہے اسی سے خطوط اور مال سیدھا کہروڑ پکا پہنچنے لگ
گیا۔ تقسیم ملک سے بیشتر صرف دو گاڑیاں چلتی تھیں۔ اس وقت چھ پسنجر
گاڑیاں اور دو ریل کاریں اسی لائن پر چلتی ہیں ایک گاڑی ملتان تا لاہور
اور لاہور تا ملتان چلتی ہے باقی براہ راست سمہ سٹہ سے لاہور تک آتی
جاتی ہیں۔ لودھراں تا کہروڑ پکا پختہ سڑک بن جانے کی وجہ سے آمد و رفت
میں سہولت ہو گئی ہے۔ اب ہم اسے آئندہ کہروڑ شریف یا کہروڑ کے نام سے
پکاریں گے۔ اور یہی تحریر میں آئے گا۔ اس وقت کہروڑ پکا کی آبادی ۷۵ پچیس
ہزار سے تجاوز کر گئی ہے نواحی بستیوں کی آبادی کو مد نظر رکھا جائے تو پچاس
ہزار کے قریب آبادی ہو چکی ہے۔ مثلاً بنگلہ نہر ملتانی و اسلے آبادی ڈیریاں
والی کی آبادی۔ بطرف بیلہ فیض آباد وغیرہ اسٹیشن روڈ پختہ ہے شہر
کی سڑکات تارکول سے پختہ کر دی گئی ہیں۔ روشنی کے لئے شہر میں لیمپ
اور سڑکات پر گیس لیمپ لگائے گئے ہیں۔ چوک بخاری کی رونق
بڑے بڑے شہروں سے مقابلہ کرتی ہے۔ شہر میں داخل ہوتے ہوئے
مادر زاد ولی اللہ حضرت حافظ محمد اکرمؒ دربار اکرمیہ درگاہ مادر زاد
ولی اللہ پر نظر پڑتی ہے۔ شہر سے دور اونچا روضہ حضرت علی سرورؒ علیہ
سات میل سے نظر آتا ہے۔ ایک طرف چوک بخاری کی پرشکوہ عمارت والگرد
شہر میں داخل ہونے والوں کو خوش آمدید کہتی ہے۔ اولیاء کرام کے روضے جن
کا تذکرہ الگ کیا گیا ہے۔ روحانی کیف و سرور ان سے زیارت سے

marfat.com

حاصل ہوتا ہے۔ اس وقت کبیر والا شریف میں کاٹن ملز۔ آئل ملز اسٹیشن کے ارد گرد قائم ہیں جس کی وجہ اس علاقہ کی کپاس دوسرے علاقہ میں کم جاتی ہے زرعی لحاظ سے گندم کی پیداوار بہ نسبت تحصیل لودھراں کی دوسری سب تحصیلوں سے کافی ہو رہی ہے۔ کبیر والا میں سرکاری محکمے۔ محکمہ ٹیلیفون ایکسچینج۔ محکمہ ڈاک۔ گورنمنٹ ہائی سکول۔ گرلز ہائی سکول۔ تین پرائمری سکول۔ ایک پرائمری سکول برائے طالبات۔ شفاخانہ سول ہسپتال۔ ویٹنری ہسپتال۔ ہیلتھ سنٹر۔ خاندانی منصوبہ بندی۔ محکمہ زراعت۔ محکمہ شکار۔ محکمہ ایکسائیز سب تحصیل۔ میونسپل کمیٹی مارکیٹ کمیٹی۔ تھانہ۔ ملیریا کا محکمہ۔

تعداد۔ کارخانے۔ آئس فیکٹری ۲۔ جننگ فیکٹری ۶۔ آئل ملز ہیں۔ موجود ہیں۔ سینکڑوں ٹیوب ویل۔ فلور ملز قائم ہو رہے ہیں دفتر میونسپل کمیٹی نے اپنی سہولت کے لئے ایک جنریٹر نصب کر کے بجلی پیدا کر لی ہے۔ روز افزوں قصبہ کی خوبصورتی بڑھ رہی ہے) میونسپلٹی کی عمارت مغلیہ دور کی بارہ دری کے طور پر بنائی گئی ہے اور اس کی خوبصورتی نے قصبہ کو دوبالا کر دیا ہے۔ میونسپلٹی کے مشرق کی طرف ایک باغ تھا جو اجڑ گیا ہے۔ اب اسے کلب گھر یا پارک کا نام دیا جاتا ہے جہاں شام کو بڑے آدمی اور سرکاری اہلکار اکٹھے ہوتے ہیں۔ ان ساتھ شہر کے کچھ نوجوان والی بال کھیلتے ہیں۔ باغ کے اندر میونسپل کمیٹی نے اہلکاروں کے کوارٹر بنا لئے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ رونق ختم ہو گئی ہے جس کا باغ کی خوبصورتی سے کوئی کوئی تعلق نہیں رہا۔

marfat.com

مسہ کوٹھہ ۷ میل - ماچھی واگہ ۷ میل - امیر پور ۸ میل - بہلہ واگہ ۹ میل
پیر شاہ ۹ میل - رائے واہن ۱۰ میل - چھیلے واہن شریف ۱۲ میل
نادر پور جمپنہ ۱۲ میل - خیر پور ٹامیوالی ۲۰ میل - ایک ۷ میل - موچی والی
۶ میل - زیرک واہن ۹ میل - ماڑی بھاگو خاں ۱۰ میل پیپلی ۱۰ میل
ویرسی وا[illegible] ۱۲ میل - فتح پور ۱۴ میل -

بطرف سڑک بہاول پور :- بہاول پور ۲۲ میل - جہانگی والی ۱۸ میل
گدپور ۱۲ میل ناگنی ۱۰ میل - جلال الدین واہن ۹ میل - گوٹھ بہار ۶ میل
جالف ۵ میل - کرٹلہ میوات ۲ میل ڈیڑیاں والہ ½ میل -

بطرف سڑک شاہ پور پکھل :- سانوری والا ۲ میل - بیاو لگراہ ۴ میل
کوٹھیاں والا ۵ میل - شاہ پور ۶ میل - گرل ۷ میل - سنگیر ۷ میل - ٹبی
وڈاں ۸ میل - اسماعیل پور ۵ میل -

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب ——— تاریخ کہروڑ شریف الشفاعہ کا خاص نمبر
نوعیت کتاب ——— (تاریخی) تاریخ کہروڑ پکا
مصنف ——— الحاج حافظ محمد یوسف چغتائی -
مطبع ——— نو بہار پریس - ملتان
طبع بار اوّل ——— ستمبر ۱۹۸۷ء
تعداد ——— (۱۰۰۰) ایک ہزار
قیمت ——— پچیس (۲۵) روپے

کہروڑ پکا قدیم تاریخ کے آئینے میں

سکندر اعظم کی آمد

ایران کے بادشاہ دارا I گشتاسپ نے آج سے اڑھائی ہزار سال قبل افغانستان، بلوچستان، سندھ اور پنجاب کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ لیکن بہت جلد ان علاقوں کے باشندوں نے ایرانی تسلط سے نجات حاصل کر لی۔ بعد ازاں سکندر اعظم نے ایران کی تسخیر کے بعد ہندوستان کا رخ کیا۔ ٹیکسلا کے راجہ امبھی نے بغیر مزاحمت کے اطاعت قبول کر لی لیکن دریائے جہلم اور چناب کے درمیانی علاقہ پر حکمران راجہ پورس نے مقابلہ کیا۔ لیکن اسے شکست ہوئی۔ پھر سکندر اعظم کو اپنے وطن کی طرف سندھ ریاست پر حملے کا ارادہ ترک کر کے واپس ہونا پڑا۔ کیونکہ اسکی فوج نے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا۔ وہ بذات خود ہی بابل میں عین عنفوان شباب ہی فوت ہو گیا۔

سکندر اعظم اپنے ہندوستان کے قیام کے دوران ملوئی قوم سے بھی لڑنا پڑا اس سلسلے میں ملتان کا معرکہ قابل ذکر ہے یہاں واضح رہے ملوئی قوم ملتان کے پورے علاقے پر قابض تھی۔ فیلقوس نامی جرنیل

marfat.com

کو بعد ازاں سکندر اعظم کی طرف سے اس علاقے میں نظم و نسق قائم کرنے کے لئے وائسرائے مقرر کیا گیا تھا۔ کچھ عرصہ بعد یہ علاقہ ایک پوری قوم ہن کے قبضہ میں آیا۔ ۵۴۴ء میں ہن قوم کے راجہ تورمان کے لڑکے راجہ مہر گل کو مہاراجہ بکرماجیت نے شکست دے کر اس علاقے پر قبضہ کر لیا۔ بقول مورخ البیرونی یہ جنگ قلعہ لونی اور کہروڑ پکا کے درمیان لڑی گئی۔ اس زمانے میں وہ یونانی عالم اور مورخ جو ہندوستان میں یونانی حملے کے وقت آئے تھے۔ انہوں نے اپنی کتب میں ہندوستان سے متعلق حالات تحریر کئے مزید برآں چند دیگر غیر ملکی سیاحوں نے بھی اپنی کتب میں ہندوستان کے حالات تحریر کئے ان میں میگاس تھنیز۔ فاہیان، ہیون سانگ اور البیرونی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ بالخصوص البیرونی کی کتاب (کتاب الہند) ہندوستان کے لئے انمول خزانہ ہے۔

پھر وقت کی رفتار کے ساتھ ساتھ سندھ کا پورا صوبہ ایک متعصب ہندو راجہ داہر کے قبضہ میں آگیا جس کے عہد حکومت کے دوران ۷۱۲ء میں بحری ڈاکوؤں نے ایک عربی جہاز جو کہ لنکا سے عرب کی طرف جا رہا تھا ساحل سندھ کے قریب قبضہ کر لیا۔ اس پر سوار عورتوں اور بچوں کو قیدی کر لیا۔ اس پر صوبہ عراق کے گورنر حجاج نے اپنے داماد اور بھتیجے محمد بن قاسم کو راجہ داہر کو سزا دینے کے لئے بھیجا۔ محمد بن قاسم سیستان اور مکران کے راستے کراچی پہنچا اور راوڑ کے مقام پر راجہ داہر کو شکست دی۔ بعد ازاں محمد بن قاسم نے ملتان کے راجہ چچ کو شکست دے کر ملتان کے علاقے پر قبضہ کر لیا۔ جس میں بہرام پور اور کہروڑ بھی شامل

marfat.com

تھا۔ محمد بن قاسم نے احمد بن خزیمہ بن عقبہ کو کہروڑ کے قلعہ کا نگران مقرر کیا۔ محمد بن قاسم کے جانے کے بعد عربوں کی حکومت کو یہاں زوال آ گیا۔ ملتان اور اس کے نواحی علاقے کہروڑ اور بہرام پور پر اسمعیلوں کی حکومت قائم ہو گئی۔ محمود غزنوی نے ۱۰۰۵ء میں اسمعیلوں کو شکست دی۔ لیکن خراج کا وعدہ لیکر واپس چلا گیا۔

پھر سلطان محمد غوری نے ۱۱۷۵ء میں ملتان کو فتح کر لیا۔ اسی طرح ملتان اور کہروڑ کے علاقے سے اسی نامور بادشاہ کے ہاتھ اسمعیلوں کا اقتدار ختم ہوا۔ لیکن یہ بہادر بادشاہ ۱۲۰۶ء میں دریائے جہلم کے کنارے کھوکھروں کے ہاتھ بوقت نماز قتل کر دیا گیا جب کہ یہ غزنی کی طرف واپس جا رہا تھا۔

۱۲۳۹ء میں رضیہ سلطانہ ملتان کے گورنر کی بغاوت کو ختم کرنے کے لئے اس پر حملہ آور ہوئی اور اسے فتح کر لیا۔ سادات گردیز اور خاندان قریشی کو اس نے جاگیریں بھی عطا کی۔ اسی دوران میں اس نے کہروڑ پکہ میں قیام کیا۔ اور اسکی جنوبی سمت نزد بہاول پور کی ایک مسجد بھی تعمیر کرائی۔ جس کے آثار اب مرور ایام کے ساتھ ختم ہو گئے ہیں۔

تاریخی قرائن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مشہور سیاح ابن بطوطہ جو کہ سلطان محمد تغلق کے عہد حکومت میں ہندوستان میں آیا تھا۔ کہروڑ پکہ میں بھی قیام پذیر ہوا۔ کیونکہ کہروڑ پکہ کے مشرق کے جانب اس قیام کے آثار ابھی تک ملتے ہیں۔

خاندان سادات کے عہد حکومت میں جب ہندوستان میں ہر طرف

marfat.com

کہروڑ پکا کا بہاولپور سے تعلق

بہاولپور جیسے ون یونٹ کی تحلیل کے بعد صوبہ پنجاب میں مدغم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ آج سے تقریباً اڑھائی سو سال قبل ایک ریاست کی صورت میں معرض ظہور میں آیا تھا۔ اس کے امراء کا تعلق بغداد کے خلفائے عباسیہ سے تھا جس کی رعایت سے یہ عباسی کہلاتے ہیں۔

ایک روایت کے مطابق جب ہلاکو نے بغداد پر حملہ کر کے سلطنت بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجادی، تو خاندانِ بنو عباس اِدھر اُدھر منتشر ہو گیا انہی میں معتصم باللہ کے چچا ابو القاسم بن الظاہر باللہ بھی تھے، جنہوں نے بھیم کا نام قلعہ اسلام گڑھ رکھا گیا۔

marfat.com

اٹھارہویں صدی کے اوائل میں امیر چنی خاں کی اولاد دو حصوں میں بٹ گئی۔ ایک کلہوڑہ کہلائی اور دوسری داؤد پوترہ۔ بہاول پور کے عباسی فرمانرواؤں کا تعلق موخر الذکر سے تھا جنکے پہلے امیر صادق محمد خاں سندھ کی وہ تمام جاگیر جو مغلیہ عہد سلطنت میں ملی تھی چھوڑ کر اوچ شریف آ گئے تھے۔ اوچ مخادیم کی سفارش پر گورنر ملتان نواب حیات اللہ نے انہیں چوہدری کا علاقہ بطور جاگیر دے دیا۔ یہ علاقہ جو ریاست بہاولپور کی خشت اوّل کی حیثیت رکھتا ہے اللہ آباد کے نام سے مشہور ہوا۔ امیر صادق محمد خاں نے اپنی دور اندیشی اور بہادرانہ صلاحیتوں سے اپنے مقبوضات کو وسیع کیا۔ ۱۷۳۹ء میں جب نادر شاہ نے ہندوستان پر حملہ کیا تو امیر صادق محمد خاں نے اسکی اطاعت قبول کر لی ۱۷۴۶ء میں امیر صادق محمد خاں ایک معرکہ میں مارے گئے۔ اور ان کی جگہ ان کے لڑکے امیر محمد خاں بہاول خاں کے لقب سے حکمران بنے۔ ریاست بہاولپور انہی کے نام سے موسوم ہوئی۔ ان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے شہر بہاولپور کی بنیاد ڈالی، اور دریائے ستلج سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر محمد پناہ خاں گورمانی نامی کسی رئیس کے قدیم محل کے کھنڈرات پر شہر آباد کیا۔ ملحقہ زمینوں کو سیراب کرنے کے لئے ایک نہر نکالی جو خان واہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے بعد مختلف قسم کی عمارات تعمیر کرنے کے لئے ماہرین فن کی خدمات حاصل کی گئیں، اور علماء و صلحا کو یہاں سکونت اختیار کرنے کی دعوت دی گئی۔ بہاول خاں کی اولاد نرینہ نہ تھی اس لئے ان کے انتقال (۱۷۴۹ء) کے بعد چھوٹے بھائی مبارک ان کے جانشین ہوئے۔ مبارک خاں کے عہد میں کئی اور شہر اور قصبے آباد ہوئے جن میں ملک پٹن میلسی، دنیا پور اور کہروڑ شامل ہیں۔ ان کے علاوہ قلعہ مروٹ، انوپ گڑھ اور قلعہ بھیم فتح ہوئے قلعہ

marfat.com

مصر میں پناہ لی اور بعد میں وہاں اپنی حکومت قائم کی ان کی پانچویں پشت میں امیر سلطان احمدؒ ثانی تھا جو سلطان محمد تغلق کے زمانے میں اپنے خاندان کے ہمراہ ہندوستان آیا اور کوٹ کاہجی شہر بنکار (سندھ) میں بود و باش اختیار کی اور اس علاقہ پر بغیر کسی مزاحمت کے قبضہ کر لیا سندھ میں اس وقت سمہ قوم حکمران تھی۔ اس قوم کی ایک شہزادی سے امیر سلطان احمدؒ نے شادی کر لی جس کی وجہ سے اس علاقہ پر اس کے اثرات اور بھی بڑھ گئے امیر سلطان احمدؒ کی پشت میں چھٹے نمبر پر امیر چینی کا نام ملتا ہے جس نے اپنے آباؤ اجداد کی جاگیروں میں کافی توسیع کی۔ جب شہنشاہ ہند اکبر کا بیٹا مراد بخش ملتان آیا تو دور دراز کے امراء اور جاگیرداروں کے ساتھ امیر چینی خاں بھی قیمتی تحفے تحائف لے کر ملتان پہنچا۔ لیکن دوسرے امراء نے رقابت کی وجہ سے امیر چینی کے تحفے غائب کر دیئے جب اس کے تحفوں کا صندوق شہزادہ مراد بخش کے سامنے کھولا گیا تو اس میں سے مٹی اور کنکر برآمد ہوئے۔ امیر چینی خاں نہایت عقل مند آدمی تھا۔ اس نے اس موقع پر پریشان ہونے کی بجائے انتہائی دانائی سے کام لیتے ہوئے کہا۔ "یہ سنگریزے وہی ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے سے ابوجہل کے ہاتھوں میں آپ کی نبوت کی صداقت کی شہادت دیتے تھے اور یہ مٹی مدینہ منورہ۔ نجف اشرف اور کربلا کی ہے جو ہمارے بزرگوں سے ہم کو وراثت میں ملی ہے۔ چونکہ یہ تبرکات ہمیں جان سے زیادہ عزیز ہیں۔ اس لئے ہم نے حضور کی خدمت میں پیش کیے ہیں۔ شہزادہ مراد اس گفتگو سے بہت خوش ہوا۔ اور اس نے امیر چینی خاں کو بیش بہا تحائف سے نوازا۔ [illegible] سیستان اور اس کے مضافات کا علاقہ بطور جاگیر مرحمت کیا۔

ذرا عمرِ رفتہ کو آواز دینا

تحریر :- محمد حسن چغتائی مقیم مکۃ المکرمہ

اس امر کا علم ہونے پر کہ ہمارے تعلیمی گہوارہ "گورنمنٹ ہائی سکول کہروڑ پکا" کے صد سالہ جشن کی تقریبات کے سلسلہ میں ایک میگزین بھی شائع ہو رہا ہے۔ جس میں سنہ ۱۹۴۷ء تک کے غیر مسلم اولڈ بوائز کے مضامین شائع ہونا تو ناممکن سی بات ہے۔ بے شمار مسلمانوں کے مشاہیر جن میں بریگیڈیئر سید سید علی شاہ (نواب صادق محمد خاں عباسی خامس کے اے ڈی سی اور فرسٹ انفنٹری بہاولپور گورنمنٹ کے جی او سی) شیخ محمد شریف بی اے بی ایڈ (ر ٹمزاونر) ماسٹر مولوی کریم بخش (ہیڈ ماسٹر) ماسٹر فتح محمد (ہیڈ ماسٹر) ماسٹر محمد رمضان صاحب (اورینٹل ٹیچر) ماسٹر حاجی اللہ دتہ (ہیڈ ماسٹر) مولوی حافظ محمد شریف رضا (اورینٹل ٹیچر) مخدوم عبدالمجید لودھی، ماسٹر عبدالحکیم صاحب، ماسٹر محمد موسیٰ صاحب، میاں حسن بخش صاحب بریار (سندھ) ماسٹر محمد ابراہیم صاحب، ماسٹر محمد بخش صاحب عارفی۔ مخدوم غلام دستگیر سجادہ نشین خانقاہ حافظ محمد اکرم (مورخ و صحافی) محمد امین خاں صاحب کانجو (رئیس اعظم) سید محمد علی شاہ رضوی، مخدوم محمد صادق لودھی، منشی محمد ابوالحسن (عرائض نویس) حاجی نور محمد چوہان (قومی کارکن) منیر اللہ دسایار (قومی کارکن) میاں عبدالعزیز بریار (ر) پرنسپل ایس ای کالج بہاول پور، میاں محمد عظیم قریشی جیلہ (سیکرٹری بلدیہ کہروڑ پکا) حاجی محمد امین چغتائی (تاجر) ماسٹر نصیر غلام حیدر (مدیر نخلستان) جیسے اس درسگاہ کے سپوتوں کے رشحاتِ قلم کا میسر آنا بھی ناممکنات میں سے ہے کہ وہ ماضی قریب میں اس دنیا کو خیرباد کہہ چکے ہیں اس لئے اپنی بے بضاعتی کے باوجود عزیز محترم احمد سلیم مظہر کے توجہ دلانے پر اپنی یادداشت کو بروئے کار لاتے ہوئے چند سطور اپنے تعلیمی ایام کے بعض واقعات ہدیہ ناظرین کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

بندہ کے والد مرحوم جناب منشی رحیم بخش صاحب چغتائی لکھے پڑھے آدمی تھے۔ تجارتی کاروبار پر روزگار کا انحصار تھا اکثر احباب اور برادری کے لوگوں کے دستاویزات و شیقہ جات بلا معاوضہ تحریر کر دیا کرتے تھے فارسی کے نصیحت آموز اشعار اکثر و بیشتر ان کی زبان پر جاری رہتے تھے سنہ ۱۹۵۲ء میں بعمر ۹۵ سال انہوں نے رحلت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ آمین) بندہ کے بڑے بھائی حاجی اللہ بخش صاحب چغتائی مجھ سے چھ سال عمر میں بڑے تھے۔ انہوں نے اس درسگاہ میں تعلیم حاصل کرکے سنہ ۱۹۳۰ء میں میٹرک کی سند حاصل کی۔ اور بہاولپور سٹیٹ میں اکاؤنٹنٹ جنرل کے دفتر میں ملازمت اختیار کر لی اور سٹیمپ انسپکٹر کے عہدہ سے باعزت ریٹائر ہو کر پنشن یاب ہوئے۔ ان کی ملازمت کا دور نیک نامی اور اعلیٰ کارکردگی میں بسر ہوا۔ فللہ الحمد۔

بندہ نے پرائمری تک کی تعلیم میونسپل پرائمری سکول میں (جو اس وقت کہروڑ میں واحد پرائمری درسگاہ تھی) انجمن جمعیت نے غالباً ۳۱-۱۹۳۰ء میں اسلامیہ سکول کا اجرا کیا اور اس سے کچھ عرصہ قبل اہل ہنود نے "پنتری پاٹھ شالا" کے نام سے ہندوؤں کے

marfat.com

پرائمری سکول کا اجرا کیا تھا، چوتھی جماعت میں سکالرشپ کے امتحان کے لئے جو لڑکے منتخب کر کے لودھراں سنٹر بھجوائے گئے۔ ان میں چار ہندو طلبا کے علاوہ راقم الحروف اور شیخ عزیز احمد مرحوم (پسر حافظ شیخ خدا بخش مرحوم) بھی شامل تھے۔ اس موقعہ پر لالہ سدھورام صاحب ہیڈ ماسٹر نے طلبا کو لالہ گوبند رام صاحب کے ہمراہ بھیجتے وقت اس امر کا اظہار کیا تھا، کہ مجھے ان دونوں مسلمان لڑکوں میں سے کسی ایک کے سکالرشپ حاصل کرنے کی توقع ہے۔ بہرحال میرے ساتھی شیخ عزیز احمد کو سکالرشپ حاصل کرنے میں کامیابی ہوئی اور وہ پانچویں جماعت سے آٹھویں جماعت تک اس سے مستفید ہوتے رہے کہروڑ پکا میں ہندو آبادی کی غالب اکثریت تھی اور مسلمان اقلیت میں تھے۔ ویسے بھی سوائے معدودے چند مسلمان خاندانوں کے یہاں کے عام مسلمانوں کی اقتصادی حالت اچھی نہ تھی۔ اور اسی بنا پر تعلیم کا شوق بھی زیادہ نہ تھا۔ چوتھی جماعت میں چالیس کے لگ بھگ طالب علموں میں مسلمانوں کی تعداد پانچ سات سے زیادہ نہ تھی۔

لالہ سدھورام ہیڈ ماسٹر آریہ سماجی فرقے سے تعلق رکھتے تھے اور ہندوؤں میں اس فرقہ کا مذہبی تعصب مشہور تھا۔ لیکن آپ کو یہ معلوم کر کے حیرانی ہوگی۔ کہ سردی کے موسم میں تفریح (HALF TIME) کے بعد جب کلاس لگتی۔ تو ہیڈ ماسٹر موصوف مسلمان طلبا سے بارہا یہ دریافت کرتے، کہ ظہر کی نماز پڑھ آئے یا کیوں نہیں؟ جس کا جواب نفی میں ہوتا اسے فہمائش فرماتے، اور پابندی کی تاکید کرتے یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ پرائمری سکول کے چھ مدرسین میں سے صرف ایک مدرس مولوی غلام رسول صاحب (سکنہ لال پچھالی یاد کھنہ لگتا ہے) کے سوا سب معلمین ہندو تھے۔ اور مولوی صاحب سے ہم نے دوسری جماعت کی تعلیم حاصل کی تھی۔ لالہ سدھورام صاحب سے قبل مولوی محمد کامل صاحب، ہیڈ ماسٹر ہوا کرتے تھے۔ لیکن وہ ہمارے زمانہ سے قبل ریٹائر ہو چکے تھے۔ البتہ ان کی زیارت کا موقعہ ملا تھا۔

چھٹی جماعت میں لالہ واسورام صاحب ایس وی ہمارے انچارج ماسٹر تھے۔ بڑے سادہ مزاج اور بھلے مانس آدمی تھے۔ ان کا طریق تعلیم بہت موثر تھا۔ ان کی تدریس کا ایک واقعہ جو ناقابلِ فراموش ہے۔ آج تک نہیں بھولا۔ انہوں نے جب "دبِ اکبر" یعنی "قطب ستارہ" کا سبق پڑھایا۔ تو تختہ سیاہ پر سیاروں اور ستاروں کی تصاویر بنا کر سمجھاتے رہے اور آسمان کی طرف اشارے کرتے رہے بالآخر فرمایا کہ بچو! یہ سبق آسمان سے تعلق رکھتا ہے اور جس طرح سے سمجھانے کا حق ہے وہ پورا نہیں ہو سکا۔ بہتر ہے کہ آپ سب رات چھ بجے کے ڈیڑھ دو گھنٹہ بعد دیانت پور والی گول سڑک پر میرے مکان کے قریب آجائیں سب طلبا نے حامی بھر لی اور استاد صاحب کے ارشاد کے مطابق مقررہ وقت پر سبھی طلباء پہنچ گئے آسمان قدرتی طور پر بالکل صاف تھا، ماسٹر صاحب نے ثریا اور قطب تارہ کی نشان دہی کرتے ہوئے ستاروں کے خطِ مستقیم کی وضاحت فرمائی اور اس انداز سے ذہن نشین کرایا کہ آج تک جب بھی رات کو آسمان کی طرف نگاہ اٹھ جاتی ہے، تو قطب ستارہ کو دیکھ کر ماسٹر واسورام صاحب کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

marfat.com

ساتویں جماعت میں "عربی" کی تعلیم شروع ہوئی۔ تو عربی کے استاد "[illegible]" صاحب جیسے سادہ مزاج عالم بے بدل اور شفیق بزرگ ہمارے حصہ میں آئے۔ اور مجھے یاد ہے کہ اکثر امتحانات میں مجھے سو فیصد نمبر ملتے رہے جبکہ نوے فیصد میں کبھی کمی نہ آئی اردو کی تعلیم کے سلسلہ میں مولوی حافظ محمد شریف صاحب رضا مرحوم اور حکیم مولوی رحمت اللہ صاحب مدظلہ کا طرز تعلیم بہت ہی اعلیٰ تھا

حافظ صاحب مرحوم تلفظ کے معاملہ میں بہت محتاط تھے اور غلط تلفظ پر ان کا پارہ تیز ہو جاتا تھا حکیم صاحب جس احسن طریق سے اپنی گنجدار آواز میں سبق کو ذہن نشین کراتے وہ ان ہی کا حصہ تھا۔

ہمارے انگلش کے ٹیچر چھٹی یا ساتویں جماعت میں ماسٹر عنایت اللہ صاحب تھے انہوں نے۔ رائٹنگ بکس مطبوعہ "خوشخطی کی کاپیوں" پر اصلاح دیتے ہوئے جب راقم الحروف کے رسم الخط کو دیکھا تو مجھے ہی روز سب طلباء کی کاپیاں تصحیح کے لئے میرے سپرد کر دیں اور یہ کاپیاں اس وقت تک مسلسل مجھے ملتی رہیں جب تک کہ میں نے ایک طفلانہ حرکت نہیں کی۔ کہ ترنگ میں آ کر ایک کاپی پر ماسٹر صاحب کے دستخط بھی کر دیئے۔ ماسٹر صاحب نے مجھے جتلایا تک نہیں۔ لیکن خاموشی سے کاپیوں کی سپردگی بند کر دی جس سے مجھے اپنی بیوقوفی کا احساس ہوا۔ کہ ایک اہم اعزاز سے محروم ہو گیا۔ ورنیکلر فائنل کے کمبرو ڈسٹرکٹ میں اول آنے پر وظیفہ کا اعزاز بندہ کے حصہ میں آیا۔ گویا میٹرک میں اپنے سکول میں بندہ واحد سکالرشپ ہولڈر تھا۔

لالہ کوڑا رام صاحب نویں جماعت میں ہمارے انچارج اور انگریزی کے استاد تھے۔ انہوں نے ازراہ تلطف باوجود میرے وظیفہ خوار ہونے کے میری نصف فیس بھی معاف کرا دی۔ اس دوران میں ماسٹر محمد شفیع صاحب ہیڈ ماسٹر تبدیل ہو چکے تھے اور ان کی جگہ ایک نکلتے ہوئے قد و قامت کے دبلے پتلے کھدر پوش اور سادہ مزاج ہیڈ ماسٹر لالہ آسو رام صاحب تشریف لا چکے تھے۔ لالہ کوڑا رام جلد ہی تبدیل ہو گئے۔ اور دسویں جماعت میں ہمارے انچارج اور سیکنڈ ماسٹر۔ ماسٹر کنہیا لال کھنہ تھے۔ وہ انگریزی تلفظ کے معاملہ میں بہت محتاط تھے سبق پڑھانے میں بڑی عرق ریزی سے کام لیتے تھے وہ پہلے استاد ہیں جنہوں نے ڈبل ایل۔ ڈبل ٹی وغیرہ کی جگہ ایل ایل اور ٹی ٹی پڑھانا شروع کرایا۔ اگر بھول کر کوئی ڈبل کا لفظ منہ سے نکالتا تو فہمائش فرماتے جبکہ میٹرک میں لالہ جھنڈو رام صاحب میتھمیٹکس کے قابل ترین استاد تھے۔ جن کی شفقت ناقابل فراموش ہے۔ میں نے بعض امتحانات میں ان سے سو فیصدی نمبر حاصل کئے۔

پانچویں جماعت کے بعد دسویں تک پہنچتے پہنچتے جو مسلمان ساتھی رفاقت چھوڑ گئے۔ ان میں خواجہ غلام دستگیر سجادہ نشین کے فرزند میاں سراج احمد صاحب، محمد امین خاں پسر ملک عارف خاں نون، سید فدا حسین شاہ پسر سید اللہ ڈلیا یا شاہ زمیندار مراد پور، سید مدد حسین شاہ پسر سید محمد شاہ رضوی تغالی، حاجی غلام حیدر آرائیں پسر حاجی محمد بخش چپڑاسی تحصیل قابل ذکر ہیں۔ میاں سراج احمد مرحوم۔ سنجر (بہاولپور) میں یونین کونسل کے چیئرمین رہے۔ محمد امین خاں اور سید فدا حسین شاہ سے کبھی ملاقات کا موقع نہیں مل سکا۔ البتہ سید مدد

marfat.com

حسین شاہ اور حاجی غلام عیسیٰ سے ملاقات کے مواقع میسر آتے رہتے ہیں۔

دسویں جماعت جو ہمارے وقت (سال ۳۴-۱۹۳۳ء) میں کل تینتیس چونتیس طلباء پر مشتمل تھی۔ اس میں مسلمان طلبہ کی تعداد پانچ چھ سے زیادہ نہ تھی۔ راقم الحروف کے مستقل ساتھی شیخ عزیز احمد مرحوم اور ملک رب نواز جوئیہ شہر سے تعلق رکھتے تھے دیگر تین میں ایک مسٹر غلام قادر سوہانہ چوپڑہ (بیسی) کے باشندے تھے دوسرے اللہ یار خاں مزاری جن کے والد صاحب ان دنوں بیلسی کے علاقہ میں رہتے تھے اور تیسرے محمد یار خاں رحمن کے والد خان عبدالرؤف خاں لڈن میں غالباً دولتانہ صاحب کے مختار کار تھے ان کے بھائی عبدالصمد خاں ہم سے غالباً ایک سال قبل سکول سے فارغ ہوئے تھے) اور ان تین میں سے غلام قادر سوہانہ تو شہر میں حافظ اللہ دسایا مومن کمل کے ہاں رہتے تھے اور دوسرے دونوں صاحبان بورڈنگ ہاؤس میں مقیم تھے اس زمانہ میں میٹرک کے امتحان کا سنٹر ملتان تھا۔ لالہ جیتو رام بی اے بی ٹی۔ کلاس کو لے کر ملتان گئے تھے اور کھانے کے لئے بورڈنگ ہاؤس کے ہندو مسلمان دونوں باورچیوں کو ہمراہ لیا تھا۔ ہمارا قیام حسین آگاہی اور دولت گیٹ کے درمیان وکٹوریہ سرائے میں تھا۔ اور اس کے قریب ہی میں "ہندوؤں کے ایک ہائی سکول" میں جس کا نام ذہن سے محو ہو گیا ہے۔ امتحان کا سنٹر تھا۔ امتحان کے دوران راقم الحروف کی طبیعت ناساز ہو گئی۔ انگریزی اور حساب کے دو تین پرچے بخار کی حالت میں حل کئے۔ لالہ جیتو رام صاحب نے تیمارداری میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی اور قریبی پرائیویٹ ڈاکٹر رحیم بخش صاحب کے زیر علاج رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے جلد شفایابی دے دی۔

لالہ جیتو رام صاحب تفریح طبع کے لئے پوری کلاس کو خصوصی رعایتی ٹکٹ کا انتظام کر کے راد ہو سینما میں لے گئے جو ان دنوں "خاموش" سینما تھی۔ جو میری زندگی بھر کا پہلا اور آخری تجربہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بقیہ زندگی میں بھی اس مسموم وبا سے محفوظ و مصئون رکھے۔ آمین۔ ملک رب نواز صاحب جوئیہ کے بارے میں یاد نہیں کہ وہ امتحان میں شامل ہو کر کامیابی سے ہمکنار ہو سکے یا سرے سے امتحان میں شامل ہی نہ ہوئے۔

دیگر پانچوں طلباء کامیاب رہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے راقم الحروف فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوا۔ اور سکول میں بھی فرسٹ رہا۔ جبکہ میرے علاوہ صرف شیخ عزیز احمد فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوئے اور سکول میں سیکنڈ رہے لیکن افسوس کہ رزلٹ آنے سے قبل ہی عزیز احمد مرحوم نو عمری میں داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی موت کا واقعہ بھی کہروڑ کی تاریخ میں یادگار کی حیثیت رکھتا ہے۔ کہ اس کے والدین اس کی برات لے کر احمد پور شرقیہ گئے لیکن واپسی پر اس کی میت لے کر کہروڑ پہنچے جس پر تمام ہندو مسلمان نوحہ کناں رہے۔ اور کئی روز تک شہر میں کہرام مچا رہا۔

ہمارے زمانہ طالب علمی میں سکول کے چپراسی میاں محمد یار ڈھنہ اور چوکیدار میاں اللہ بخش کھوکھر ہوا کرتے تھے جو سکول کے عملہ اور طلبہ کی خدمت کی انجام دہی میں ہر وقت تیار اور چاق و چوبند رہتے تھے اور اخلاق کی اعلیٰ اقدار کے حامل تھے ہمارے زمانہ میں سکول کا کوئی کلرک نہ تھا۔ ماسٹر صاحبان خود ہی سب ریکارڈ کی تکمیل کرتے تھے۔

میرے بڑے بھائی حاجی اللہ بخش چغتائی کے زمانہ طالب علمی میں ان کے ساتھی طلبہ کا ہمارے ڈیرہ میں جمگھٹا سا لگا رہتا

marfat.com

تھا۔ جن میں حاجی اللہ ڈیوایا صاحب بریار (ریٹائرڈ آفس سپرنٹنڈنٹ سندھ پولیس) میاں عبدالخالق صاحب بھٹی مرحوم (پٹواری دگر دادر بہاول پور) ملک عبدالقیوم (نوامی علاقہ کے زمیندار گھرانے کے چشم و چراغ) ماسٹر غلام حیدر صاحب بھٹی۔ میاں اللہ بخش صاحب ڈھڈی، حاجی احمد بخش ڈکھنہ، ماسٹر محمد رمضان بنارہ (مرحوم) وغیرہ کے اسماء خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ہر اتوار کی شب کو ہمارے ہاں "شعر بازی" کی مجلس جمتی تھی۔ اور یہ بھی صاحبان گورنمنٹ ہائی سکول کے اولڈ بوائز میں شمار ہوتے ہیں۔ اس میں شریک ہوتے تھے۔ مجھے اشعار جو بھی پڑھتا تھا، یاد ہو جاتے تھے۔ اس لئے شعر بازی کی دو ٹولیوں میں سے ہر ٹولی کی خواہش ہوتی تھی کہ میں اس کے ساتھ شامل ہوں۔ بہر حال خوب لطف آتا تھا۔ علامہ اقبال" کا یہ شعر بڑے عرصہ تک میری زبان پر جاری رہا۔ جسے اکثر گنگناتا رہتا تھا

یہ ہند کے فرقہ ساز اقبال آذری کر رہے ہیں گویا
بچا کے دامن بتوں سے اپنا غبار راہ حجاز ہو جا۔

ہمارے میٹرک کے ریزلٹ کے بعد سکول میں ایک جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہوا۔ جس میں اپنی اپنی کلاس میں فرسٹ، آنے والوں کو انعامات سے نوازا گیا۔ مجھے ایک خوش نما ٹائم پیس انعام میں ملی جس کا کیس سیاہ پتھر کا تھا اور اوپر شیر ببر کا خوب صورت مجسمہ بنا ہوا تھا۔ میں نے اس انعامی تحفہ کو بڑے عرصہ تک محفوظ رکھا۔ لیکن جب نوبت تیسری نسل پر پہنچی تو یہ یادگار تحفہ پوتوں، نواسوں کے ہتھے چڑھ کر ان کی دستبرد سے نہ بچ سکا

کامیابی کے بعد مجھے جو اسناد میسر آئیں وہ حقیقتاً راقم الحروف کے لئے سرمایہ افتخار ہیں۔ سکول لیونگ سرٹیفکیٹ (SCHOOL LEAVING CERTIFICATE) میں اساتذہ کرام کے مضمون دار ریمارکس کو دیکھ کر آج بھی دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ ان میں مسرت اور اخلاص کی جھلکیاں نمایاں ہیں۔ اسی طرح سے ہیڈ ماسٹر خواجہ عبدالرحمن صاحب کا طویل کریکٹر سرٹیفکیٹ اور لالہ آسو رام صاحب ہیڈ ماسٹر کا راجن پور سے بھجوایا ہوا مختصر سرٹیفکیٹ دونوں کے الفاظ آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں جن کی فوٹو سٹیٹ کاپیاں سکول کی انتظامیہ کو ارسال کی جا رہی ہیں

میری تمنا ہے کہ یہ تعلیمی گلزار پھلتا پھولتا رہے۔ اور اس میں سے جو طالب علم کامیاب ہو کر نکلیں۔ وہ قوم و ملت کے سچے وفادار، ملک کے مخلص محافظ اور دینی اقدار سے مزین ہوں۔

سکول کی موجودہ انتظامیہ سے میری استدعا ہے کہ سکول کے HONOUR BOARD پر اگر مسلمان طلبہ کے ناموں میں "محمد" کے SPELLING انگریزی دور کے غلط العام مخفف حروف میں لکھے ہوئے ہوں۔ تو ان کی ضرور تصحیح کر دی جائے

میری میٹرک کے امتحان میں شاندار کامیابی مقامی ہندو آبادی پر بہت شاق گزری۔ جبکہ مسلمانوں کا پڑھا لکھا طبقہ بہت خوش تھا۔ چونکہ والد صاحب مرحوم کی آمدنی کا ذریعہ ان کا معمولی تجارتی کاروبار تھا اور ان کا بڑھاپا بھی قدم بڑھائے آ رہا تھا اس لئے آئندہ تعلیم کا کوئی پروگرام نہ بن سکا۔ البتہ مجھے بہاول پور بھجوایا جا کر ملازمت کے حصول کی جدوجہد کا ارادہ کر لیا گیا۔

marfat.com

۱۹۳۴ء میں گورنمنٹ ہائی سکول کہروڑ پکا کے طلباء کو
پنجاب یونیورسٹی لاہور سے جاری ہونے والے
میٹرک کے سرٹیفکیٹ کا عکس

The University of the Panjab.

Roll No. 11991.

UNIVERSITY OF THE PANJAB MDCCCLXXXII

The Matriculation Examination.

SESSION 1934.

This is to certify *that* Mohd Hasan *son of* M. Rahim Bakhsh *and a student of the* Government High School, Kahror Pacca *passed in the* First *Division, the* Matriculation Examination *of the Panjab University held in March, 1934.*

Passed also in One *Additional Subject.*

Date of Birth 1st March, 1918.
(First March, One Thousand Nine Hundred and Eighteen).

Senate Hall,
Lahore:
The 1st August, 1934.

CONTROLLER OF EXAMINATIONS,
University of the Panjab.

marfat.com

چغتائی خاندان

مستند تاریخوں کی ورق گردانی سے پتہ چلتا ہے کہ دُنیا کے مشہور فاتح چنگیز خاں کے ایک فرزند کا نام چغتائی خاں تھا۔ جسے وسطِ ایشیا ورثہ میں ملا۔ ہندوستان میں مُغل سلطنت کے بانی ظہیر الدین بابر کا مادری سلسلۂ نسب چغتائی خاں سے ملتا ہے۔ کہروڑ پکا میں مقیم خاندان کے متعلق بزرگوں سے سُنا گیا ہے کہ اس کے مورثِ اعلےٰ حکیم ولی داد نامی دہلی سے یہاں پہنچے تھے۔ لیکن جو شجرہ موجود ہے۔ وہ موجودہ افرادِ خاندان کے نویں پُشت اُوپر فیض محمد تک پہنچتا ہے۔ اور یہ بھی اغلب ہے کہ سید خاں چغتائی حاکم مُلتان (۱۵۰۵ء) یا سید خاں چغتائی حاکم ملتان (۱۶۰۲ء) کے متعلقین میں سے کوئی صاحب کہروڑ میں سکونت پذیر ہوئے ہوں۔ دراصل تین پُشت قبل اس خاندان میں ایک بزرگ میاں نبی بخش گزرے ہیں۔ جن کے پاس شجرہ اور خاندانی ریکارڈ کا ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ شومیِ قسمت سے اُن کا دماغی توازن ٹھیک نہ رہا تھا۔ اور وہ کاغذات لے کر کہیں چلے گئے۔ پھر اِن کی وفات کا حال بھی کسی کو معلوم نہیں۔ اِس خاندان کے ایک بزرگ منشی غلام رسُول صاحب وکیل متوفی ۱۹۲۶ء جنہوں نے اپنی رہائش بسلسلہ روزگار بہاولپور منتقل کر لی تھی۔ اور دیگر بزرگانِ خاندان کی یادداشت اور کچھ دستاویزات کی مدد سے موجودہ شجرہ مرتب ہوا۔ بزرگان کی زبانی یہ روایت سینہ بر سینہ چلی آتی ہے۔ کہ چغتائی خاندان کے ایک بزرگ بزمانہ طفولیت سانپ سے کھیلتے اور اُس کا منہ اپنے منہ میں ڈالتے ہوئے چوستے ہوئے دیکھے گئے۔ اس لئے اِن کی اُولاد بلحاظ گوت سپل کہلائی (سپل گوت سے متعلق کئی ایک خاندان شجاع آباد ملتان اور سابق ریاست بہاولپور کے کئی ایک مقامات میں بھی آباد ہیں) چنانچہ آج سے قریباً یکصد سال قبل کے جو دستاویزات دستیاب ہیں۔ اِن میں گوت "سپل" ہی

marfat.com

درج ہے۔ مابعد سپیل پر جو غلط یعنی گوت اور ذات دونوں درج کرنے کا رواج ہوا۔
پھر املائی اصلاح کے بعد چغتہ اور چغتائی کا استعمال عام ہو گیا ہے۔ اس خاندان کے
بزرگان کے یکصد سال قبل کے جو پٹہ جات ملے ہیں۔ ان میں "ملا" کا لفظ نام کے ساتھ
شامل ہے۔ چنانچہ مؤلف کتاب ہٰذا کے نانا بزرگوار منشی رحیم بخش مرحوم و مغفور کے
بزرگان کا نام "ملا محمد حسن" اور "ملا محمود" درج ہے۔ ملا بہت بڑا لقب تھا۔ جو اونچے
پایہ کے علماء کرام کے لئے مستعمل تھا۔ جیسے "ملا علی قاری" اور "ملا جیون" وغیرہ اس
سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس خاندان میں بلند پایہ علمی شخصیتیں ماضی قریب میں
گزری ہیں۔ پچھلی نصف صدی میں منشی غلام رسول وکیل، منشی محمد ابراہیم اپیل نویس۔
منشی رحیم بخش، حاجی محمد اشرف، میاں احمد بخش، حافظ پیر بخش۔ میاں عبداللہ، حاجی
احمد، حاجی عبدالحق خاص شہرت کے مالک گزرے ہیں۔ منشی غلام رسول صاحب بہاولپور
میں وکالت کرتے تھے۔ وہ دیوانی قانون میں اعلیٰ قابلیت کے مالک اور ہندی کے
حسابی کھاتہ کی پڑتال میں خصوصی مہارت رکھتے تھے۔ محسن الملک مولوی غلام حسین ہوم منسٹر
ریاست بہاولپور کے معتمدین میں سے تھے۔ منشی محمد ابراہیم بھی یہاں سے نقل مکانی
کر کے بہاولپور میں اپیل نویسی کرتے تھے۔ بہت نیک منش انسان تھے۔ منشی رحیم بخش
[illegible] تجارت پیشہ تھے۔ ان کا اکثر وقت برادری کے لڑائی جھگڑوں کے چکانے۔ ہمسایہ
مسجد (موجودہ [illegible]) کی خدمت اور ہمسایوں۔ غریبوں کے سودا سلف کی
خریداری میں صرف ہوتا تھا۔ انہوں نے ایک سو چھ (۱۰۶) سال عمر پائی۔ حاجی محمد اشرف صاحب
نے بہاولپور میں اہل ہنود کے مقابل تجارت میں کامیابی حاصل کی۔ بہاولپور میونسپلٹی
کے وائس چیئرمین بھی رہے۔ بہاولپور میں ایک عظیم الشان مرکزی مسجد ان کے نام سے
موسوم ہے۔ حاجی محمد اشرف صاحب کے فرزندان میں حاجی عبدالرشید صاحب
مجلس حزب اللہ بہاولپور کے مرکزی کارکنان میں شمار ہوتے تھے۔ چنانچہ ذمہ داران
نظام حکومت کے مطالبہ کی ایجیٹیشن میں سال [illegible] میں دونوں باپ بیٹوں کو

marfat.com

قید و بند کی صعوبتوں سے دوچار ہونا پڑا۔ اور جو مقدمہ شیعہ صاحبان کی طرف سے اس کے بعد مجلس حزب اللہ کے اراکین کے خلاف دائر ہوا۔ اس میں حاجی عبدالرشید کو بھی شامل کیا گیا تھا۔"

حاجی محمد اشرفؒ کا انتقال ۱۱ نومبر ۱۹۶۰ء میں بہاولپور میں ہوا۔ اور بہاولپور کے معروف قبرستان ملوک شاہ میں دفن ہوئے۔ کراچی میں حاجی محمد اشرف اینڈ کمپنی کے نام سے ایک تجارتی ادارہ بھی قائم ہے جسے حاجی عبدالرشید اور اُن کے چچازاد بھائی اور حاجی احمد مرحوم کے صاحبزادے حاجی محمد امین مرحوم مل کر چلاتے رہے۔ حاجی عبدالرشید مرحوم کا انتقال ۱۷ جنوری ۱۹۷۶ء کو کراچی میں ہی ہوا۔ اُن کے بڑے صاحبزادے محمد ابراہیم کراچی میں ہی مقیم ہیں اور تجارت سے منسلک ہیں۔ دوسرے صاحبزادے محمد ایوب چغتائی قانوندان ہیں۔ اور بہاول پور میں پریکٹس کرتے ہیں تیسرے صاحبزادے محمد ریاض چغتائی بہاولپور کے ممتاز سماجی اور مذہبی کارکنوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اور مجلس تحفظ اہل سُنّت سے منسلک ہو کر عظمتِ صحابہؓ کے مشن کے لئے کام کر رہے ہیں۔ حاجی عبدالرشید کے چھوٹے صاحبزادے حاجی محمد ایاز اور محمد فیاض تجارت سے منسلک ہیں۔ حاجی محمد امین مرحوم نے کبھروڑ پکا سے میٹرک کرنے کے بعد افواج بہاولپور میں ملازمت اختیار کی۔ مگر ۱۹۴۱ء میں ملازمت سے دستکش ہو کر کاروبار سے منسلک ہو گئے۔ اور بہاول پور و کراچی میں حاجی محمد اشرف اینڈ کمپنی کے حصہ دار کی حیثیت سے تجارت کرتے رہے۔ ۱۹۸۴ء میں ان کا کراچی میں انتقال ہوا۔ اور قبرستان سخی حسن میں سُپردِ خاک کئے گئے۔ ان کے اکلوتے صاحبزادے محمد یونس طارق چغتائی اپنے والد کے انتقال کے بعد بہاول پور میں آباد ہوئے ہیں۔ اور ناصر میڈیکل اینڈ جنرل سٹور کے نام سے تجارت کا آغاز کر رہے ہیں۔ اُن کے صاحبزادے محمد اخلاق جہانگیر اور محمد ناصر چغتائی زیرِ تعلیم ہیں۔ اس کُنبہ کے ایک فرد میاں محمد زکریا چغتائی جو میاں محمد اسماعیل مرحوم کے اکلوتے فرزند ہیں۔ کراچی میں اکاؤنٹنٹ کی حیثیت سے کاروباری

marfat.com

ادارہ میں ملازمت کرتے ہیں۔ حاجی احمد مرحوم کے صاحبزادے میاں محمد شفیع، اور حاجی محمد اشرف مرحوم کے چھوٹے صاحبزادے میاں نور احمد بہاول پور میں مقیم ہیں اور تجارت سے وابستہ ہیں۔ اسی طرح میاں احمد بخش۔ حافظ پیر بخش اور میاں احمد بھی نیک سیرت لوگ تھے۔ میاں محمد عبداللہ جو خیاطی کا کام کرتے تھے۔ کبیر والا کی تاریخی انجمن جمعیت المسلمین کے ابتدائی اور سرگرم کارکنوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اُن کے صاحبزادے میاں عبدالحمید اور میاں عبدالرشید ساعت سازی سے منسلک رہے۔

میاں عبدالرشید کا انتقال ہو چکا ہے۔ اور ان کے صاحبزادے محمد فاروق اور عبدالوحید زیرِ تعلیم ہیں۔ جبکہ میاں عبدالحمید اور اُن کے صاحبزادے محمد اسلم چغتائی۔ محمد اکرم۔ محمد ارشد اور محمد اختر ابھی تک اسی صنعت سے وابستہ ہیں۔ حاجی عبدالحق اور میاں امام بخش پختہ رنگ کے پلنگ پوشوں کی چھپائی کے فن میں امتیازی حیثیت کے مالک تھے۔ اب بھی حاجی عبدالحق کے صاحبزادے حاجی محمد اختر چغتائی و محمد اکبر چغتائی اور میاں امام بخش کے صاحبزادے میاں محمد عبداللہ چغتائی اور حاجی محمد اسحاق چغتائی اس فن سے وابستہ ہیں

اس خاندان کی ایک شاخ جو تقریباً ستر اسّی سال پیشتر بہاول پور میں منتقل ہوئی اس میں میاں محمد اسمٰعیل، میاں محمد یعقوب، حکیم حافظ محمد یار۔ اور حکیم عبیداللہ نابینا مشہور شخصیتوں کے طور پر متعارف تھے۔ میاں محمد اسماعیل برتن سازی کے ماہر اور کاروباری تھے۔ قربانی کے دُنبے ذوق و شوق سے پالنے میں خصوصیت رکھتے تھے۔ میاں محمد یعقوب نے ایک سو پندرہ سال عمر پائی۔ حکیم حافظ محمد یار نہ صرف حکمت میں اعلےٰ صلاحیت کے مالک تھے۔ بلکہ انہوں نے بہاول پور میں حفظِ قرآن کا ایک بہت بڑا مدرسہ " ہارونیہ تعلیم القرآن " کے نام سے بھی قائم کیا۔ برِصغیر کے مشہور عالم دین مولانا خلیل احمد سہارن پوری سے ان کے خصوصی تعلقات تھے۔ اُن کے فرزند حکیم عبیداللہ نابینا زبردست طبیب اور نباض تھے۔ ان کی طبابت کا یہ عالم تھا کہ بسترِ

marfat.com

علالت پر تادمِ واپسیں اُن کے ہاں مریضوں کا تانتا بندھا رہا۔ حکیم عبدالحافظ جو حکیم محمد یار مرحوم کے چھوٹے صاحبزادے ہیں اُن کا مطب آج بھی مرجع عام و خاص ہے جب کہ ان کے پوتے حکیم عبداللہ طبیہ کالج بہاولپور میں مطب کے انچارج اور معروف حکیم ہیں۔

منشی رحیم بخش مرحوم کے تین فرزندان ہیں حاجی اللہ بخش چغتائی محکمہ ریونیو کے تحت بہاولپور۔ سکھر، قلات اور پشاور ڈویژن کے سٹیمپ انسپکٹر رہے وہ اپنی دیانتداری کی وجہ سے افسروں اور ہم چشموں میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ حال ہی میں اپنی ڈیوٹی انجام دے کر باعزت ریٹائر ہوتے ہیں۔ اور بہاولپور میں مقیم ہیں۔ ابتداً مجلس حزب اللہ میں بھی شریک رہے اور مدرسہ ہارونیہ تعلیم القرآن کے علاوہ مجلس حزب اللہ کی اعانت و سرپرستی سے چلنے والے دیگر مدارس کی نظامت (سیکرٹری شپ) کی ذمہ داری عرصہ دراز تک نبھاتے رہے۔ اُن کے دوسرے بھائی منشی محمد حسن چغتائی (جنہیں احبابِ خاندان کے اعتبار سے مرزا بھی کہتے ہیں) کا نام گورنمنٹ ہائی سکول کہروڑ پکا کے آنرز بورڈ پر ۱۹۲۲ء کے محاذ موجود ہے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے خصوصی تعلق کی بناء پر سرکاری ملازمت سے منسلک نہیں ہوئے اور اپنی زندگی مجلس احرارِ اسلام کی مخلصانہ خدمات میں صرف کرنے کے ساتھ ساتھ روزگار کے لیے عرائض نویسی اور تجارتی اداروں کی ملازمت میں بسر کی۔ انہیں ۱۹۳۹ء میں بہاولپور کی تحریک ذمہ دارانہ نظام حکومت" میں سرگرم حصہ لینے کی بناء پر ایک سال کے لئے ریاست بدر کر دیا گیا تھا۔ انہوں نے دوسری جنگ عظیم ۱۹۳۹-۴۵ء کے دوران احرار کی تاریخی تحریک" فوجی بھرتی بائیکاٹ" میں بطور ڈکٹیٹر تحصیل لودھراں اہم کردار ادا کیا۔ متحدہ ہندوستان کے زمانہ میں ضلع ملتان اور بہاولپور میں دونوں جگہ ملکی امور میں نمایاں حصہ لیتے رہے۔ اور پنجاب کی صوبجاتی مجلس احرارِ اسلام کی جنرل کونسل کے رکن رہے اسی ضمن میں تحریک فلسطین میں بھی ضلعی ڈکٹیٹر مقرر رہے۔

marfat.com

تحریکِ تحفظ ختمِ نبوت ۱۹۵۳ء میں گرفتار ہو کر سزایاب ہوئے۔ اسی طرح تحریک صُوبہ بہاولپور میں بھی قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ اب مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی امیر ہیں۔ کچھ عرصہ سے اُن کے صاحبزادے بسلسلہ روزگار مکۃ المکرمہ میں مقیم ہیں۔ اس لیے وجہ سے انہیں بھی وقت گزاری کے کافی مواقع مکۃ المکرمہ میں میسر ہیں۔ اور زیادہ تر وقت اُن کا حرمِ کعبہ میں گزر رہا ہے۔ فللہ الحمد۔ اُن کے چھوٹے بھائی الحاج حکیم حافظ محمد یوسف ماہنامہ "الشفاء" کہروڑ پکا کے مُدیر مسئول اور کہروڑ پکا کے معروف طبیب ہیں۔ حکیم عبدالرشید بہاولپوری اور حکیم عبدالحق امرتسری کے شاگردوں میں شمار ہوتے ہیں۔ قومی اور مقامی سماجی کاموں میں حصّہ لیتے رہتے ہیں۔ جامع مسجد کمیٹی والی میں خطیب جامع بھی ہیں۔

اس خاندان کے ایک اہم فرد الحاج حافظ محمد یارؒ چغتائی تھے جن کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے۔ آپ کی صالحیت اور اتقاء ضرب المثل تھا۔ پورے علاقہ میں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ تمام عمر مساجد کی خدمت اور قرآن مجید کی تدریس میں گزاری علاقہ میں ہزاروں کی تعداد میں (حفّاظ اور ناظرہ خواں) اُن کے شاگرد موجود ہیں۔ پوری زندگی توکل علی اللہ کے سہارے گزاری۔ قرآن مجید کی تدریس کو ذریعہ روزگار نہ بنایا۔ بلکہ کسی شاگرد سے کبھی ہدیہ تک قبول نہ کیا۔ مُبادا تدریس کا بدل نہ بن جائے۔ اپنی اولاد کو دینی تعلیم کی طرف راغب رکھا اور عُمدہ تربیت کی۔ چنانچہ آپ کے فرزندان میں ڈاکٹر الحاج حافظ محمد عبدالصمد صابر چغتائی کا شمار کہروڑ پکا کے عُلماء میں ہوتا ہے۔ کہروڑ پکا میں تبلیغی جماعت کے امیر ہیں۔ اور اس جماعت کے بزرگان کی نگاہ میں باوقار ہیں۔ اتقاء کا عملی نمونہ ہیں۔ انتہائی خاموشی سے کسی صلہ کی اُمید کے بغیر کام کرتے رہنا ان کا شعار ہے۔ کہروڑ پکا میں نصف درجن کے قریب مساجد کا انتظام و انصرام اُن کے ذمّہ ہے۔ مرکزی عیدگاہ کے قیام۔ تعمیر و توسیع اور نظم و نسق میں ان کی دیرینہ خدمات لائق تحسین ہیں۔ ۲۵ سال تک مدرسہ

حفظ القرآن کے مہتمم رہے ۔ اور ان دنوں جامعہ اسلامیہ اشاعت القرآن کہروڑ پکا کے مہتمم کی حیثیت سے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ایلوپیتھی اور یونانی طب میں سند یافتہ ہیں اور اسی مقدس پیشہ سے سلسلہ روزگار وابستہ ہے۔ مولانا الحاج حافظ عبدالمجید شاکرؒ کا ۵ جولائی ۱۹۸۵ء کو انتقال ہوا۔ جن کا شمار شہر کے سرکردہ علماء اور سیاسی وسماجی راہنماؤں میں ہوتا تھا۔ ہومیوپیتھ ڈاکٹر، بلند پایہ خطیب، اعلےٰ درجہ کے مُدبّر اور حاضر جواب تھے جہاں بیٹھتے مجلس پر چھا جاتے ۔ ہر موضوع پر فی البدیہہ اور بے تکان بولنے کی صلاحیت اللہ تعالیٰ نے انہیں ودیعت کی تھی۔ قرآن کریم کی درس وتدریس میں تمام عمر مصروف رہے ۔ خدمت کے جذبہ سے سرشار تھے۔ اپنے برایوں کے معاملات وتنازعات کی گتھیاں سلجھانے میں مگن رہتے۔ حافظ محمد یار چغتائیؒ کے تیسرے صاحبزادے حافظ محمد حنیف اظہر ادیب ۱۹۶۲ء میں جوانعمری میں اللہ کو پیارے ہوگئے ۔ وہ انجمن شبان المسلمین کہروڑ پکا کے بانی اور نوجوانی میں صالحیت کا قابل تقلید نمونہ تھے۔ اس کتاب کے مؤلف (احمد سلیم مظہر چغتائی) بھی الحاج حافظ محمد یار چغتائی کے صاحبزادے ہیں۔ ان کے سب سے چھوٹے صاحبزادے محمد بلال چغتائی کاتب ہیں اور گورنمنٹ پرنٹنگ پریس بہاول پور میں ملازم ہیں۔

اس خاندان کے ایک بزرگ میاں محمد فاضل مرحوم کی اولاد میں میاں عبدالقادر نمایاں فرد ہیں جو کپڑے کی تجارت سے وابستہ ہیں۔ طب میں بھی انہیں تما صا اور اک ہے اور حکیم حبیب احمد صدیقی کے معاون کی حیثیت سے ان کے مطب میں بھی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کے دو بھائی میاں عبدالخالق اور میاں عبدالمالک انتقال کر چکے ہیں جبکہ دوسرے دو بھائی میاں محمود اور میاں منظور احمد بالترتیب صرافہ اور مزدوری سے وابستہ ہوکر روزگار کما رہے ہیں۔ میاں اللہ ڈیوایا گھڑی ساز بھی اس خاندان کے ایک اہم فرد تھے ان کے صاحبزادے محمد یحییٰ بہاول پور میں فرنیچر کے اعلےٰ کاریگر اور محمود صاحب فوٹوگرافر ہیں

marfat.com

مختصر شجرۂ چغتائی خاندان

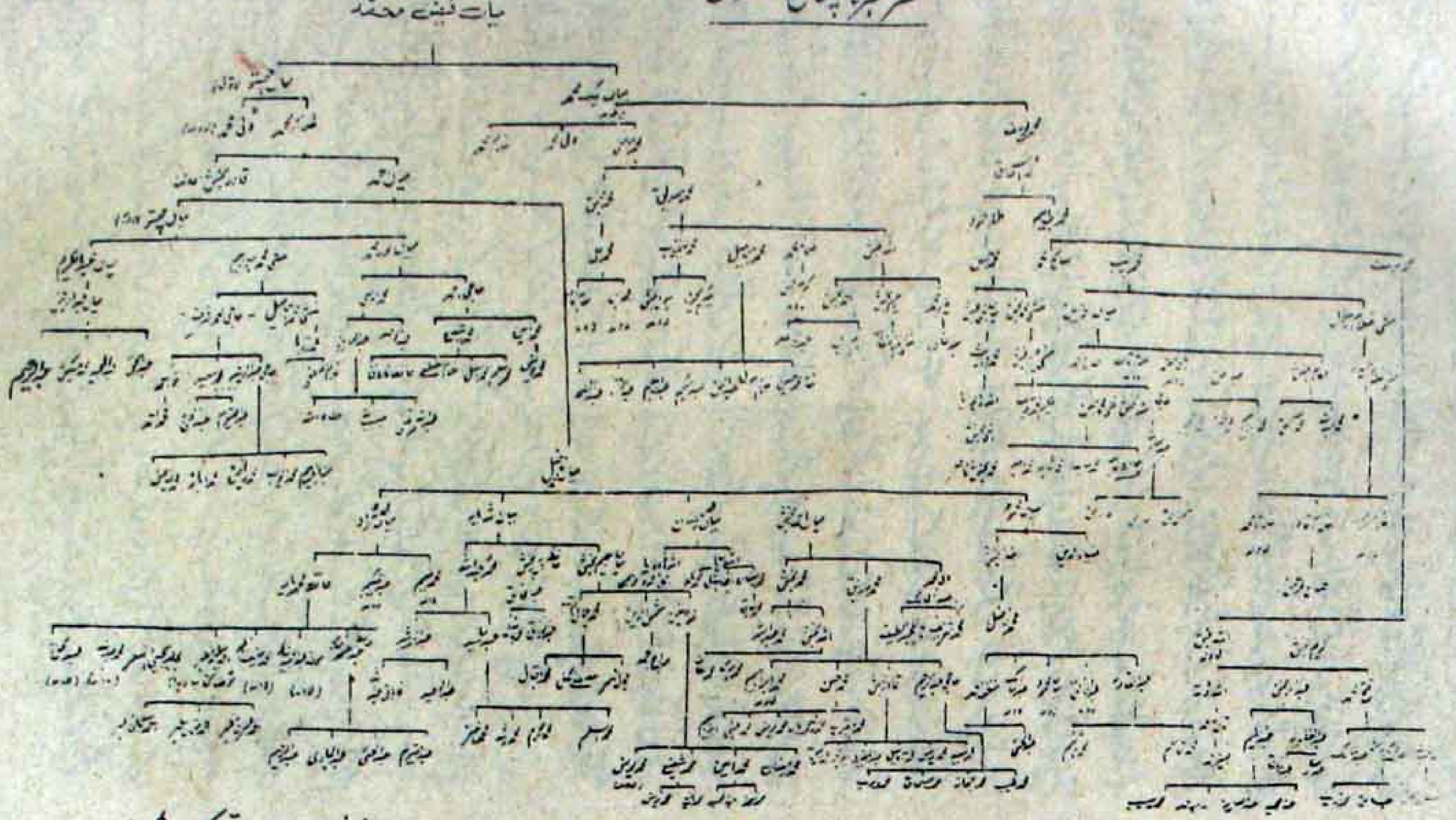

(ماخوذ:- مرقع کہروڑ)

قطب السالکین حضرت علی سرور لودھیؒ

قطب السالکین، برہان العارفین، محرم حرم بادشاہی، برگذیدہ درگاہ الٰہی، بحر بے کراں لامتناہی، قدوۃ المشائخ، دین پرور حضرت شیخ علی سرور لودھی قدس اللہ سرہٗ افغانی قبیلہ شاہو خیل سے تعلق رکھتے تھے۔[1]

حضرت علی سرورؒ سلسلہ سہروردی کے کامل ولی اللہ تھے۔ جدید تحقیق کے مطابق آپ اپنے وقت کے قطب تھے۔ ۲۲-۹۲۱ھ بمطابق ۱۵۱۶ء میں ولادت ہوئی۔ زوال سلطنت ابراہیم لودھی کے بعد ۹۳۲ھ بمطابق ۱۵۲۷ء میں ظہیر الدین بابر نے آپ کو کابل بھجوادیا۔ چند سال بعد اپنی دادی کے ہمراہ سفر حجاز اختیار کیا۔ تقریباً پچیس تیس سال ہندوستان سے باہر کابل، مکہ شریف، مدینہ منورہ، بغداد شریف رہ کر بغداد میں حضرت لعل فرید گنجی واؒ خلیفہ حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی عبدالقادر جیلانیؒ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اوچ شریف کے سید خاندان کے کچھ بزرگ بھی اس سفر میں آپ کے ہمراہ تھے۔ بارہ برس اپنے مرشد کی صحبت میں رہے۔ پھر آپ اپنے پیرو مرشد کے حکم سے تبلیغ حق کے لئے شہنشاہ اکبر کے عہد سلطنت میں واپس ہندوستان ۹۶۳ھ بمطابق ۱۵۵۶ء میں آئے۔ ملتان میں غالباً آپ کی آمد ۹۶۰ھ کی ہے۔ کچھ عرصہ ملتان میں رہے۔ پھر ملتان سے چالیس کوس کے فاصلے پر واقع قصبہ کبیر وڑ جسے بعض مستند تحقیقی و تاریخی کتب میں اس وقت کا کھلور لکھا گیا ہے تشریف لائے۔ چند دن دریائے بیاس کے کنارے بیٹھے رہے۔ پھر شہر کے اندر جگہ بنائی۔ اور مستقل طور پر یہاں رہائش پذیر ہو گئے۔ جہاں ۱۰۰۲ھ بمطابق ۱۵۹۶ء میں آپ کا وصال ہوا آپ نے اسی برس کی عمر پائی۔

---

[1] مخزن افغانی المعروف تاریخ خانجہان لودھی صفحہ نمبر ۷۹۵

marfat.com

آپ کو سلطان ابراہیم لودھی کا پوتا اور کوہ نور ہیرا کا وارث بھی بتایا جاتا ہے۔ مگر تاریخ کی مستند کتب میں اس کا ثبوت کہیں نہیں ملتا۔ مخزن افغانی المعروف تاریخ خانجہان لودھی مطبوعہ ۱۹۶۲ء ڈھاکہ میں مصنف نعمت اللہ ہروی نے صفحہ نمبر ۷۹۵ پر آپ کے اسم گرامی کے ساتھ جو القابات استعمال کئے ہیں۔ ان میں ایک لقب "محرم حرم پادشاہی" بھی لکھا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کسی بادشاہ کے عزیز رشتہ دار ضرور تھے۔ آپ کو اکثر مورخین اور مصنفین نے سید لکھا ہے۔ حالانکہ آپ پٹھان ہیں اور افغان قبیلہ شاہو خیل سے تعلق رکھتے ہیں۔ سید کہلانے کی بڑی وجہ یہ ممکن ہے کہ آپ جب سفر حجاز کو گئے تو آپ کے ہمراہ حضرت سید سلطان احمد قتالؒ تھے۔ جنہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت بھی کی۔ اور لاہور میں ۹۷۰ھ بمطابق ۱۵۶۵ء کو تشریف لائے۔ جہاں انہوں نے اپنے مرشد حضرت علی سرورؒ سے روحانی فیض حاصل کیا۔

ان سید بزرگان کا آپ کے ہمراہ ہونا بھی آپ کے سید کہلانے کا باعث ہوا۔ یا پھر آپ کی کرامات، زہد و تقویٰ سے متاثر ہو کر لوگوں نے آپ کو سید کہہ دیا۔ اور تیسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آپ کے عہد میں جب سید سلطان احمد قتال بھی آپ کے پاس کہروڑ میں تھے۔ ملتان سے سید محمد زندہ پیر قتالی یہاں تشریف لائے اور مستقل طور پر سکونت اختیار کر لی۔ ان تینوں بزرگوں کا عہد ایک ہی ہے اور ان میں حد درجہ دوستی تھی۔ آپ کے نام کے ساتھ لفظ سید کے اضافہ کا باعث ان سید بزرگوں کا تعلق اور صحبت بھی ممکن ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ لوگوں نے آپ کو عقیدتاً و احتراماً سید کہہ دیا ہو۔ اور پھر آپ نے شادیاں بھی تین کیں۔ ان میں پہلی دو مستورات کا تعلق بھی سید خاندان سے تھا۔ جب کہ تیسری زوجہ قوم پٹھان سے تھی۔

تاریخ کی اکثر کتب میں آپ کی ملتان آمد کا سن ۶۰۰ھ لکھا ہے۔ جو سراسر غلط ہے۔ ممکن ہے یہ کتابت کی غلطی ہو۔ مگر محققین کو ایک کتاب میں کسی صریحی غلطی کو نقل نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ تحقیق کی روشنی میں تاریخ کے تاریک دریچوں کو وا کرنا چاہیئے۔

marfat.com

کہروڑ پکا میں حضرت علی سرورؒ کی خانقاہ بہت بلندی پر واقع ہونے کے سبب شہر سے تین چار میل کے فاصلے سے نظر آتی ہے۔ قدیم طرز کی یہ خانقاہ آپ کے بیٹے احمد شاہ نے شہنشاہ جہانگیر کے عہد میں بنوائی تھی۔ سالانہ میلہ یا عرس نہیں ہوتا۔ کیونکہ موجودہ سجادہ نشین الحاج غلام سرور خاں لودھی توحید پرست ہیں۔ خانقاہ میں روزانہ صبح کے وقت بچوں کو درس قرآن بھی دیا جاتا ہے۔

شہرہ آفاق کرامت

مخزن افغانی کے مصنف صفحہ نمبر ۹۶، پر رقم طراز ہیں کہ کہروڑ پکا کے کچھ مخادیم کو حضرت علی سرورؒ سے عداوت تھی۔ انہوں نے رات کے وقت آپ کی لکڑیاں چوری کر لیں۔ اور گھر پہنچ کر باوجود کوشش کے سر سے لکڑیاں نہ اتار سکے۔ چنانچہ سخت بے چینی اور گھبراہٹ کی حالت میں حضرت علی سرورؒ کے پاس واپس آئے۔ اور معافی کے طلبگار ہوئے۔

marfat.com

شجرہ نسب خاندان حضرت علی سرور لودھیؒ تا مولف

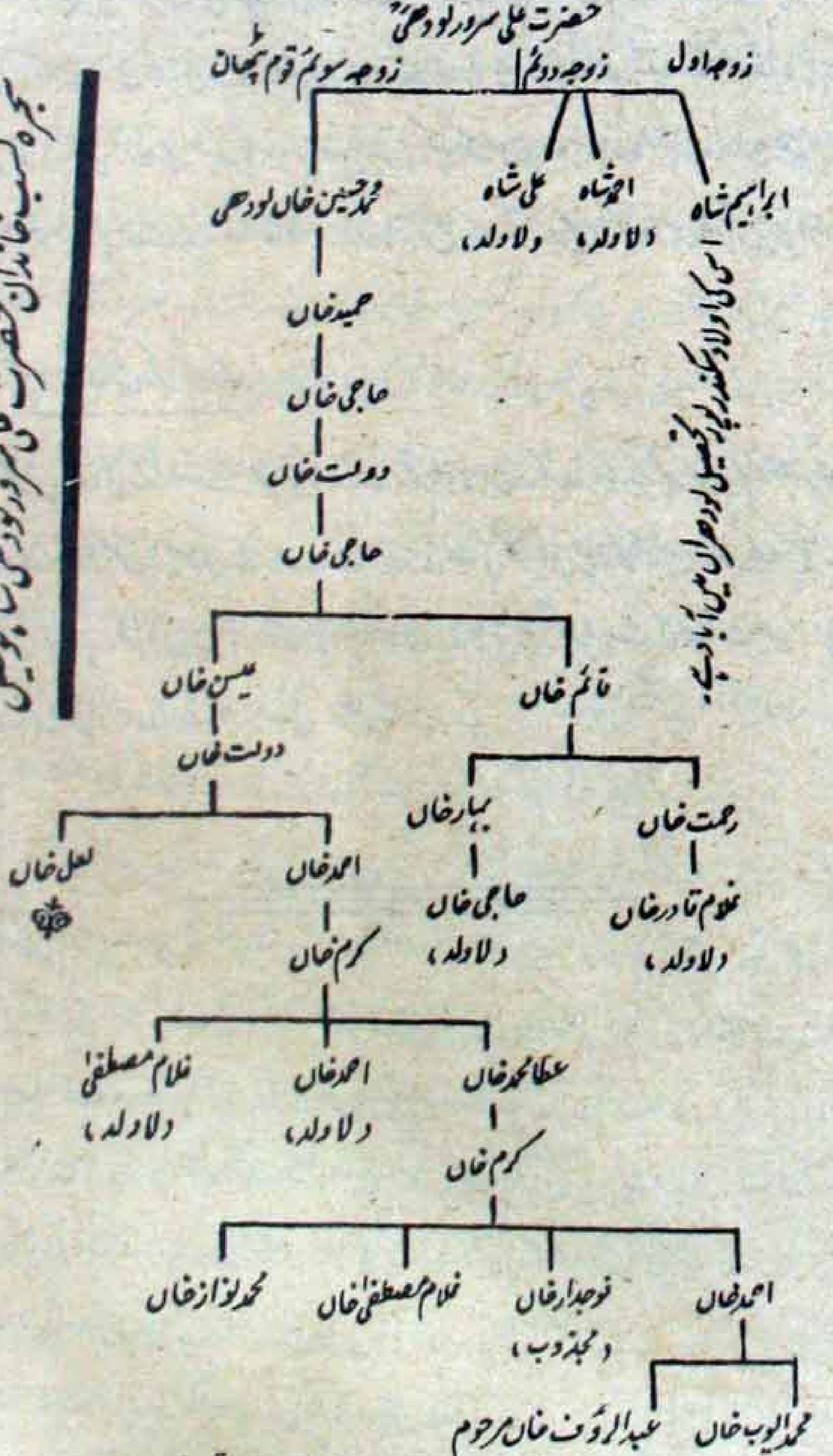

(باقی صفحہ ۱۸۱ پر)

marfat.com

ا شجرہ نسب صفحہ ۱۹۰ سے آگے،

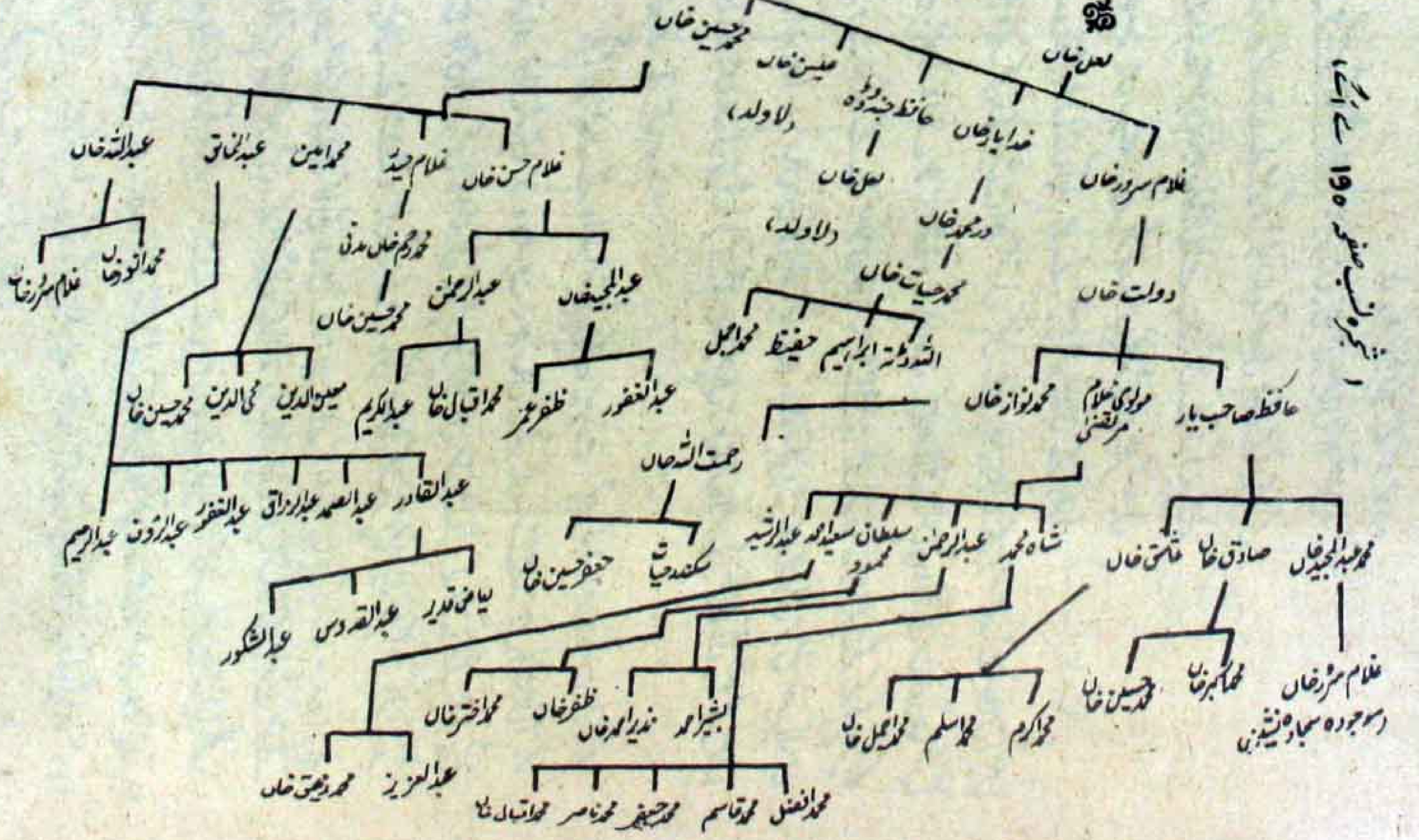

چیئرمین بلدیہ | بلدیہ کہروڑپکا کے موجودہ چیئرمین شیخ محمد سلیمان کا تعلق ہندوستان کے ضلع گوڑگانوں تحصیل پلول کے قصبہ بجواڑی کے ایک معزز مہاجر خاندان سے ہے۔ ان کے بزرگ پہلے سوہنہ میں رہتے تھے مگر بعد ازاں بجواڑی اور پھر تحصیل صدر مقام پلول میں آباد ہوئے۔ شیخ محمد سلیمان کے دادا شیخ امیر بخش ذی حیثیت اور متمول شخص تھے۔ اور وہاں کے دستور کے مطابق انہیں امیر بھورا کا لقب ملا ہوا تھا۔ جو روایت کے مطابق انتہائی دولت مند اور صاحب ثروت افراد کے لئے مخصوص تھا۔ ۱۹۴۷ء میں یہ خاندان ہجرت کر کے کہروڑپکا میں آباد ہوا۔ جہاں ان کا پیشہ تجارت ہے۔ کہروڑپکا کے نواحی موضع نصیر الدین واہن میں ان کی زرعی اراضی بھی ہے جہاں زمیندارہ امور کی نگرانی بھی شیخ محمد سلیمان خود کرتے ہیں۔

شیخ محمد سلیمان کے والد انتہائی نیک سیرت، تہجد گذار اور دیانت دار تاجر تھے اور جواں عمری میں وہ صرف ۲۷ سال کی عمر میں ۱۹۶۲ء میں انتقال کر گئے شیخ حاجی امیر بخش کا انتقال بھی کہروڑپکا میں ۱۹۷۲ء کے لگ بھگ ہوا۔ شیخ محمد سلیمان نے ۱۹۶۸ء میں گورنمنٹ ہائی سکول کہروڑپکا سے میٹرک کرنے کے بعد ولایت حسین اسلامیہ کالج ملتان سے ایف اے کا امتحان پاس کیا تاہم وہ اپنے والد محترم شیخ محمد رفیق کے انتقال کے بعد ذمہ داریوں میں اضافہ کے باعث مزید تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ ۱۹۷۹ء میں انہوں نے بلدیاتی انتخاب میں حصہ لیا مگر کونسلر منتخب نہ ہو سکے۔ تاہم ۱۹۸۳ء کے بلدیاتی انتخاب میں نہ صرف وہ اپنے حلقہ انتخاب سے کونسلر چنے گئے بلکہ بعد ازاں انہیں چیئرمین بھی منتخب کیا گیا۔ مختصر شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

marfat.com

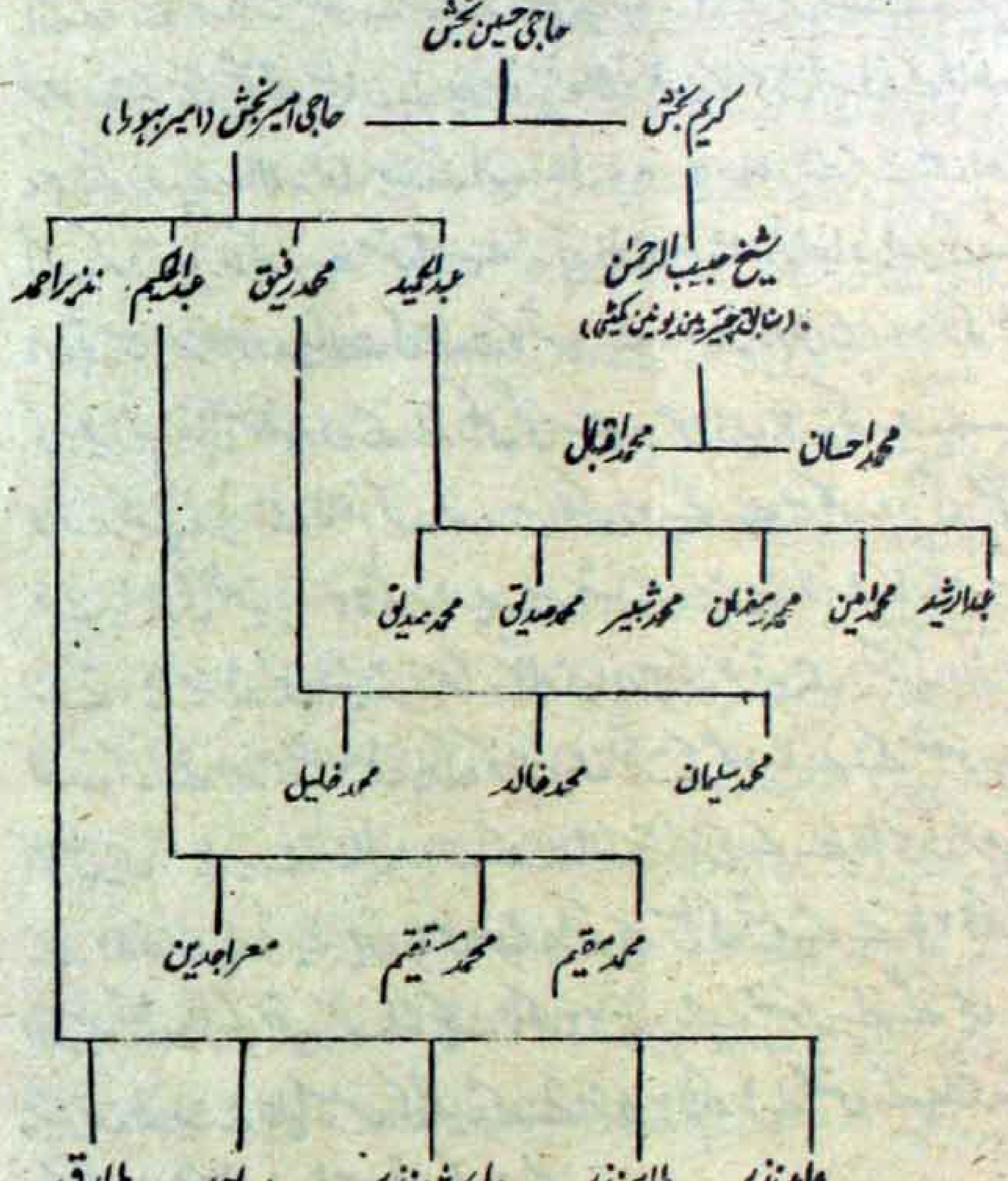

چیئرمین بلدیہ شیخ محمد سلیمان کے ماموں ہیں۔

بلدیہ کا بجٹ اور ترقیاتی منصوبے

بلدیہ کے سابق چیئرمین میاں منظور احمد قریشی جبلہ کے دور میں شہر کے کافی ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل ہوئی۔ ان کا دور دیانت داری کے اعتبار سے بہر حال ایک یادگار دور تھا۔ خصوصاً ترقیاتی منصوبوں کی تعمیر و تکمیل میں ٹھیکیدارانہ نظام کی بدعنوانیاں ختم کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی۔ تاہم بلدیہ کے محدود وسائل

marfat.com

آڑے آئے اور بیشتر منصوبے تشنۂ تکمیل رہے۔ ۱۴ نومبر ۱۹۸۳ء کو جب موجودہ چیئرمین شیخ محمد سلیمان نے چارج سنبھالا تو بلدیہ کا بجٹ آمدنی کے لحاظ سے ۷۴ لاکھ روپے سالانہ تھا۔ جب کہ اب سال ۸۷-۱۹۸۶ء کے بجٹ میں آمدنی ایک کروڑ چار لاکھ روپے متوقع ہے۔ آمدنی میں یہ شاندار اضافہ بلدیہ کی حدود میں توسیع اور موجودہ قیادت کی محنت کا ثمرہ ہے۔ سالِ رواں میں ۵۶ لاکھ روپے کی خطیر رقم ترقیاتی منصوبوں کے لئے رکھی گئی ہے۔ جس میں ۴ لاکھ روپے سے فائر بریگیڈ یونٹ قائم کرنے، ۸ لاکھ روپے سے سرکلر روڈ کی پختگی اور فٹ پاتھ کی تعمیر۔ ۲ لاکھ روپے سے شہر میں سٹریٹ لائٹ کا نظام بہتر بنانے۔ نیز جنرل بس سٹینڈ، چوک بخاری اور چوک غوثیہ میں الیکٹرک واٹر کولر نصب کرنے اور میونسپل پارک کو بہترین تفریح گاہ بنانے کے منصوبے شامل ہیں۔ بلدیہ نے سالِ رواں کے دوران انٹر کالج کے لئے اراضی کی خرید کے لئے ۲ لاکھ روپے دیئے ہیں۔ اسی طرح پرائمری سطح کی تعلیم کے لئے ۲½ لاکھ روپے اور مسجد کیٹی والی کی تعمیر کے لئے ایک لاکھ ۳۶ ہزار روپے مخصوص کئے گئے ہیں۔ چیئرمین بلدیہ نے بتایا کہ مسجد کی تعمیر کے لئے مزید ۲ لاکھ روپے مختص کئے جائیں گے تاکہ شاندار ایئرکنڈیشنڈ مسجد تعمیر کی جا سکے۔

موجودہ دور میں جو منصوبے قبل ازیں تکمیل ہوئے ہیں اُن میں سیوریج بچھانے۔ مختلف سڑکوں کی تعمیر و مرمت، جناح بازار میں بلاکوں کا فرش لگانے اور گلیوں نالیوں کی فرشبندی اور تعمیر وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔

چیف آفیسر بلدیہ

بلدیہ کہروڑ پکا کے موجودہ چیف آفیسر الحاج ملک حسن عسکری کی شاندار کارکردگی کا اندازہ اس اَمر سے کیا جا سکتا ہے کہ انہوں نے اپنی

marfat.com

خصوصی دلچسپی اور محنت سے سال رواں کے دوران
بلدیہ کہروڑ پکا کی آمدنی میں ۱۲ لاکھ روپے کا اضافہ
کیا۔ اور یہ ایک شاندار کارنامہ ہے۔ اس کے اعتراف میں بلدیہ کہروڑ پکا نے
انہیں انعام کے طور پر عمرہ کے لئے بھیجنے کی منظوری دی ہے۔

ملک حسن عسکری کا تعلق شجاع آباد کے ایک معزز جاٹ خاندان سے ہے۔ ان کے والد ملک غلام محمد مرحوم پاکستان پولیس میں آفیسر تھے۔ جنہیں قیام پاکستان کے دوران بہتر خدمات کے صلہ میں بانی پاکستان محمد علی جناح نے تمغہ پاکستان عطا کیا تھا۔ ملک حسن عسکری نے پرائمری سے گریجویشن تک ملتان میں تعلیم پائی۔ ایام طالب علمی میں وہ کرکٹ کے بہترین کھلاڑی نیز سول لائنز کالج اور بوسن روڈ گورنمنٹ کالج کے ٹوریل اور دیگر طلباء تنظیموں کے روح رواں تھے۔ سنہ ۱۹۶۸ء میں بی اے کرنے کے بعد انہوں نے لوکل کونسل سروس میں شمولیت کی اور چیف آفیسر تعینات ہوئے۔ ان کی ذاتی صلاحیتوں کی بنا پر مختلف جگہوں پر انہیں ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ سنہ ۱۹۷۵ء میں بھی ملک حسن عسکری بطور چیف آفیسر بلدیہ کہروڑ پکا کچھ عرصہ یہاں تعینات رہے ہیں۔ اور یہ ان کی سابقہ شاندار کارکردگی ہی تھی جس کے پیش نظر کہروڑ پکا کے عوام نے کوشش کر کے کبیر والا سے ان کا یہاں تبادلہ کرایا۔ آپ ایل سی ایس افسران ملتان ڈویژن کے صدر بھی ہیں۔

marfat.com

حکیم سید محمد امین عُرف ناگ شاہ

برصغیر پاک و ہند کے ممتاز ماہر ناگ حکیم سید محمد امین عرف ناگ شاہ ۱۹۵۹ء میں لاہور سے کہروڑ پکا تشریف لائے۔ انہیں یہ علاقہ بہت پسند آیا۔ شروع شروع میں یونائٹڈ کاٹن کمپنی میں منیجر رہے۔ اس دوران سانپ کاٹے کا علاج بھی کرتے رہے۔ ۱۹۶۱ء میں ریلوے اسٹیشن کہروڑ پکا کے قریب پاک یونانی ناگ شفا خانہ کے نام سے دواخانہ قائم کیا۔

۱۹۶۳ء میں چوک بخاری کہروڑ پکا میں کنگ کوبرا (سیاہ، سانپ کے پھَن کو منہ میں ڈال کر چبایا۔ اس منظر کو عوام الناس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اس وقت تک حکیم سید محمد امین ناگ شاہ کے نام سے کافی شہرت پا چکے تھے۔ چنانچہ ۱۹۶۵ء میں اپنے دواخانہ میں کینسر کے موذی مرض پر تحقیق کا آغاز کیا۔ ۱۹۸۱ء میں کینسر کا علاج شروع کیا اور بے شمار مریض جو کینسر کے ابتدائی حملوں کا شکار تھے صحت یاب ہو گئے۔ ناگ شاہ کو بچپن سے سانپ پکڑنے کا شوق تھا۔ آپ کے استاد دنیا کے معروف سپیرے استاد مراد علی شہر کھنا مشرقی پاکستان کے رہنے والے تھے۔ پاک یونانی ناگ شفاخانہ میں ہر مرض کا علاج کیا جاتا ہے۔ جناب ناگ شاہ کا ایک بیٹا سید محمد یاسین طبیہ کالج بہاولپور میں زیر تعلیم ہے۔ آپ نے دواخانہ کے ساتھ ایک قطعہ اراضی برائے ہسپتال بھی مختص کیا ہوا ہے۔

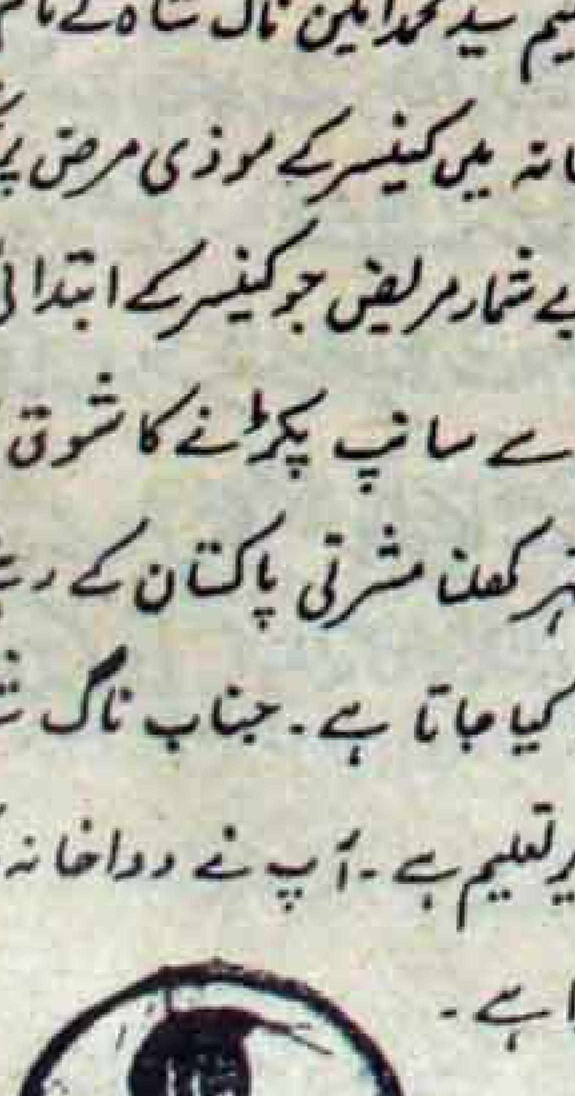

marfat.com

کہروڑ پکا کے نواحی قصبے اور مواضعات

(وجہ تسمیہ)

دنیا پور

کہروڑ پکا سے ۱۶ میل بطرف شمال مغرب ایک پرانا شہر دنیا پور کے نام سے آباد ہے۔ آج سے کوئی تین سو برس قبل جب دریائے بیاس بہتا تھا تو اس علاقہ میں کھیتوں کو بیاس کے پانی سے سیراب کیا جاتا تھا۔ لیکن اب جام داہ اور نیلی بار کی نہروں سے پانی یہاں پہنچتا ہے۔ تاہم یہ نہریں غیر دائمی ہیں۔ جس کے سبب ہر سال شدید سردیوں میں گندم کی کاشت کے لئے پانی کی کمی شدت سے محسوس کی جاتی ہے۔ دریائے بیاس جو کبھی دو شاخوں میں بہتا تھا ایک کہروڑ اور دوسری دنیا پور کے قریب بہتی تھی۔ اس دریا کے خشک ہونے کے باعث دنیا پور کے قرب و جوار کا بہت سا علاقہ بنجر، غیر آباد اور ریگستانی ہو گیا ہے۔ کچھ عرصہ قبل تک اس علاقہ کو چٹ ڈاتن بھی کہا جاتا رہا جس کے معانی غیر آباد جگہ کے ہیں۔

عام طور پر مشہور ہے کہ دُنی چند، ایک متمول ساہوکار اس شہر کا بانی تھا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جوئیہ قوم نے اس شہر کی بنیاد رکھی۔ شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر کے زمانہ کی ایک شاندار مسجد اس شہر کے زیریں حصے میں ابھی تک موجود ہے۔ آئین اکبری میں بھی اس شہر کا ذکر کیا گیا ہے۔

سولہویں صدی عیسوی کے آغاز میں یہاں راول چاچک بھٹی جیسلمیری اور لنگاہ کے درمیان ایک خونریز جنگ بھی ہوئی جس میں راول چاچک اپنی کل نوج

marfat.com

فا کے سرب ہے۔ جو مغلیہ عہد میں دہلی سے یہاں آیا۔ اور موضع علی پور کانجوں آباد کیا اس کی اولاد جب بہت زیادہ ہوگئی تو کانجوں قوم کے افراد بہت سے مقامات پر رہائش پذیر ہوئے۔ یہاں پر رہائش پذیر کانجوں قوم کے ایک شخص پیر بخش مرحوم متواتر پندرہ برس تک ڈسٹرکٹ بورڈ ملتان کے ممبر منتخب ہوتے رہے۔ نیز شادی کمیٹی محکمہ انہار کے ممبر اور موضع علی پور کانجوں و چک نمبر ۱۱۳ کے نمبردار بھی رہے۔ جنگِ عظیم کے موقع پر انہوں نے بہت سے جوان فوج میں بھرتی کرائے۔ اور چندہ بھی دیا۔ سلور جوبلی ملتان ۱۹۳۵ء کے موقع پر آپ نے نا صرف چندہ دیا بلکہ تمام تقریبات میں عملی حصہ لیا۔ آپ کے صاحب زادے احمد یار خاں کانجو علاقہ کے زمین دار موجود ہیں۔ اس علاقہ کی تعمیر و ترقی اور سماجی خدمت کے حوالے سے خان محمد امین خاں کانجو مرحوم کا نام بھی ناقابل فراموش ہے۔ آپ کے فرزند محمد صدیق خاں کانجو اب قومی اسمبلی کا ممبر اور وفاقی پارلیمانی سیکرٹری پاکستان برائے خوراک موجود ہیں۔ سابق ممبر مجلس شوریٰ پاکستان خان خورشید احمد خاں کانجو جو تحریک اسلامی ضلع ملتان کے امیر ہیں۔ آپ کی رہائش بھی موضع علی پور کانجو میں ہے۔

موضع چوروا ہ

کانجی نامی راجپوت جو راجہ دوہن راجپوت کی اولاد سے تھا۔ کانجی کی اولاد میں سے ایک شخص نے اس علاقہ میں سکونت اختیار کی۔ اس موضع کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس قوم (کانجوں) کے آباد ہونے سے پہلے یہاں پر چور اور ڈاکو آباد تھے اس قوم کے افراد نے انہیں مار پیٹ کر بھگا دیا۔ لیکن آبادی کا نام بدستور چورواہ رہا یہ موضع کہروڑ کے نواح میں خیر پور روڈ پر واقع ہے۔

marfat.com

کے ہمراہ مارا گیا۔ جب کہ دو ہزار سکھ افراد ہلاک ہوئے۔ اب اس شہر نے کافی ترقی کر لی ہے۔ یہاں سے لودھراں، بہاول پور، ملتان، خانیوال اور کہروڑ پکا کے لئے بسیں مل جاتی ہیں۔

لودھراں

لودھراں کی تاریخ بنیاد بہت پرانی نہیں ہے۔ اس شہر کو مغلیہ عہد کے آغاز کے قبل لودر واہ کہا جاتا تھا۔ یہاں راجپوت قوم بکثرت آباد تھی۔ اس شہر سے چار میل بطرف کہروڑ رائے خاندان کے عہد کا ایک شہر تلواڑا کے آثار موجود ہیں۔ اس شہر کی تباہی کی وجہ معلوم نہیں۔ غالباً کسی بڑے زلزلے کے باعث یہ شہر زمین بوس ہوا۔ بہرحال قیاس ہے کہ اس شہر کی آبادی قریب ہی لودر واہ میں آباد ہوئی ملتان سے بہاول پور کے درمیان مین روڈ پر واقع ہونے کے سبب اس شہر نے جلد ہی ترقی کی۔ پنجاب کا بڑا مشہور ریلوے جنکشن اور ضلع ملتان کی سب سے بڑی تحصیل بھی ہے

میلسی

سکھوں کے عہد حکومت میں میلسی نامی کھیمی نے اس شہر کو آباد کیا۔ یہ شہر ضلع وہاڑی کی بڑی تحصیل ہے۔

علی پور کانجوں

کہروڑ سے چار میل دنیا پور کی طرف موضع علی پور کانجوں آباد ہے۔ اس جگہ کا نام علی پور کانجوں شاہان مغلیہ کے وقت میں رکھا گیا۔ اس کو آباد کرنے کا سہرا کانجوں قوم کے مورث اعلیٰ کانجوں نامی ایک شخص جو راجہ بکرماجیت کے خاندان سے

موضع قادر پور چمینہ

کہروڑ پکا کے نواحی موضع چمینہ و خاندان اروڑہ سچدیو کے مورث اعلیٰ مہتہ چھمنداس جو سکھوں کے عہد میں ڈکھنہ گھاڑو نواحی موضع کہروڑ پکا سے یہاں آئے۔ اس وقت یہاں جنگل تھا۔ انہوں نے اس جنگل کو آباد کیا۔ انگریزی دور کے آغاز میں اس خاندان سے مہتہ چمنا مل ہوئے۔ جو ۱۸۷۰ء میں اس علاقہ کے ذیلدار بھی مقرر ہوئے۔ ان کی وفات کے بعد ان کا چچازاد بھائی مہتہ کھیم چند ۱۸۸۰ء میں ذیلدار مقرر ہوا۔ بہرحال موضع قادر پور چمینہ اس خاندان کا آباد کردہ ہے۔

بہاول گڑھ

موضع بہاول گڑھ والئی ریاست نواب بہاول خاں عباسی کی یادگار ہے۔ نواب صاحب اسی گاؤں کے راستے بہاول پور سے ملتان تشریف لے جاتے تھے۔ ان کے عہد میں ڈکھنہ گھاڑو۔ بہاول گڑھ کہروڑ پکا، چوروا ہ کے علاقے ریاست بہاول پور کا حصہ تھے۔ چنانچہ انہوں نے یہاں ایک سرائے بھی بنوائی۔ جہاں رات کو مسافر قیام کرتے ہیں۔

جمرانی واہ

اس جگہ کو برسوں پہلے دھنکوٹ کہتے تھے اب دھنوٹ کہتے ہیں۔ جمرانی واہ ایک نہر کے نام سے مشہور ہے۔ یہ موضع جواب ایک قصبہ کی حیثیت رکھتا ہے اور لودھراں اور کہروڑ پکا کے درمیان واقع ہے۔

نو قابل واہ

یہ مقام ایک نالہ قابل واہ سے موسوم ہے۔ نہر جام واہ کلاں میں نالہ قابل واہ اور نالہ صادق واہ ملائے گئے۔ صادق واہ بھی قابل واہ کی ایک شاخ رہی ہے ۱۸۸۶ء میں ان دونوں کو بہاول واہ سیلی کے ساتھ شامل کر دیا گیا تھا۔ بم ۱۸۹۰ء میں انہیں دوبارہ جام واہ کلاں میں ملا یا گیا۔ اسی قابل واہ کی ایک شاخ کو نو قابل واہ کہتے ہیں۔ موضع نو قابل واہ میں رانا ر نبواز نون سابق ممبر پنجاب اسمبلی رئیس اعظم میں جو نون خاندان کے بارے ایک کتاب بھی لکھ چکے ہیں۔ موضع نو قابل واہ میں ڈاکخانہ اور پبلک کال آفس کی سہولت بھی موجود ہے۔

marfat.com

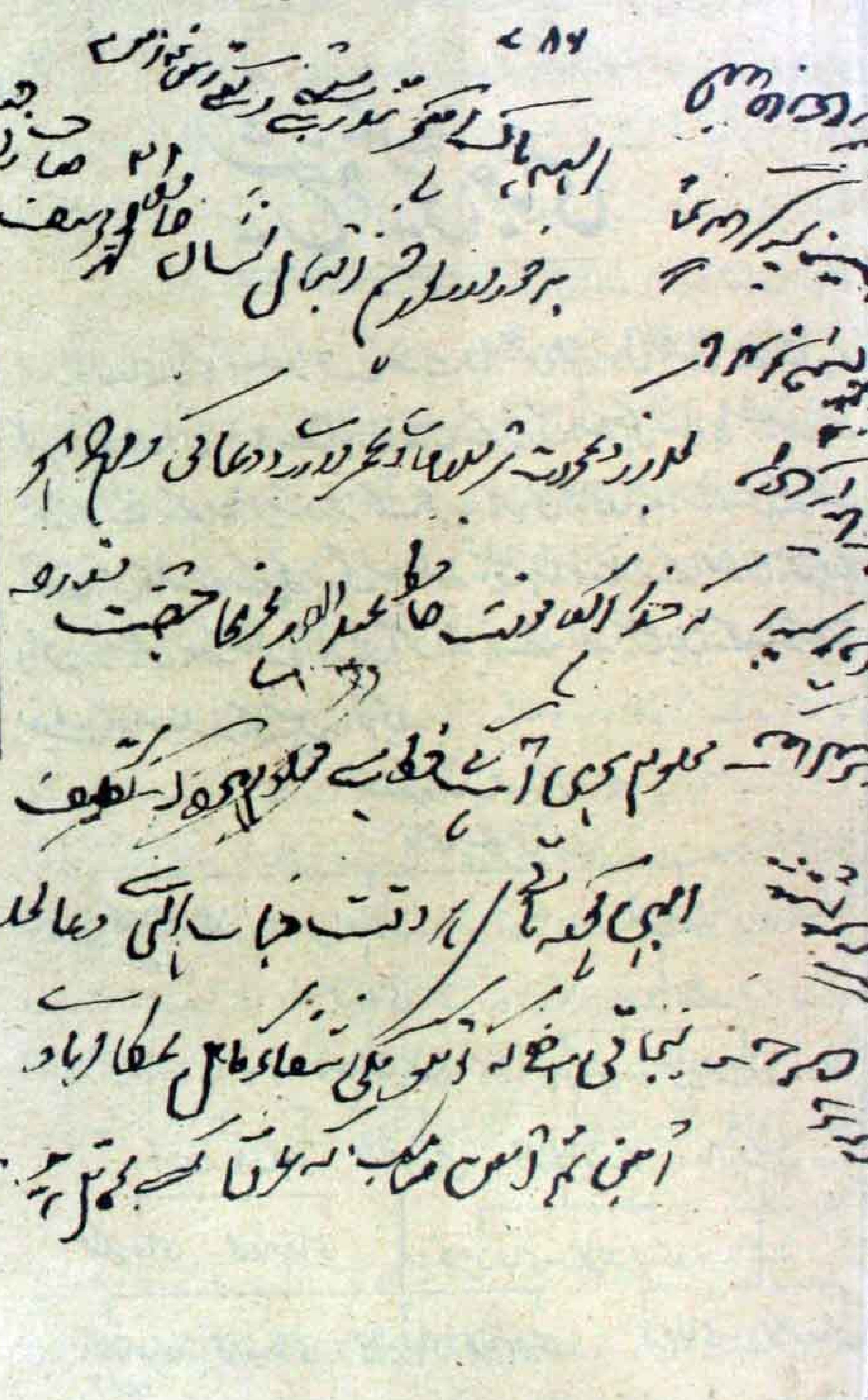

میرے ابا جی کے خط کا عکس

شیخ قریشی عباسی

اس خاندان کا سلسلۂ نسب حضرت عباسؓ عمِ رسول مقبولؐ سے ملتا ہے کہروڑپکا میں اس سلسلہ سے آباد خاندان کے بزرگ اسلام کی ضیاء پاشیوں سے منوّر ہونے کے بعد عرصہ دراز تک عرب میں ہی آباد رہے۔ سنہ ۱۸۴۰ء کے لگ بھگ اس خاندان کے کچھ بزرگ بسلسلہ تبلیغ ہندوستان کے اضلاع مین پوری (اتر پردیش) اور شکوہ آباد میں آکر آباد ہوئے۔ اور تبلیغ دین کے ساتھ ساتھ معیشت کا سلسلہ بھی یہیں قائم کیا۔

مختصر شجرہ نسب حسب ذیل ہے

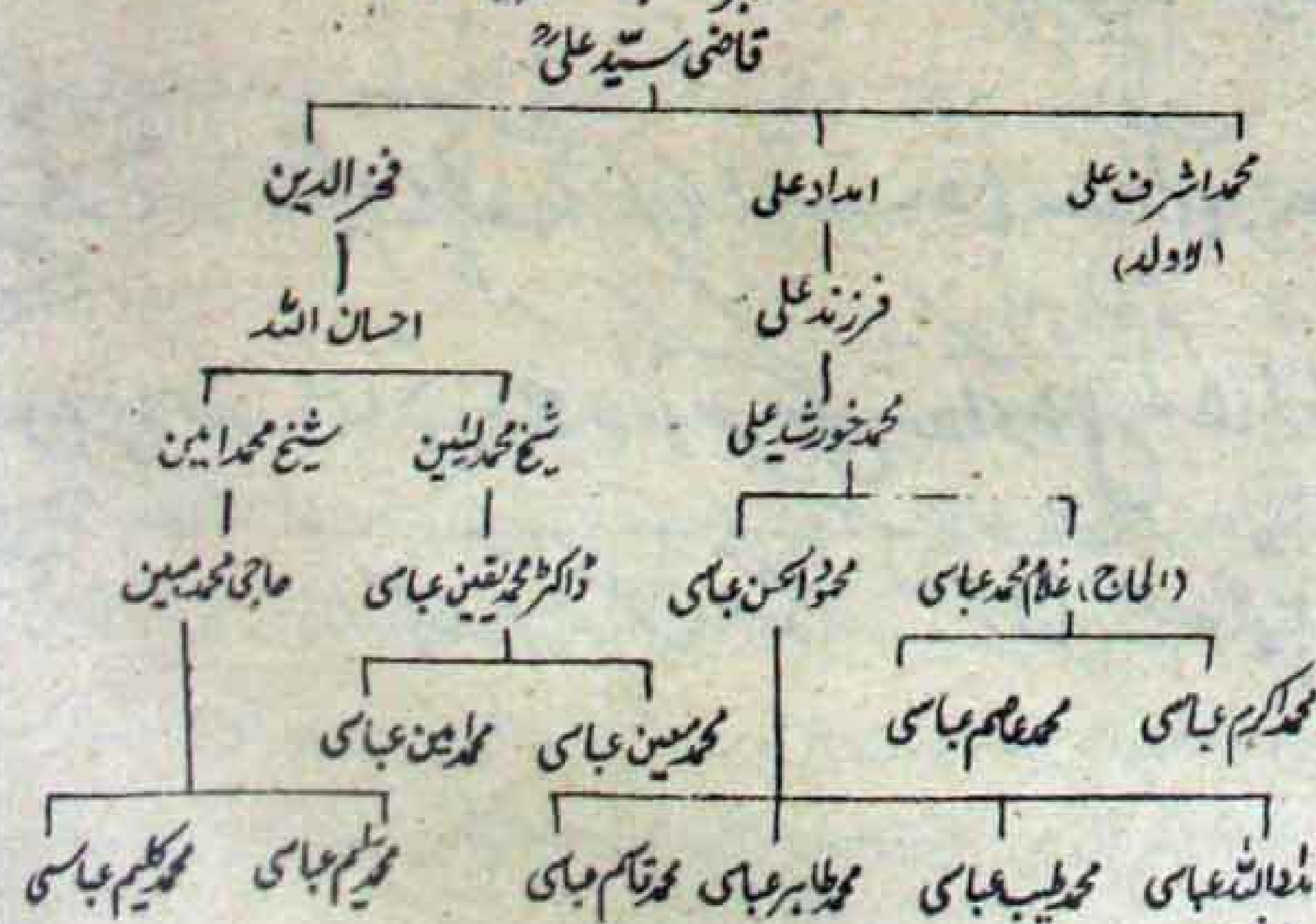

marfat.com

ماضی قریب میں اس خاندان سے متعدد ایسے بزرگ گزرے ہیں جو دینی اور دنیوی اعتبار سے امتیازی حیثیت کے مالک تھے۔ جن میں ایک بزرگ سید علی شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کی فوج میں صوبیدار تھے۔ حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ اور سید محمد بریلویؒ کی شہادت کے بعد یہ بزرگ شکوہ آباد تشریف لائے اور وہاں کے قاضی القضاۃ مقرر ہوئے جن کے نام پر وہاں محلہ قاضیوں والہ آباد ہوا۔

قاضی سید علیؒ کے تینوں صاحبزادے محمد اشرف علی ۔ امداد علی ۔ اور فخر الدین ریوالی تحصیل سرسہ ضلع حصار میں آباد ہوتے اور یہیں اپنی اراضیات پر زمیندارہ کا آغاز کیا۔ محمد اشرف علی لاولد فوت ہوتے۔ فخر الدین کی اولاد سے احسان اللہ عباسی کے ہاں شیخ محمد لٰیسین اور شیخ محمد امین پیدا ہوتے۔ یہ دونوں بزرگ اپنے علاقہ کے عمائدین میں شمار ہوتے تھے۔ شیخ محمد امین مرحوم اپنے موضع کے نمبردار اور رئیس تھے۔ جن کا پورے علاقہ پر دبدبہ تھا۔ جبکہ امداد علیؒ کے صاحبزادے محمد خورشید علی عباسی مرحوم اپنی سادگی اور زمینداری کے اعتبار سے ممتاز تھے اس درویش صفت بزرگ کو خدائے قدوس نے دینی اور دنیوی نعمتوں سے نوازا اس درویش نے سکندری میں بھی قلندری کو اپنایا اور تمام عمر علمائے حق کی خدمت گزاری، دینی مدارس کی سرپرستی اور تبلیغ دین کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ موصوف کے صاحبزادے الحاج غلام محمد عباسی اور الحاج محمود الحسن عباسی کہروڑ پکا کے ممتاز سیاسی اور سماجی راہنماؤں میں شمار ہوتے ہیں۔ اور اپنے والد کے مشن کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔

شیخ محمد لٰیسین کے صاحبزادے ڈاکٹر محمد یقین ملک کے ممتاز آئی سرجن اور شیخ محمد امین مرحوم کے صاحبزادے شیخ محمد مبین علاقہ کے ممتاز زمیندار ہیں شیخ محمد مبین کے صاحبزادے محمد سلیم عباسی کا شمار بھی علاقہ کے ممتاز زمینداروں میں

marfat.com

ہوتا ہے۔ جبکہ محمد کلیم عباسی لاہور میں اعلےٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

اس خاندان کے موجودہ افراد میں ڈاکٹر محمد یقین عباسی۔ الحاج غلام محمد عباسی اور الحاج محمود الحسن عباسی خصوصی اہمیت کے حامل اور قابل ذکر ہیں۔ ڈاکٹر محمد یقین ۴ اپریل ۱۹۳۱ء کو سرسہ میں پیدا ہوئے۔ سرسہ کے گورنمنٹ ہائی سکول سے میٹرک کیا ہی تھا کہ ہند کا بٹوارہ ہو گیا۔ جس میں اُن کے والدین کہروڑ پکا میں آ کر آباد ہوئے۔ جبکہ خود حصولِ تعلیم کے لئے لاہور میں رہائش پذیر ہوئے۔ اسلامیہ کالج لاہور سے ایف ایس سی کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور سے ۱۹۵۱ء میں بی ایس سی کیا۔ اور پھر ۱۹۵۶ء میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج سے امتیازی پوزیشن میں ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کیا۔ ایم بی بی ایس کرنے کے بعد لندن گئے اور امراضِ چشم کا ڈپلومہ لندن رائل کالج سے حاصل کیا۔ مور فیلڈ آئی انسٹی ٹیوٹ لندن میں کچھ عرصہ تک تربیت حاصل کی اور لندن کے کچھ ہسپتالوں میں کام کرتے رہے۔ ۱۹۶۲ء میں پاکستان واپس آئے جہاں ایک سال تک کنگ ایڈورڈ کالج لاہور میں بطور پروفیسر تعینات رہنے کے بعد ملازمت ترک کر کے انہوں نے جلال دین (وقف) ہسپتال لاہور میں امراضِ چشم کا شعبہ قائم کیا۔ ۱۹۷۰ء میں ڈاکٹر محمد یقین دوبارہ ملازمت کی طرف راجع ہوئے اور محکمہ اوقاف کے آئی ہسپتال کے پراجیکٹ انچارج تعینات ہوئے اور اس وقت سے محکمہ اوقاف کے تحت لاہور کے سب سے بڑے ہسپتال (داتا دربار ہسپتال) سے بطور ماہر امراضِ چشم منسلک رہ کر دکھی انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر محمد یقین عباسی پاکستان کے گنتی کے چند بلند پایہ ماہرین امراضِ چشم میں شمار ہوتے ہیں۔ اپتھالومک سوسائٹی آف پاکستان کے سیکرٹری ہیں۔ اسی طرح افریقہ اور ایشیا کی بین الاقوامی انجمن

marfat.com

افرو ایشین آئی کانگریس (جس کا صدر مقام قاہرہ میں ہے) کے بھی چار سال تک جنرل سیکرٹری رہے ہیں۔ اسی طرح ویسٹ پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن پاکستان کے سیکرٹری کی حیثیت سے بھی فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں۔ ریسرچ سے انہیں خاص دلچسپی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جدید طبی تحقیقات کے سلسلہ میں وہ ہر سال بین الاقوامی سطح کی کانفرنسوں اور اجتماعات میں شرکت کے لئے بیرونی ممالک کے دورے کرتے ہیں۔ اب تک وہ جن ممالک کی بین الاقوامی کانگریسوں میں شرکت کر چکے ہیں ان میں ہندوستان۔ سنگاپور۔ تھائی لینڈ۔ امریکہ۔ برطانیہ۔ جرمنی۔ فرانس۔ سوئٹزرلینڈ۔ اٹلی۔ سری لنکا۔ جاپان۔ سعودی عرب۔ مصر اور انڈونیشیا شامل ہیں۔

الحاج غلام محمد عباسی کہروڑپکا کے ممتاز سماجی اور سیاسی راہنماؤں میں شمار ہوتے ہیں۔ انہوں نے سنہ ۱۹۵۹ء میں گورنمنٹ ہائی سکول کہروڑپکا سے میٹرک کیا۔ اور اعلیٰ تعلیم ایف سی کالج لاہور سے حاصل کی۔ جس کے بعد کہروڑپکا آ کر زمیندارہ اور سماجی خدمات سے منسلک ہو گئے۔ علاقہ کے ممتاز زمیندار۔ بلند اخلاق۔ سماجی سیاسی کارکن اور اعلےٰ مذہبی پوزیشن کے مالک ہیں۔ ضلعی زرعی مشاورتی کمیٹی ملتان کے رکن۔ جمعیت العلماء اسلام (مولانا فضل الرحمن گروپ) پنجاب کی مجلس عمومی کے رکن اور ضلع ملتان کے نائب امیر ہیں۔ سنٹرل پرائس کمیشن اسلام آباد کے رکن اور صدر چیمبر آف ایگریکلچر کہروڑپکا کی حیثیت سے عام صارفین اور غریب کاشت کاروں کی خدمت میں مصروف عمل ہیں۔ اسی طرح مذہبی لحاظ سے بھی ان کی اہمیت مسلمہ ہے اور کہروڑپکا کی عظیم دینی درس گاہ جامعہ اسلامیہ باب العلوم کے مہتمم کی حیثیت سے ان کی دینی خدمات کا یہ شخص معترف ہے۔

marfat.com

ان کے چھوٹے بھائی الحاج محمود الحسن عباسی کہروڑپکا کے سیاسی۔ سماجی۔ علمی ادبی اور نوجوان حلقوں میں اپنا ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ محمود الحسن عباسی نے ۱۹۶۲ء میں گورنمنٹ ہائی سکول کہروڑپکا سے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد گریجویشن ولایت حسین اسلامیہ کالج ملتان سے کی۔ اور بعد ازاں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے ایم اے اردو۔ ایم اے سیاسیات اور ایم اے تاریخ کے امتحانات میں کامیابی سے ہمکنار ہوئے اسی طرح انہوں نے فقہ اسلامی کا ڈپلومہ بھی اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے حاصل کیا۔ اور قانون کی ڈگری (ایل۔ ایل۔ بی) جامعہ کراچی سے حاصل کی۔ گورنمنٹ ہائی سکول کہروڑپکا کی اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے کنوینئر۔ ایگلز فارمرز ایسوسی ایشن پنجاب کے چیف آرگنائزر، ثناء اللہ میموریل کرکٹ کلب کہروڑپکا آرٹس کونسل اور دیگر کئی سماجی اور ادبی تنظیموں کے سرپرست ہیں۔ کہروڑپکا کے لئے اُن کی تعلیمی خدمات بھی ایک مستقل باب کی حامل ہیں۔ ابتداءً انہوں نے کہروڑپکا میں انجمن اسلامیہ کی بنیاد ڈالی اور اسی انجمن کے تحت یہاں اسلامیہ کالج قائم کیا۔ مگر بعد ازاں حکومت کی طرف سے انٹرمیڈیٹ کالج قائم ہونے پر اپنے کالج کا تمام فرنیچر حکومتی ادارہ کو عطیہ کے طور پر دے دیا۔ اور اس ادارہ کے استحکام کے لئے اپنی خدمات پیش کر دیں۔ حال ہی میں انہوں نے عباسیہ ماڈل سکول قائم کیا ہے۔ جو اپنی نوعیت کا یہاں واحد معیاری ادارہ ہے۔ جہاں انتہائی شاندار ماحول میں معصوم بچوں کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کیا جا رہا ہے۔

marfat.com

رانا خاندان

چندر بنسی راجپوتوں کے سلسلہ سے متعلق یہ خاندان قیام پاکستان سے قبل ضلع حصار کے ایک مشہور گاؤں ننگ تھلہ میں آباد تھا۔ اس خاندان کے جدامجد رانا حکم خاں اُس علاقہ کے بہت بڑے جاگیر دار تھے۔ اور بیشتر افراد خاندان کا ضلع حصار کی بااثر اور شریف النفس شخصیات میں شمار ہوتا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد یہ لوگ جہاں پاکستان کے مختلف مقامات پر آباد ہوئے ان میں سے کچھ افراد نے کہروڑ پکا میں سکونت اختیار کی۔

ماضی قریب میں کہروڑ پکا میں آباد اس خاندان کے جن افراد نے اپنی سابقہ روایات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے دینی اور دنیوی سطح پر عوام کی خدمت کو اپنا شعار بنایا۔ اُن میں رانا محمد سلیمان خاں مرحوم۔ رانا علی شیر خاں مرحوم اور الحاج صدیق احمد نقشبندی جماعتی کے اسماء خصوصیت کے ساتھ پیش کئے جا سکتے ہیں۔ دنیوی سطح پر جہاں رانا محمد سلیمان خاں اور اُن کے بھائی رانا علی شیر خاں مرحوم نے غریب عوام کی خدمت کو اپنا شعار بنایا۔ وہاں حاجی صدیق احمد مرحوم نے دینی سطح پر شاندار کردار ادا کیا رانا محمد سلیمان خاں مرحوم نے سماجی اور سیاسی اعتبار سے علاقہ کی شاندار خدمات انجام دیں۔ اور اس میدان میں ان کا اپنا ایک مسلّمہ تشخص تھا۔ اسی طرح رانا علی شیر خاں مرحوم نے قیام پاکستان کے وقت لُٹے پِٹے مہاجر قافلوں اور پھر ان کی یہاں آباد کاری میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ اسی طرح رانا عبدالحکیم۔ رانا جان محمد خاں اور رانا محمد شریف خاں مرحوم بھی اسی خاندان کے اہم افراد میں شمار ہوتے تھے۔ موجودہ دور میں انہی بزرگوں کی اولاد اس خاندان کی عظمت کی امین ہے۔ رانا علی شیر خاں مرحوم کے فرزندان میں رانا دل شیر خاں محکمہ تعلیم سے وابستہ ہو کر علمی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور سول

marfat.com

لائنز کالج لاہور میں جغرافیہ کے پروفیسر ہیں۔ ڈاکٹر رانا گل شیر خاں (ایم بی بی ایس) بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاول پور میں طبّی خدمات سے ملکی و قومی سطح پر عوامی فلاح و بہبود کے مقدس فریضہ میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ رانا جنگ شیر خاں ایڈووکیٹ کا شمار کہروڑ پکا کے معروف سماجی اور سیاسی راہنماؤں میں ہوتا ہے۔ لودھراں اور کہروڑ پکا میں پریکٹس کے ساتھ ساتھ سماجی خدمات میں بھرپور حصہ لیتے ہیں۔ کھرے اور صاف گو شخص ہیں۔ یہ یونین کونسل رند جادہ اور مرکز کونسل کہروڑ پکا کے چیئرمین بھی ہیں۔ جبکہ رانا بلند شیر خاں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے گریجویٹ ہیں ان کا شمار کہروڑ پکا کے ترقی پسند زمینداروں اور ممتاز سماجی اور سیاسی کارکنوں میں ہوتا ہے۔ کئی فلاحی اداروں کے معاون، رکن اور سرپرست اور چیمبر آف ایگریکلچر کے جنرل سیکرٹری ہیں۔ رانا محمد سلیمان خاں مرحوم کے فرزندان میں رانا محمد اختر خاں اور رانا محمد اقبال خاں علاقہ کے ممتاز زمیندار اور سماجی کارکن ہیں جبکہ رانا محمد محفوظ علی خاں بلدیہ کہروڑ پکا کے موجودہ کونسلر ہیں۔ رانا محمد شریف خاں مرحوم کے صاحبزادے رانا لیاقت علی خاں بھی کہروڑ پکا کے باا ثر سماجی کارکنوں میں شمار ہوتے ہیں۔ جب کہ الحاج صدیق احمد مرحوم کے اکلوتے صاحبزادے رانا محمد رمضان خاں علاقہ کے ممتاز زمیندار اور سماجی کاموں سے رغبت رکھنے والے نوجوان ہیں۔

marfat.com

مختصر شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

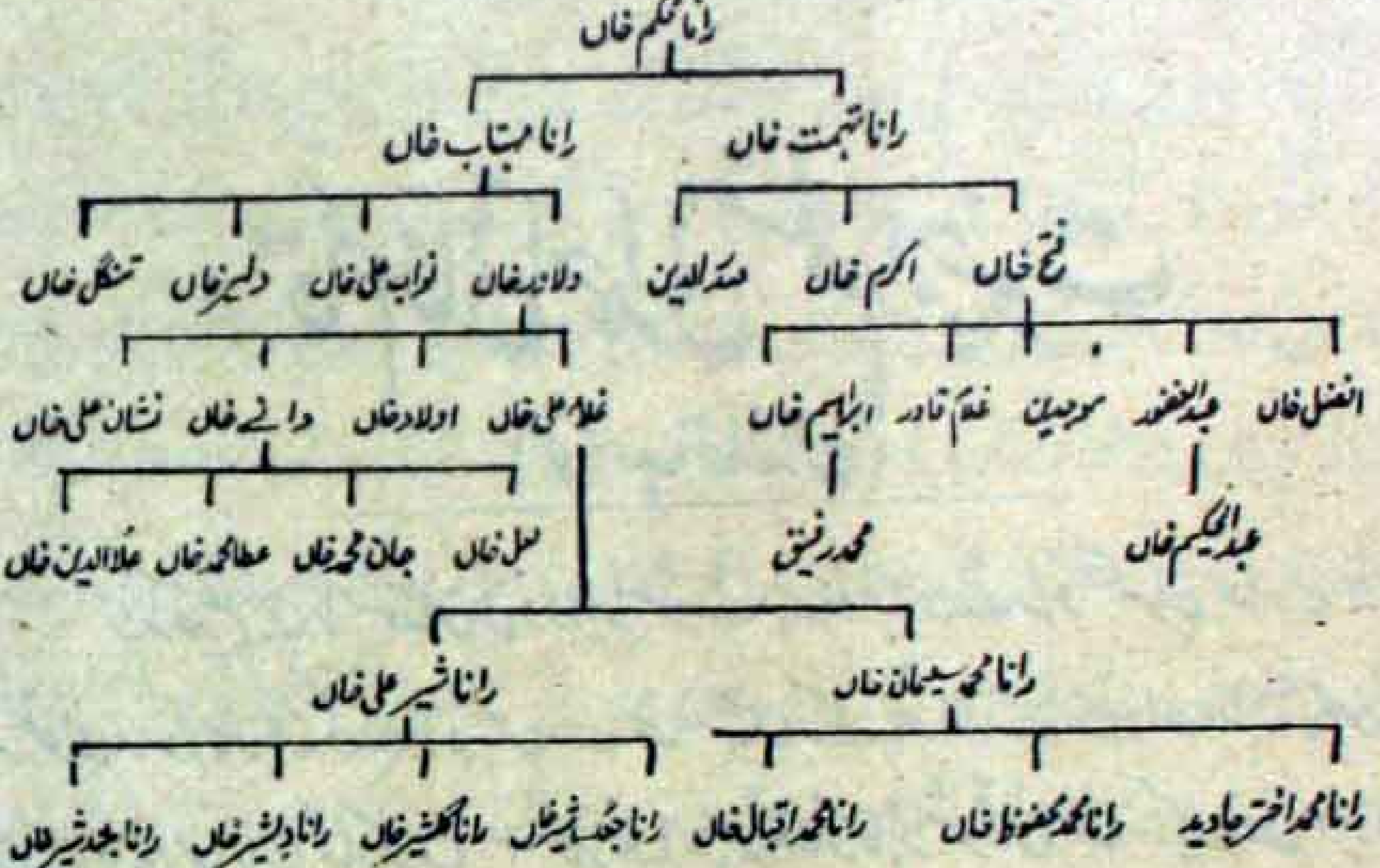

marfat.com

قائم خانی احمدانی مُسلم راجپُوت

(نواب خاندان)

زمانۂ قدیم میں راجستھان کی ددایر اسٹیٹ پر راجہ موٹے راؤ حکمران تھا۔ یہ راجہ پرتھوی راج چوہان کی اولاد میں سے تھا۔ جس کے چھ لڑکے تھے اور سب سے چھوٹے لڑکے کا نام مہاراج کمار کرن سنگھ تھا۔ جو شکار کا بڑا شوقین تھا۔ ایک دن موجودہ حصار" (قدیم فیروزہ آباد) کی شاہی شکار گاہ میں شکار کھیلتے ہوئے کرن سنگھ کی ملاقات اُس وقت کے بادشاہ فیروز تغلق سے ہوئی۔ فیروز شاہ تغلق اس کی بہادری سے متاثر ہو کر اپنے ہمراہ لے گیا۔ اور اس کی تربیت اپنے بچوں کے ہمراہ کمانے لگا کرن سنگھ نے دربارِ شاہی کے سائے میں جہاں تعلیم حاصل کی۔ وہاں فوجی اُمور میں بھی مکمل مہارت حاصل کرلی۔ اور انہیں دِنوں اِسلام کی حقانیت سے متاثر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوا۔ اُس کا اسلامی نام قائم خاں رکھا گیا۔ جسے بعد ازاں بادشاہ نے علمداری حصار کا گورنر مقرر کیا۔ فیروز شاہ تغلق کی وفات کے بعد قائم خاں محلاتی سازشوں کا شکار ہوا۔ اور اُمراءِ دربار نے حسد کی بنا پر اُس کے خلاف ناجائز شکایات نئے بادشاہ تک پہنچانا شروع کیں۔ جس پر بادشاہ نے قائم خاں کے پاس اپنا قاصد بھیجا۔ اور حکم دیا کہ تمہیں حصار کی گورنری سے معزول کیا جاتا ہے۔ لیکن قائم خاں نے بادشاہ کا حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ اور قاصد کو جواب کے طور پر یہ شعر لکھ کر بھیجا۔

marfat.com

کون کسی کو دیت ہے۔ دین ہار کرتار
جس نے تو کو دلی دی۔ ہمو کو دیا حصار

اس پر بادشاہِ دہلی اور قائم خاں کے درمیان جھڑپ بھی ہوئی۔ تاہم بعدازاں صُلح ہو گئی۔ تاریخی روایات کے مطابق اِس صُلح کے بعد بادشاہ نے دھوکہ سے قائم خاں اور اُس کے بڑے لڑکے واحد خاں کو مروا دیا۔ اور ان کی لاشوں کو دریائے جمنا کی لہروں کے حوالے کر دیا۔ قائم خاں کے باقی پانچ لڑکوں میں سے دو لڑکوں (محمد خاں۔ تاج خاں) نے وہاں سے ہجرت کی۔ اور اپنے ننھیال راجستھان آ گئے۔ جہاں انہوں نے اپنی طاقت کے بل بوتے پر دو ریاستیں (جھنجھنوں اور فتح پور) قائم کیں۔ جن پر ان کا خاندان پُشت در پُشت ۱۷۰۸ء تک حکومت کرتا رہا۔ پھر ہندو راجوں سے جنگ کے وقت یہ دونوں ریاستیں اِس خاندان سے جاتی رہیں۔ اور افرادِ خاندان دورِ انگلشیہ میں ضلع حصار کے علاقہ "جھونپرہ" میں آ کر آباد ہوئے جہاں ابتداء میں انہوں نے پانچ گاؤں خرید کئے۔ اور بعدازاں وقتاً فوقتاً مختلف مواضعات اور مزید اراضی خرید کر کے اِس میں اضافہ کرتے رہے۔ جھونپرہ میں آباد ہونے والے اِس خاندان کے سربراہ کا نام نواب بلند خاں تھا۔

قیامِ پاکستان کے بعد اس خاندان کے بیشتر افراد کہروڑ پکا میں آباد ہوئے۔ جبکہ کچھ افراد سندھ اور پنجاب کے مختلف اضلاع میں آباد ہیں۔ جہاں وہ اپنے علاقوں کے ممتاز افراد میں شمار ہوتے ہیں۔ کہروڑ پکا میں آباد افراد کا مختصر شجرہ یہاں دیا گیا ہے جن میں اکثر افراد امتیازی حیثیت کے حامل ہیں۔ نواب علیم الدین خاں اس خاندان کے سربرآوردہ بزرگ تھے۔ وہ آنریری مجسٹریٹ کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے رہے۔ اس خاندان کے موجودہ افراد میں نواب اقبال علی خاں کہروڑ پکا کے عوامی

عله الله عله تجھے عله مجھے

اور سماجی و سیاسی راہنما ہیں۔ ان کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے ہے اور پارٹی کی موجودہ قیادت میں ان کا احترام پایا جاتا ہے۔ تحریکِ بحالی جمہوریت کے سلسلہ

مختصر شجرہ نسب حسبِ ذیل ہے

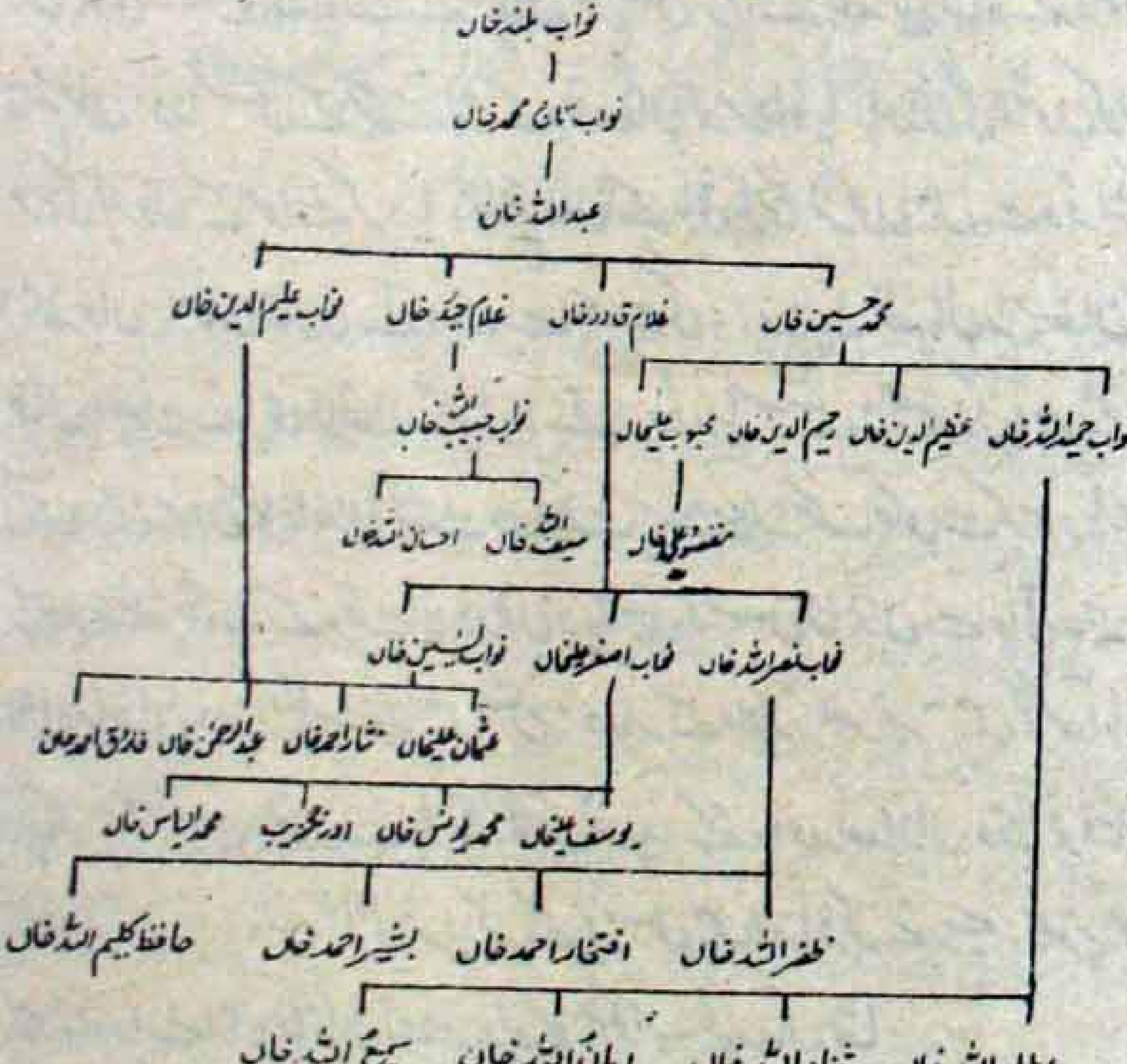

یں قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کر چکے ہیں۔ نواب نصر اللہ مرحوم کے صاحبزادوں میں نواب ظفر اللہ کہروڑپکا کے شہری حلقوں میں عقیدت و احترام سے دیکھے جاتے ہیں ان کا سیاسی لحاظ سے جماعت اسلامی سے تعلق ہے۔ اور وہ کہروڑپکا کے امیر ہیں۔ غریبوں سے ہمدردی اور بے آسرا لوگوں کی چارہ جوئی اُن کا شعار ہے۔ دینداری اور ایثار و ہمدردی میں اُن کی حیثیت مسلمہ ہے۔ تحریک نظامِ مصطفےٰ میں امیر بھی رہے ہیں اور حق گوئی کے جرم میں خاصی دشواریوں سے ان کا سامنا ہوتا ہے تاہم متوکل علی اللہ ہونے کے باعث ان مصیبتوں اور تکالیف کو خاطر میں نہیں لاتے

marfat.com

دوسرے صاحبزادے نواب افتخار احمد خاں صالحیت ، زہد اور اتقا کا عملی نمونہ ہیں اور تبلیغی جماعت کے مقامی سرکردہ راہنماؤں میں اُن کا شمار ہوتا ہے۔ اسی طرح نواب کلیم اللہ جید حافظ قرآن اور جوانی میں ہی نیکی کا نشان ہیں۔ ان کا تعلق بھی تبلیغی جماعت کے بزرگوں سے ہے۔ نواب بشیر احمد خاں کہروڑ پکا کے ممتاز سماجی راہنما ہیں۔ مظلوم لوگوں کی دادرسی کرانا اِن کا مشن ہے۔ ۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۳ء تک بلدیہ کہروڑ پکا کے کونسلر اور مارکیٹ کمیٹی کہروڑ پکا کے ممبر بھی رہے ہیں اپنی صلح کن اور اصلاحی شخصیت کی وجہ سے خاصے مقبول اور معروف ہیں۔

نواب حمید اللہ خاں مرحوم کا شمار کہروڑ پکا کے انتہائی نیک نفس۔ متقی اور گوشہ نشین بزرگوں میں ہوتا تھا۔ اُن کے دو صاحبزادے نواب عطاء اللہ خاں اور نواب ثناء اللہ خاں مرحومین جوانی میں ہی داغِ مفارقت دے گئے ہیں یہ دونوں کہروڑ پکا کے اُدبی اور سماجی افق کے درخشندہ ستارے تھے۔ جن کی بے وقت موت نے کئی حلقوں کو بے سہارا کیا۔

تیسرے صاحبزادے نواب امان اللہ خاں کہروڑ پکا کے نوجوان سیاسی راہنما کونسل کے ہردلعزیز لیڈر اور غرباء کے غمخوار سماجی راہبر ہیں۔ ضلع کونسل ملتان کے معزز رکن ہیں۔ اور غریب پروری کی وجہ سے عوامی حلقوں میں قبولِ عام کے حامل ہیں۔ جبکہ اُن کے چھوٹے صاحبزادے حاجی سمیع اللہ خاں اپنے بھائی نواب امان اللہ خاں کی سیاسی اور سماجی سرگرمیوں میں معاونت کے ساتھ ساتھ زمیندارہ اُمور کی نگرانی بھی کرتے ہیں۔

marfat.com

خان محمد صدیق خاں کانجو ایم اے ایل ای

(وفاقی پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک و زراعت)

خان محمد صدیق خاں کانجو رئیس اعظم علی پور کانجو کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ علاقہ کی ممتاز سماجی شخصیت اور مسلم لیگ کے سرگرم رکن حاجی محمد امین خاں کانجو کے اکلوتے لڑکے ہیں حاجی محمد امین خاں کانجو مرحوم کی فراخدلی، قومی جذبہ خدمت اور فلاح عامہ کے کاموں کے لئے ان کی خدمات علاقہ کے ہر فرد کی زبان پر ہیں۔ آپ کے والد حاجی محمد امین خاں کانجو ۱۹۵۱ء میں مسلم لیگ کے ٹکٹ پر ایم ایل اے ممبر قانون ساز اسمبلی ، منتخب ہوئے۔ خان محمد صدیق خاں کانجو نے لاہور سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد علاقہ کے سماجی کاموں میں باقاعدہ حصہ لینا شروع کیا۔ ۱۹۷۷ء کے عام انتخابات میں آپ نے صوبائی اسمبلی کا انتخاب لڑا۔ فروری ۱۹۸۵ء کے عام انتخابات میں حلقہ نمبر ۱۰۸ سے قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ بعد ازاں آپ کو پنجاب مسلم لیگ کا وہپ مقرر کیا گیا۔ ۱۹۸۵ء کے اواخر میں آپ کا نام پاکستان کے ، وفاقی پارلیمانی سیکرٹریوں میں شامل کیا گیا اور آپ کو محکمہ خوراک و زراعت تفویض ہوا۔ علاقہ کی تعمیر و ترقی کے لئے وزراء کرام اور حکومتی اداروں کے دیگر اہم افسران کی حالیہ چند برسوں میں کہروڑ پکا آمد آپ کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کو صد سالہ تقریبات گورنمنٹ ہائی سکول کہروڑ پکا میں آپ نے خوش آمدید کہا۔ اور سپاسنامہ بھی آپ نے پیش کیا۔ نیز ۱۹۸۶ء کے آغاز میں حکومت پاکستان کی ہدایت پر ملک بھر میں مسلم لیگ کی تنظیم نو کی گئی۔ تو آپ کو تحصیل لودھراں سے مسلم لیگ کا آرگنائزر مقرر کیا گیا۔ آپ نے دفتر مسلم لیگ سٹی کہروڑ پکا اپنی کوٹھی نزد بلدیہ کمیٹی قائم کیا۔ ممبران سازی و عہدیداران کا تقرر بھی آپ کی زیر نگرانی عمل میں لایا گیا ہے۔ علاوہ ازیں مسلم لیگ کے مقامی بے شمار پرائمری دفاتر بھی آپ کی ذاتی دلچسپی اور کوششوں سے قائم ہوئے ہیں۔

marfat.com

جناب خورشید احمد خاں کانجو

امیر جماعت اسلامی ضلع ملتان

کہروڑ پکا کے ممتاز مذہبی، سماجی اور سیاسی رہنما خورشید احمد خاں کانجو ۱۹۴۵ء میں بمقام موضع علی پور کانجو کہروڑ پکا میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۶۰ء میں گورنمنٹ ہائی سکول کہروڑ پکا سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ طلبہ یونین کے صدر بھی رہے ۱۹۶۲ء میں ملتان سے ایف ایس سی کیا۔ ۱۹۶۴ء میں اسلامیہ کالج ولایت حسین ملتان سے گریجویشن کی۔ پھر لاء کالج لاہور سے ۱۹۶۶ء میں قانون کی ڈگری لی۔

لاء کالج لاہور میں تعلیم کے دوران آپکا سیاسی شعور خوب پروان چڑھا۔ آپکو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ لاہور میں مبلغ اسلام اور بانی جماعت اسلامی مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ کے قریبی ہمسایہ تھے چنانچہ ملاقات کا سلسلہ شروع ہوا۔ مولانا کی دلآویز گفتگو آپ پر اثر انداز ہوئی۔ نیز مولانا مودودی کی شخصیت اور فکر، علمی و مذہبی بصیرت کا حقیقی تعارف اور اندازہ آپکی تالیفات و تصانیف کے بغور مطالعہ کے بعد ہوا چنانچہ ۱۹۷۵ء میں خورشید احمد خاں کانجو محض ایک کارکن کی حیثیت سے جماعت اسلامی میں شامل ہوئے۔ بنک میں قرضہ کی ادائیگی کے سبب رکن نہ بن سکے۔ ۱۹۷۷ء کے عام انتخابات میں قومی اتحاد کی طرف سے قومی اسمبلی کی نشست پر انتخاب لڑا۔ ۱۹۷۸ء میں جماعت اسلامی کے باضابطہ رکن بنے۔ ۱۹۸۰ء میں صوبائی اسمبلی پنجاب کسان بورڈ کی نمائندگی کے لئے رکن نامزد ہوئے بعد ازاں وفاقی مجلس شوریٰ پاکستان کے رکن بنے۔ اس دوران علاقہ کی تعمیر و ترقی اور غریب عوام کی فلاح و بہبود کے ساتھ ساتھ قانون کی بالادستی اور اسے اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے مجلس شوریٰ نے قانونِ شفع، قانونِ شہادت، قصاص دیت، قاضی عدالت کا قیام،

marfat.com

اور محتسب اعلیٰ وغیرہ کی سفارشات حکومت کو پیش کیں۔

وفاقی مجلس شوریٰ پاکستان کے جملہ اراکین میں باہمی اخوت اور بھائی چارے کی فضا قائم رکھنے کے لئے جو ٹیم خورشید محمد نے اپنے احباب کے ساتھ مل کر مثبت انداز میں کام کیا مختلف مکاتب کو ایک لڑی میں پرو کر۔

جس سے وفاقی مجلس شوریٰ پاکستان کی مجموعی طور پر کارکردگی بہتر سے بہتر ہوتی گئی۔ نومبر ۱۹۸۶ء میں آپ کو تحریک اسلامی ضلع ملتان کا امیر مقرر کیا گیا۔ ۱۹۷۷-۷۸ء سے ہی کسان بورڈ پاکستان کے نائب صدر بھی ہیں۔ آپ کے والد محترم جناب شاہ محمد خان کانجو مرحوم علاقہ کے نہایت ہر دلعزیز اور غریب دوست انسان تھے۔

بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً (حدیث)

بشارتِ تبلیغ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ اپنے اُس بندہ کو سرسبز و شاداب رکھے جو میری بات سُنے، پھر اسے یاد کرلے اور محفوظ رکھے اور دوسروں تک اسے پہنچائے۔ پس بہت سے لوگ فقہ (یعنی علم دین) کے حامل ہوتے ہیں مگر خود فقیہ نہیں ہوتے۔ اور بہت سے علم دین کے حامل اس کو ایسے بندوں تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہوں۔

(جامع ترمذی، سنن ابی داؤد۔ معارف الحدیث)

marfat.com

قاری محمد نور الحق قریشی (ایم اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ)

قاری نور الحق قریشی ماہ نومبر ۱۹۳۴ء میں کہروڑ پکا میں پیدا ہوئے
بچپن میں پہلے قرآن حفظ کیا۔ پھر تفسیر علامہ مولانا دوست محمد قریشی سے
پڑھی۔ ۱۹۵۳ء میں میٹرک ۱۹۵۶ء میں الف اے کا امتحان پاس کیا۔ مڈل
اور الف اے کے امتحانات میں وظیفہ بھی حاصل کیا۔ ۱۹۶۰ء میں گورنمنٹ
کالج لاہور سے ایم اے سیاسیات کیا۔ چار سال تک لاہور میں اسلامیہ
کالج کے لیکچرار رہے۔ ۱۹۶۴ء میں ایل ایل بی کا امتحان لاء کالج لاہور سے پاس کیا۔ لاہور میں اپنے قیام
کے دوران شیعہ سنی اتحاد کی کئی تقاریب میں شرکت کرتے رہے۔ دوران تعلیم مجلس احرار کے مشہور رہنما قاضی
احسان احمد شجاع آبادی کے گھر شادی ہو گئی۔ جون ۱۹۶۷ء میں جمعیت علمائے اسلام میں مولانا مفتی محمود کی فرمائش پر شامل
ہوئے۔ ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں کئی بار بھٹو حکومت کی تشدد کی بھینٹ چڑھے۔ کہروڑ پکا میں پہلی گرفتاری دینے
والوں میں خورشید احمد خاں کانجو۔ نواب ظفر اللہ کے ساتھ آپ بھی شامل تھے۔ آپ کو باون (۵۲) دن تک
بہاول پور جیل میں بند رکھا گیا۔ اس سے قبل ۲۵ اگست ۱۹۷۳ء میں بھی متحدہ محاذ کی طرف سے چلائی گئی
تحریک بحالی جمہوریت کے لئے جمعیت علمائے اسلام کی طرف سے قاری نور الحق قریشی۔ نیشنل عوامی
پارٹی کے سید قسور گردیزی۔ مسلم لیگ سے مولوی عرفان احمد انصاری۔ پی ڈی پی کی طرف سے خواجہ
عبد الغفور مرحوم۔ خاکسار تحریک سے خان محمد اشرف خاں اور جمعیت علمائے پاکستان سے سید دبیر علی
شاہ نے ملتان میں پہلے دن اکٹھے گرفتاری پیش کی۔ ۱۹۷۵ء میں ڈپٹی کمشنر ملتان نے شیعہ سنی مصالحت
کی مرکزی امن کمیٹی کا آپ کو رکن نامزد کیا۔ آپ قومی اتحاد پنجاب پارلیمانی بورڈ اور مرکزی کونسل
کے بھی رکن رہے۔ ملتان میں وکالت کے پیشہ سے منسلک ہیں۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے
گزشتہ انتخابات میں صدر منتخب ہوئے۔ علاوہ ازیں سرائیکی صوبہ محاذ کے کنوینر۔ ہفت روزہ "اذان" کے
سابق ایڈیٹر بلند پایہ خطیب اور مستند کتب کے مصنف بھی ہیں جمعیت علمائے اسلام پنجاب کے ناظم اعلیٰ ہیں۔

marfat.com

نواب امان اللہ خان

(رکن ضلع کونسل ملتان)

نواب امان اللہ خان کا تعلق راجستھان (انڈیا)

سے ہجرت کر کے پاکستان آنے والے ممتاز حکمران خاندان

" راجپوت قائم خانی " سے ہے۔ آپ کے والد نواب

حمید اللہ خاں مرحوم کی شخصیت اور خوبیوں کا ہر شخص

معترف تھا۔ اور یہ امر حقیقت پر مبنی ہے کہ نواب مرحوم تمام تر وسائل کی موجودگی کے باوجود قرون اولیٰ کے سادہ اور نیک مسلمانوں کی عملی تصویر تھے۔ نواب امان اللہ نے لاہور سے تعلیم مکمل کی۔ ان کے دو بڑے بھائیوں نواب عطا اللہ خاں اور نواب ثنا اللہ خاں کی شرافت خلوص۔ پیار اور نیک عادات کہروڑ پکا کے کس شہری کو یاد نہیں۔ ہر شخص کو ان سے پیار تھا مگر ان دونوں اصحاب سے زندگی نے وفا نہ کی اور وہ لقمۂ اجل بن گئے مرحومین کی وفات کے بعد پورے خاندان کا انحصار نواب امان اللہ کی شخصیت پر مرکوز ہو کر رہ گیا۔ لیکن اس نوجوان نے نہ صرف خاندان کے مسائل کو بخوبی سلجھایا بلکہ شہر بھر کی قیادت منفرد انداز میں سنبھالی۔ گزشتہ انتخابات میں انہوں نے ایک ایسے حلقے سے انتخاب جیتا۔ جہاں پر پہلے ہی با اثر لوگ مسلط تھے۔ تاہم آپ ضلع کونسل کے رکن منتخب ہو گئے۔ گو کہ نواب امان اللہ کا تعلق ضلع کونسل میں حزب اختلاف سے ہے تاہم وہ علاقہ کے مسائل کے حل کے لئے حتی المقدور کوشاں ہیں۔ کہروڑ پکا میں ہر سال ثنا اللہ میموریل کرکٹ ٹورنامنٹ آپ کے بھائی کی یاد میں منعقد ہوتا ہے۔

marfat.com

ملک شاہ محمد جوئیہ

(ممبر پنجاب اسمبلی)

ملک شاہ محمد خاں کہروڑ پکا کے جوئیہ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ گزشتہ برس عام قومی انتخابات میں حلقہ نمبر ۲۰۷ کہروڑ پکا سے صوبائی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔ علاقہ کہروڑ پکا کی تعمیر و ترقی کے لئے کارہائے نمایاں انجام دے رہے ہیں۔ کہروڑ پکا کے نواحی موضع بیلہ واگھہ میں وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر نواز شریف آپ کی دعوت پر ایک سڑک کی رسم افتتاح ادا کرنے کے لئے تشریف لائے۔ ملک شاہ محمد جوئیہ ایم پی اے سردار ملک محمد نواز خاں جوئیہ مرحوم رئیس اعظم کہروڑ پکا کے فرزند ہیں۔ جن کی معاملہ فہمی، تدبر اور دور اندیشی کا یہ حال تھا کہ بڑے بڑے سیاست دان ان کی اصابت رائے کے معترف تھے

marfat.com

حضرت استاذ محترم مرحوم مغفور نے بروقت اس خطرہ کو محسوس کیا۔ اللہ کر ہمت باندھ کر نہ صرف ایک اسلامی قبرستان کو عیسائیوں کی دستبرد سے بچایا۔ بلکہ اس کے متصل ہی ایک مسجد شریف اور تبلیغی ادارہ کی بنیاد رکھی اور اس طرح سے عامۃ المسلمین کو ہر قدم پر [illegible] کرنے میں کامیابی حاصل کی مرحوم [illegible] سپرد خاک کیا گیا ہے اور اسلامیان [illegible] مبارک مشن کو پایۂ تکمیل تک پہونچا دیں۔

مرحوم نے [illegible] کنبہ چھوڑا ہے۔ محترم حکیم خورشید احمد صاحب کے کاندھوں پر [illegible] بہت بڑا بوجھ آن پڑا ہے اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ اور جمیع متعلقین و متوسلین کو صبر جمیل کی توفیق بخشیں۔ آمین۔

ذاتِ باری تعالیٰ حضرت استاذِ محترم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور معتقدین و متوسلین کو آپ کے عظیم الشان مشن کو جاری رکھنے کی توفیق بخشیں۔

شریکِ غم:-

محمد یوسف رشید چغتائی مدینہ:

marfat.com

حکمت وطب کے متعلق آپ کے بارے میں کچھ لکھنا تحصیل حاصل ہے برصغیر پاک و ہند کی طبی دنیا آپ کی مسلمہ قابلیت کی مداح اور معترف ہے اور ملک بھر میں پھیلے ہوئے بے شمار شاگردوں کی کھیپ اس کا زندہ ثبوت۔ راقم الحروف کی نظر میں "طب اسلامی" کو اس حادثہ جانکاہ سے جو نقصان پہنچا ہے اس کی تلافی بظاہر بہت مشکل نظر آتی ہے ؎

قرن ہا باید کہ تا یک مرد حق پیدا شود
بو علیؒ اندر خراسان یا اویسؒ اندر قرن

آپ کا دربار ہر خاص و عام کے لئے کھلا ہوا تھا اور ہر کسی کو مئے باندازۂ جام ملتی تھی۔ آپ کی وفات پر جہاں بہاول پور کا ایک گمنام مزدور آنسو بہا رہا تھا۔

کچھ عرصہ سے آپ نے خطبہ جمعہ میں تفسیر قرآن کا سلسلہ جاری کیا ہوا تھا جس سے مستفیض ہونے کے لئے دور دور سے لوگ ان کے محلہ کی مسجد میں آ کر شامل ہوتے تھے۔ آخر عمر میں سب سے اہم خدمت جو اللہ تعالیٰ نے آپ سے لی۔ وہ تبلیغ عیسائیت کے مقابل "محاذ" ہے۔

marfat.com

بہاولپور سے ایک نعمت عظمیٰ چھن گئی

کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ

استاذ الحکماء افسر الاطباء ابو العرفان الحاج حکیم عبدالرشید صاحب مرحوم مغفور کے نام نامی واسم گرامی سے کون ناواقف ہے۔ استاذ مرحوم کی ذات ستودہ صفات کا تعارف اگر مقصود ہو تو یہ کہنے میں باک نہ ہوگا کہ آپ دینی علوم کے بحر ذخار تھے۔ اور اسی میدان میں آپ کی تصانیف و تالیف آپ کی علمی قابلیت کی منہ بولتی تصویر ہیں۔ "حقیقت اسلام" لاہور جیسے مؤقر علمی جریدہ کی نیونگ باڈی نے اعزازی مدیر کی حیثیت سے آپ سے مستفیض ہونا اپنے لئے باعث فخر سمجھا اور یہ سلسلہ تا دم آخر قائم رہا انجمن سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہاولپور کے کارکنان کی نظر انتخاب منصب صدارت کے لئے علم و معرفت کے اس دُرّ بے بہا کے علاوہ اور کسی پر نہ ٹِک سکی۔ تصوف پر آپ کو جو عبور حاصل تھا۔ اس کا حال کسی صوفی سے پوچھئے

ع آنکھوں والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

راولپنڈی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۲۴/ شعبان المعظم ۱۴۰۵ھ

۱۵ مئی ۱۹۸۵ء

محترم! حافظ محمد یوسف صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ

میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے ملک کے وزیر اعظم کا عہدہ سنبھالنے پر مجھے مبارکباد کا پیغام بھیجا۔ مجھے اپنے فرائض کی انجام دہی اور اپنی ذمہ داریوں کی تکمیل میں کامیابی کیلئے اپنے تمام ہم وطنوں کی حمایت اور دعاؤں کی ضرورت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہر قدم پر ہماری رہنمائی فرمائے۔

آپ کا مخلص

محمد خان

(محمد خان جونیجو)

الحاج حکیم حافظ محمد یوسف چغتائی رشید
مدیر ماہنامہ "الشفاء" کہروڑ پکا۔ لودھراں

marfat.com

مثالاں

آیا ماماں بگڑاں ان پانڑیں سگڑاں ۔ اُریں طمع تائیں ٻناں لنگھ تہ ڳالھ ݙوݙیں ۔ اگوں بھاپچھوں کندھ انڈھا ونجے کیرھے پندھ ۔ انڈھی تے انڈھا رلیا ہکو جھگا ٻلیا ۔ انڈھی ما پُتریں دا موںہہ نہ ݙیکھے ۔ اگیں چکڑ تے رہندا بھیتریں دی مُتربا ۔ انڈھا دوزخی تے ݙورا بہشتی ۔ اُٹھ دا نازتے کچا وا نوٹے ۔ اُٹھ وݙا بھیا تے منترنڑ نہ سکھیا ۔ انڈھی پیہنڑ والی کُتی لکنڑ والی ۔ اُتو چکھی مکھی تے ݙبج بڑ بڑ دُکھی ۔ اک نہ لہندی تے کرناں سنگھدی ۔ اکھ جُڑی نہیں تے ناں چراغ شاہ ۔ آپ ݙوم تے نوکر بلوچ ۔ آپ بُڈ دی ویندی ہئی تے نہنگ بنڑیندی ویندی ہئی ۔ آپڑیں عزت اپڑیں ہتھ ئے ۔ اُتے زال دے سکے ٹھڑک من ہکی ۔ اُتے مرد دے سکے ݙوھوس پچھو تیں دِھکے ۔ ایھو حال جمال داتہ اللہ ٻیلی مال دا ۔ اُرسی کرسی کندھ اُیرے تیں ٹرسی ۔ بدل کالا تہ نت سیالا ۔ بھیڈ دا بھقد وراٹکہ لہے پورا ۔ بھترییے تریجے ٻلی کوں خواب چھچھڑیں دے ۔ بال پچی دِن جہ کھٹی دِن ۔ پانہ پڑھی تے اگیں پھاہے تیں چڑھی پیٹ گڑ کے کھانڑیں

marfat.com

کوں تے پھدنڑ لئے وہانڑیں کوں ہتھ سر او تائیں باری ہے
جہ تائیں ٹر نہیں گیا۔ پھپھڑ نہ گوشت تے دشمن نہ دوست
پولی دی ڈرک پند لیے تائیں۔ پیٹ نہ پیاں روٹیاں تے سبھے
گالھیں کھوٹیاں۔ پتر منگنڑ گئی ہتھوں پیئے کھسوا آلی۔
پانڑیں دے ہوندیں تیمم روا نہیں۔ پانڑیں ہمیشاں جھک
دو ونہدے۔ تاڑی ڈو ہتھ وجدی ہے۔ ہک ہتھ نہیں وجدی
توکل دے بیڑے پار ہن۔ نر مرداں پر مرداں۔ ہیٹھ مرداں جھر
مرداں۔ جھکے ڈے اگوہر کوئی جھکے۔ جتھاں نزالاں چار اُتھاں
دھوں اندہار۔ جتھاں نزالاں پنج اتھاں جھیڑا سنویں سنجھ۔
جتھاں نزالاں ست اتھاں جھیڑا ہٹو ڑٹ۔ جیندی نیت
کھوٹی او رنج نہ کھوسی روٹی۔ جہیں نیت تہیں مراد۔ جیرھا
کجہ کولۓ رہیندے او ہو کجہ چھیندے۔ جے کتا اہاں گا بےل
و ناون ہا تہ ڈاندیں دی بات کوئی نہ پچھے ہا۔ جٹ ودھے
راہ بدھے کراڑ ودھے جٹ بدھے۔ چٹی ڈاڑھی تے
ناں دلبر۔ چٹے کپڑے تے سلامیں دی چٹی۔ چٹی پئی مہر تیں
مہر رکھی شہر تیں شہر وی پیا قہر تیں۔ چور رہے آپ زور رہے۔
چلھہ تیں سو دل تیں۔ جیھوں دور دلوں دُور۔ چوہا آپ نہ
ماوے کھڈ تے پوچھڑ بدھے پچھ۔ حلال حلال ئے حرام
حرام ئے۔ حق حق ئے نہ حق نہ حق ئے۔ حکم نشانیں بہشت
دی جو منگے سو لہبے۔ خدمت نال عظمت ئے۔ خدا غریب نواز ئے
دل وںج ہووی ہیج تہ گلی تیں کھڑا ہنج۔ درزی جیہ چاوڑاں

marfat.com

سوئی آتیں مقراض ۔ ڈرتیں بیر نہیں تے ناں باغ شاہ ۔ دانڑاں ناں ہاں تے لغام نہ ہاں ناں ۔ دھیریں منگیاں کہیں نہیں تے لدھیاں ہر کہیں تن ۔ ذرہ کہیں الایا نہ سگھر بار ہا آیا ۔ ذات دی کمیں تے پوتری خواج خضر دی ۔ ڈوہیں گھر وہاں جیئویں بھانوی تینویں گاں ۔ ڈٹھن تہ منٹھن ۔ رکیباں منج دیاں وڈایاں منج دیاں ۔ رب دے ناں دی ٹکی ادھی سڑی ادھی سکی ۔ رٹھے دا بھالگاں گڑ کنوں وی مٹھے ۔ رسہ ہمیشاں ہنیٹریں جاہ کنوں تر ٹدے ۔ زال بگی سیاپے گھر آدے تے جاپے ۔ زیارت بزرگاں کفارت گناہاں ۔ زالیں دے کھٹیں جے کداہاں کھو پانڑیں ڈیون ہا تہ مردیں دی بات کوئی نہ پچھے ہا ۔ زور کھولامار کھاونڑ دی نشانیں ۔ زور دے اگوں زاری اے ۔ سیخ سیخ تے تے کوڑ کوڑے تے کوڑ دے موہنہ وچ دھوڑے ۔ سرونجے نے عادت نہ ونجے ۔ سیر پچیندیں تر ٹے پا کھٹے اجڑ گئیں دے گھر ڈٹھے کہ مٹھے ۔ سوڑ ڈیکھ کے پیر درگھریندن ۔ شرم نال شرم اے ۔ صحت وڈی نعمت اے ۔ ظلم دی پار تلی ترے علم دی ہر کہیں کوں حاجت اے ۔ غریب دی ما شالا نہ ویاوے جے کداہاں ویاوے تہ کھڑیں تڑیں دیاوے ۔ غریب دا کوئی بانہہ بیلی نہیں ۔ قبر جوئیں بج گئے تے مردہ بئی مان ۔ قرض مرض اے ۔ فقیتی بچہ کوئی نہ سچا جیرھا سچا اوھو وی کچا ۔ کبت وچ کولے تے مغز فوجداری دا ۔ کنیں وٹے تے بانہیں پوبٹے ۔ گگر نہ مال دھی نہ پال ۔ کندھوں پار تہ دھر قندھار ۔ کیٹرے دی

marfat.com

گُتی تے ٹکہ گھلوئی۔ کاں گنڈ روندے تے کلوہیں رہیہ ویندی ئے کلہا ونڑدی کا نلھے۔ کلہا نہ کھلدا سونڑہاں تگدے نہ روندا سوہانڑاں بگدے۔ کلہا سو بھلا۔ کویلی کوں ترکلے دا ڈنبھ دی بھوں ئے۔ گھر دانڑاں نہیں تے اماں پینہنڑ گئی ئے۔ گھر کوٹھا ماں اوٹھا پتر جیٹھا۔ گھر چھپری مال بکری پُتر اوہو جیرھا جو پکیری۔ گنوئیں منجھیں کہاں میلا او چرن جھنگ اے چرن بیلا۔ لوٹے وِچ دانڑیں تے کدنڑ لگے کوٹانڑیں۔ لٹی لٹی ہتھوں ڈانڑی وی ونجئی۔ لیکھا نہ کر نال شہاں دے متاں کجھ ڈیوڑاں آوی۔ لیلا دھاریا اُن کوں ہتھوں چرے کیاہ۔ مامڑی تے پیو تندولا تے پُتر کیسر دی پاڑ۔ ماموئی گندیں دے بارنال تے پُتر پاٹے خان۔ لنگ بھناں کم کرنیدتے دل بھناں کم نہیں کرنیدا۔ میت جڑی نہیں تے اندھے اگیں آ بیٹھن۔ ملاں موا تے محابا چکا۔ مردہ نہ بولے تہ نہ بولے۔ جے کداہاں بولے تہ کفن پاڑے۔ مینہ وسے چیتریں ان نہ ماوے کیھتریں۔ مینہ کوں بدنڑ مینڑ ھے۔ مونہہ تیں ودھرتے کھیدنڑ دی سدھر۔ نہ مار نہ کُٹ تے آندر چا گھٹ۔ نہ بچی نہ پکی تے نندر کرے ایھی۔ نہ سس نہ ننانڑ تے ویڑھے بھرے بہانڑ۔ نہ نک نہ ناساں تے آدھی وِچ بھساں۔ نیک نیت تے سبھ جمعیت۔ نیت صاف تے مراداں حاصل۔ ناں وڈا تے دیہہ سنج۔ نہ گنڈھ نہ پلے تے ہار گھناں کہ چھلے۔ نتوئیں دے

marfat.com

نوں ڈہاڑے ۔ ننانڑ سنیں پانڑ ۔ وڈے دوکان تے بھکے پکوان ۔ ہتی تیں بہنڑ کوئی نہ ڈیوے تے میڈا وی اُڑدا تونیں ۔ ہک شرم بوڑے ہک شرم تارے ۔ ہک ہک نے تے دو یار ناں ٹن ۔ تہر کوئی بخت دا سلامیں نے جوان دا سلامیں کوئی نہیں

فلاح دارین

دنیا د آخرت میں عافیت کی دعا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ فرمایا : کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اللہ سے یقین اور معافات کی دعا کرو کیونکہ یقین کے بعد عافیت سے زیادہ بہتر کوئی چیز نہیں جو کسی کو عطا ہو ۔ اس میں آپ نے دنیا و آخرت کی عافیت جمع فرمادی ہے ۔ اور امر واقعہ بھی یہی ہے کہ دارین میں بندے کے حالات یقین اور عافیت کے بغیر اصلاح پذیر نہیں ہو سکتے ۔ چنانچہ یقین سے آخرت کی سزائیں دور رہتی ہیں اور عافیت سے قلب و بدن امراض سے نجات پاتا ہے ۔ پس جب عافیت اور صحت کی یہ شان ہے تو ہم ان امور میں نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ طیبہ بیان کریں گے ، جو انہیں پڑھے گا وہ محسوس کرے گا کہ آپ صلعم کی سنت طیبہ علی الاطلاق سب سے کامل طریقِ زندگی ہے جس سے ہر دو یعنی بدن و قلب اور دنیا و آخرت کی زندگی کی صحت و نعمت حاصل کی جا سکتی ہے ۔ (زاد المعاد)

marfat.com

بریگیڈیئر سید علی شاہ رضوی رحمۃ اللہ علیہ مرحوم

بریگیڈیئر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آخری لمحات

بریگیڈیئر صاحب کی طبیعت کچھ عرصے سے ناساز تھی لاہور مقیم تھے اپنے ایک قریبی عزیز کی رخصتی پر بہاولپور تشریف لائے۔

ایک روز اپنے لخت جگر ناصر صاحب اور اقبال صاحب کو بلا کر کہا کہ میرے جگر گوشہ بچو آپ ہماری عالم برزخ کو تیاری ہے اپنی ہمسایہ مسجد اور خانقاہ حضرت زندہ پیر رحمۃ اللہ علیہ جو ایک ہی جگہ واقع ہیں نشاندہی کی کہ ہماری آرام گاہ اس مخصوص جگہ پر بنائی جائے جو کہ اپنے عزیزوں کو بتا چکے تھے حسب حکم عمل کیا گیا حالانکہ آپ کی طبیعت میں موت کے کوئی آثار نہیں تھے۔ خود جا کر اپنی کوٹھی ریلوے سٹیشن بہاولپور والی کوٹھی میں چیک کیا۔ پھر ملتان طبیعت چیک کرانے کے لئے چلے گئے۔ راستہ میں اپنے قریبی دوست سید ناصر علی شاہ کے سسر سید سردار شاہ صاحب۔ رئیس اعظم لودھراں سے ملاقات کی۔ اور ملاقات کے بعد اپنی طبیعت چیک کرانے کے لئے ملتان تشریف لے گئے اس اثناء میں کچھ روز پہلے اپنے صاحبزادوں کو کہا کہ مجھے اپنے عزیزوں اور زندہ پیر رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں بلانے کے لئے آئے ہیں۔ سید ناصر علی شاہ نے کہا کہ ابا حضور آپ کو وہ دعا کرنے کے لئے آئے ہوں گے۔ دوسرے روز تمام

وصیتیں تحریر کر کے اپنے خصوصی بکس میں رکھ دیں۔ ملتان میں مغرب کے
وقت ۲۷ راپریل کو جناب ڈاکٹر حیات ظفر صاحب نے چیک کیا۔ اور دوائی دی
صبح ناصر صاحب نے کہا کہ حضور جناب کی طبیعت کیسی ہے فرمایا کہ آج بہت
ہی بہترین نیند کی ہے۔ تھوڑی دیر بعد ناشتہ طلب کیا۔ ناشتہ سے فارغ ہو
ہی خود اپنے ہاتھ پاؤں سیدھے کرتے۔ کلمہ طیبہ اور درود سلام کا ورد کرتے
ہوئے چند لمحوں کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ بہاولپور سے
روانگی کے وقت تمام عزیز اقارب خصوصاً اپنے چچازاد بھائی سید محمد علی شاہ
صاحب نیشنل انسپکٹر پولیس کا شکریہ ادا کیا۔ اسی وقت ملتان سے کہروڑ پکا ٹیلیفون
پر اطلاع دی گئی تمام ڈیرہ سوگواروں سے پُر ہو گیا۔ جو بھی سنتا دھاڑیں مار کر
روتا کہ ایسی عظیم ہستی آپ کہروڑ کیا ضلع ملتان میں شاید پیدا ہو۔

خاندان شیخ عمر الدین عرف چوہدری

شیخ عمر الدین ان کے برادر سرسہ کے متمول خاندان سے
تعلق رکھتے ہیں۔ وطن سے ہجرت کرنے کے بعد کہروڑ پکا آئے
یہاں ان کے ایک عزیز محمد اسرائیل میونسپل کمیٹی کے چیئرمین
مقرر ہوئے۔ آپ کے چھوٹے بھائی شیخ عبدالرزاق بزاز ہیں
اور مسلسل میونسپلٹی کے ممبر آرہے ہیں۔ عبدالعزیز، شیخ عبدالمغنی
چھوٹے ہیں۔ چودھری عمر دین کا اثر و رسوخ علاقہ میں کافی ہے

marfat.com

چند نصیحتیں

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کے کرنے کا ہم کو حکم دیا ہے اور چند چیزوں سے ہم کو منع کیا ہے۔ ہم کو حکم کیا ہے :۔

(۱) مریض کی عیادت کرنے کا
(۲) جنازے کے ساتھ جانے کا
(۳) چھینکنے والے کے لئے یرحمک اللہ کہنے کا
(۴) قسم کے پورا کرنے کا
(۵) مظلوم کی مدد کرنے کا
(۶) سلام کو رواج دینے کا اور
(۷) دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے کا

اور ہم کو منع فرمایا ہے :۔

(۱) سونے کی انگوٹھی رکھنے سے
(۲) چاندی کے برتنوں کے استعمال سے
(۳) سرخ کپڑے پہننے اور زین پوش بنانے سے
(۴) اور قسی اور تافتہ اور دیبا اور حریر پہننے سے

(متفق علیہ)

دوست سے ملاقات

حضرت ابی رزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا میں تجھکو اس امر دین کی جڑ بتادوں کہ تو اس کے ذریعے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو حاصل کرسکے۔

marfat.com

مدیر الشفاء

ہم تین بھائی ہیں۔ بڑے کا نام گرامی اللہ بخش چغتائی ہے وہ ریاست بہاولپور میں سٹیپ آڈیٹر تھے تمام ڈویژن کی پڑتال کرتے تھے اکاؤنٹس کے محکمہ سے منسلک تھے۔ ون یونٹ کے بعد صوبہ سندھ کے صوبہ سرحد میں سب انسپکٹر تعینات ہوئے۔ پہلا حج بیت اللہ میں نے ان کے ہمراہ ادا کیا۔ ہمارے ساتھ مستورات بھی تھیں۔ ایک لڑکا ہے۔

ثانی محمد حسن چغتائی۔ مجلس احرار سے تمام زندگی وابستگی آپ اپنے بچوں کے ہمراہ مکہ مکرمہ مقیم ہیں۔ پاکستان بھی تشریف لاتے ہیں چار بچے ہیں۔

رحیم بخش اباجی فارسی کے زبان کے عالم تھے رنگین پارچات کا بیوپار کرتے تھے ابتدائی زندگی میں ملازمت بھی کی۔ ہر ضرورت مند کی ضرورت پوری کرتے۔ ہر عزیز کو سودا سلف لاکر دیتے۔ ۱۰۴ برس کی عمر میں اس فانی جہاں سے انتقال فرمایا۔ ہمارے نانے چغتائی خاندان میں سے تھے۔

نانا بھی رنگین کپڑے کا بیوپار کرتے تھے ولی الوقت تھے۔

مدیر الشفاء الحاج ابو العرفان کی افسر الاطباء الحاج حکیم عبدالرشید مجاہد ابوتراب حکیم عبدالحق امرتسری ایورویدک طبیہ کالج سے تلمیذ کیا۔ اور انجمن حمایت اسلام طبیہ کالج میں میرے ہمراہ امتحان کے ساتھی مرحوم مغفور

حکیم آفتاب احمد قرشی تھے ان کا رول نمبر ۱۹ تھا اور مدیر الشفا کا بیس
تھا۔ انجمن طبی جرائد کے جنرل سیکرٹری مغربی پاکستان۔ حکیم نیر واسطی کی جماعت
آل پاکستان طبی کانفرنس کے مجلس عمل کے رکن رہے۔ جن میں حکیم فیضی
شامل تھے پبلشیر لاہور حکیم شمس الحق مرحوم مغفور کے ہمراہ ہوتے۔ ۱۹۵۴ء
میں ایک طبی درسگاہ دارالطب طبیہ مدرسہ کے نام سے موسوم تھی اس کا اجراء
ہوا جو ۱۹۶۰ء تک جاری رہا ہے۔ اس درسگاہ سے جو کامیاب طبیب
فارغ ہوتے دو سالہ کورس کے بعد ان کو طبیب کی سند دی جاتی۔ رجسٹریشن
کے وقت ان اطباء کو رجسٹرڈ کر لیا گیا۔ قرآن مجید اپنے بزرگ حافظ محمد یار
رحمۃ اللہ علیہ سے حفظ کیا۔ ۱۹۶۵ء میں حج اپنے بڑے بھائی اللہ بخش صاحب
کے ہمراہ کیا جس میں ممانی اور بھاوجہ شامل تھیں یہ سفینہ حجاج میں ہوا۔
۱۹۷۱ء میں برادر بھائی محمد حسن اور اپنی بیگم کے ہمراہ کیا ۱۹۷۶ء میں حج وفد کے
ہمراہ کیا۔ اب ۱۹۸۶ء میں ایک دوست عزیز نواب الحاج محمد اسلم خاں ملزئی
رئیس میراں پور تحصیل میلسی کے ہمراہ کیا۔ تیرا آباد ڈیرہ رہے میرا پھیرا رہے۔
۱۹۷۲ء میں ماہنامہ الشفاء کا اجراء کیا ۳۰ برس مسجد کمیٹی والی میں خطابت
انجام دیتا ہوں۔ تھانہ مشاورتی کمیٹی کا جب اجراء ہوا اے سی لودھراں صدر
تھے اور بندہ جنرل سیکرٹری مصنف کنز الشفاء۔ علاج بالقرآن مسیحائی کتاب
اس وقت زکوٰۃ عشر کمیٹی کے ممبر کی حیثیت سے کام کرتا ہوں۔ حکومت

marfat.com

نے ہر تھانہ میں ایک مشاورتی کمیٹی قائم کی تھی جس کے جنرل سیکرٹری راقم
الحروف تھا اور سابق ڈپٹی کمشنر ملتان جناب طارق سلطان صاحب صدر تھے
۱۹۸۳ء صدر مملکت جنرل ضیاء الحق سے ملاقات کی ملاقات ملتان چھاؤنی
کی فوجی عمارت میں تھی ملاقات نہایت ہی خوشگوار ماحول میں ہوئی صدر
مملکت نے فرید الدین احمد کمشنر ملتان ڈویژن کو راقم الحروف کے متعلق
سفارش کی جب تک فرید الدین ملتان رہے پوری محبت سے ملتے رہے
اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیس برس سے مسجد کمیٹی والی میں خطیب کے فرائض
انجام دے رہا ہوں صرف چار مرتبہ حج بیت اللہ پر گئے ہیں جو ناغے ہیں
ورنہ کبھی ناغہ نہیں ہوا۔ اباجی ۱۹۵۲ء میں انتقال فرما گئے۔ لاہور
کارپوریشن کے مسٹر میاں شجاع الرحمان کے عزیز میری بہن بشریٰ کے
والد حکیم محمد عبدالرشید افسر الاطباء بہاول پور کے تلمیذ تھے۔
اور حکیم ابو تراب امرتسری کچھ عرصہ دار الطب طبیہ مدرسہ کے نام سے ۱۹۵۲ء
میں ایک درسگاہ قائم کی جس کا کورس دو سال کا تھا میٹرک پاس یا فاضل درس
عالم کو داخلہ ملتا تھا۔ دو سال سال تعلیم کی بعد طبیب کی سند دی جاتی تھی
رجسٹریشن کے وقت دار الطب کے بشمار اطباء جو سند حاصل کر چکے تھے
رجسٹرڈ ہو کر ملک کے کونے کونے میں مطب جاری کر کے مخلوق کی خدمت
میں کوشاں ہیں اللہ تعالیٰ نے بچیوں سے نوازا ہے بچے کمسنی ہو کر انتقال

marfat.com

کر گئے ہیں۔ آپ کیرا مطب چوک بخاری میں ہے۔ دمہ کا موثر علاج کرتا ہوں نیز دوسرے امراض کا بھی مطب سنہ ۱۹۴۲ء میں جاری ہے۔
میرے بزرگ میاں حکیم محمد حسین چغتائی بن رجب ؒ نے حکیم اجمل خاں رحؒ سے کسب فیض حاصل کیا تھا۔ واپسی پر مجھے ان کی رفاقت مل گئی ان کو کیمیا کا شوق تھا وہ بھی دیکھتا رہا وہ چاندی اکثر بناتے تھے ان کی وفات کے بعد ہمارے عزیزوں ان کے لڑکوں تے دس دس سیر چاندی بانٹی تھی جو میں ان سے نسخہ حاصل نہ کر سکا نہ وہ اپنے لڑکوں کو دے گئے۔
ہومیو پیتھی میں شاگردی ڈاکٹر چودہری رحمت اللہ نیز سیکرٹری ہلیتھ پنجاب کا سہ آئی اور ہومیوپیتھک میں ڈاکٹر جگت نرائن۔ یونانی میں حکیم عبدالرشید اور ابوتراب حکیم عبدالحق آیورویدک طبیہ کالج امرتسر کی۔
صحافت میں عطا محمد جبیش حاجی لق لق زمیندار لاہور شورش کاشمیری حکیم احسان الحق خان پرنسل اجمل طبیہ کالج میاں غلام دستگیر سجادہ نشین درگاہ اکرمیہ کہروڑ پکا ایڈیٹر اصلاح سہ روزہ بہاول پور محی الدین نشان علی احمد رفعت۔
صدمات: زاہدہ بی بی جواں سال موت عبدالروف کی وفات نے مجھ پر غم کا گہرا اثر چھوڑا زاہدہ کی وفات کی وفات اماں مرحومہ کے بعد صدمہ

گورنمنٹ نے یونین کونسلوں کو ملا کر اب مرکز کونسلیں بنا دی ہیں جس
کہ ایک چیئرمین تھانہ کہروڑ کا رانا جنگ شیر خاں کو منتخب کیا گیا ہے۔
کہروڑ پکا میں سنہ ۱۹۷۰ کے بعد جو جماعتیں وجود میں آئی ہیں۔ انجمن خدام
صحابہ، سپاہ صحابہ، انجمن صحافیاں شاہین بزم وغیرہ بوائز کالج کو
انٹرمیڈیٹ کا درجہ دیا گیا ہے۔ اب بچوں کو بی اے کرنے کیلئے کالج
کی ضرورت ہے۔ لڑکوں کا کالج ابھی تک گورنمنٹ ہائی سکول کی عمارت
میں قائم ہے روشنی سکولوں کے سلسلہ میں کام ہو رہا ہے اب کاٹن
کے کارخانے تقریباً ۳۵ پینتیس کے قریب قائم ہو چکے ہیں۔ برف
کے چھ کارخانے آئل مل تقریباً دس کے قریب ہیں اور کروڑ ہا روپے
کا کپاس اب یہ علاقہ پیدا کر رہا ہے تحصیل لودھراں میں زرعی لحاظ سے
پورے ضلع میں ایک زبردست زرعی علاقہ بن چکا ہے۔
پولیس کا پہلے انچارج سب انسپکٹر ہوتا تھا اب تھانہ کہروڑ میں ایک
انسپکٹر کی تعیناتی ہو چکی ہے جگہ جگہ بنیادی مرکز صحت قائم ہو چکے ہیں
خصوصاً سب تحصیل میں علی پور کا جوں سندوالا۔ جیلے واہن، بہاول گڑھ
نو قابل واہ دھنوٹ وغیرہ مرکزی عید گاہ جس کا راستہ بند کر دیا گیا
تھا جناب جنید اقبال اسسٹنٹ کمشنر لودھراں جو آج کل ملتان تعینات
ہیں۔ ان کی کاوشیں مہربانیوں سے عوام کو یہ راستہ مل گیا۔ اب تمام

marfat.com

پڑھنے والوں کو تکلیف نہیں ہوتا۔ اس عمارت میں کچھ رقبہ الحاج ملک شہنواز نے دیا تھا۔ اس لئے مہتمم حکیم حافظ عبدالصمد چغتائی صاحب ہوئے چوک بخاری جو بالکل نشیب میں تھا اب میونسپل کے چیئرمین موجودہ شیخ سلیمان نے تعمیر کرائی ہے۔ اسی طرح مسجد کمیٹی والی کیلئے بھی میونسپل تعاون کر رہی ہے۔ اور اسی مسجد کی تعمیر شروع ہونے والی ہے۔ اب جو وزیر کبیر والا سے پہنچے ہیں جناب محمد شریف نواز وزیر اعلیٰ یوسف رضا گیلانی وزیر ریلوے اور کچھ صوبائی وزراء تشریف لا چکے ہیں کبیر والا میں دینی درسگاہیں اور علماء و حفاظ کی تعداد نسبت ضلع ملتان کی دوسری درسگاہوں، کبیر والا شریف کے بزرگان کا ملتان سے گہرا تعلق ہے اولیاء ملتان حضرت بہاؤالحق نے ایک مسجد جو وارڈ ۱۴ میں ہے اس کی بنیاد رکھی کبیر والا میں تشریف آوری کے وقت آپ اسی مسجد میں رہائش فرماتے۔ جو حضرت بہاؤالحق کے نام سے منسوب ہے، اسی کے قریب چند گز دور ۹ گز ہ مزار ہے۔ اسی طرح علاقہ کبیر والا کا شیخ احمد کبیر قریشی بزرگان خاندان وزیر پنجاب کی ہزاروں ایکڑ اراضی ہے حضرت شاہ رکن عالم اور دوسرے بزرگ یہاں اکثر تشریف لاتے رہے۔ دین داری کے لحاظ سے چکر قریشی خاندان کی مسجد شاہی مسجد جسے موسوم کیا جاتا ہے مدت سے عربی فارسی قرآن مجید کا درس ہو رہا ہے۔ جہاں بیرون جات صوبہ سرحد تک کے طلباء علم حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرف مسجد حضرت شاہ میں

marfat.com

عالم ہند دلی وقت حافظ حامد رح کا درس جو آج سے ایک سو سال بیشتر تھا تشنہ علم لوگ یہاں آ کر عربی و فارسی زبان میں درس لیتے تھے اور یہاں فتوی بھی جاری ہوتے۔ مدرسہ باب العلوم اُسی کی طرز پر ایک درسگاہ جو دا فعی اسلامی یونیورسٹی ہے اس کا رقبہ اس کے دارالاقامے، درسگاہیں کمرے ایک علاقہ کہروڑ کے مخیر لوگوں کی ہمت کا نتیجہ ہے۔

فرقوں میں اہلسنت دیوبندی اہلسنت بریلوی، اہلحدیث اہل تشیع اہل القرآن باقی ایک دو لوگ رہ گئے ہیں

کہروڑ پکا ۱۹۷۰ء کے بعد

گزشتہ تاریخ میں ہم نے ریلوے کے متعلق تحریر کیا تھا اب ریلوے کے علاوہ کہروڑ پکا کے لوگوں کو سہولتیں میسر آئی ہیں۔ ہر پندرہ منٹ بعد ایک بس لودھراں دنیا پور میلسی کیلئے چلتی ہیں۔ ایک اڈہ مسجد کمیٹی والی کے پاس ہے جہاں سے ویگنیں ملتان آدھا آدھ گھنٹہ بعد چلتی ہیں اسی طرح بہاول پور کیلئے لاری اڈہ دنیا پور سے جاتی ہیں یہ سہولتیں میسر آئی ہیں نیز ایک ٹرین دن کو سمرسٹہ سے بنام فرید ایکسپریس چلتی جو قصور سے سیدھی لاہور چلتی ہے۔ اسی وقت کہروڑ پکا کی آبادی ہجرہ ۵۰، سے تجاوز کر گئی ہے۔

marfat.com

یہ سیلے ٹیلیفون کا دفتر ایک کرایہ کی بلڈنگ میں تھا اب جو گورنمنٹ نے عمارت تعمیر کرائی ہے لاہورستان کے سرکاری دفتروں کی عکاسی کرتی ہے۔

کہروڑ پکا میں سرکاری ایلیمنٹری زچہ بچہ کمیٹی کی مہیا کردہ عمارت میں ہوتا تھا اب سرکاری ملازموں نے اپنے گھر لیا ہے۔ جس سے قوم کا سرکاری راشن نہ جانے کہاں چلا جاتا ہے۔

کہروڑ پکا میں گورنمنٹ کی طرف سے ایک بہت بڑے ہسپتال اور کالج کی تعمیر شروع ہو گئی ہے نیز آبادی نصف میل تک مزید خیر پور روڈ کی بڑھ گئی ہے اب تقریباً دو میل لمبائی اور چوڑائی ڈیڑھ میل ہو چکی ہے

دو ممبر اسمبلی کے منتخب ہو جاتے ہیں اس وقت ایک ایم این اے قومی اسمبلی اور ایک ایم پی اے صوبائی اسمبلی کے منتخب ہوتے ہیں۔ ایک سڑک پختہ رند جادر تک چلی گئی ہے اور ایک سڑک پختہ خیر پور ٹامیوالی قادر پور جینہ چلیے داہنا ماڑی بھاگو خان تک چلی گئی ہے علاوہ ازیں شاہ پور روڈ کی سڑک بہاول پور روڈ گدپورہ جہانگی والی کی طرف چلی گئی ہے۔ معلوم ہوا کہ ہماری مہربان گورنمنٹ بہاول پور روڈ پر دریائے ستلج کی پل باندھنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس سے بہاول پور اور کہروڑ پکا جو ریل کے ذریعہ سفر کرنا پڑتا تھا دس میل گھٹ کر بیس میل باقی رہ جاتا ہے۔ کہروڑ پکا کے لوگ طویل سفر کرتے ہیں اور اپنے ضلع ملتان پہنچتے ہیں حالانکہ تحصیل لودھراں کو ضلع اور کہروڑ پکا کو تحصیل کا

marfat.com

درجہ دے دیا جائے تو عوام الناس سڑیس سے سفر کرنے سے بچ جائیں گے یہ سڑکات اب پختہ ہو رہی ہیں اب جب کبیروڑ پکا ہیں جب کبھی کوئی افسر نہیں آتا تھا تو کبیروڑ پکا کا ایک وزیر ناصر رضوی وفاقی ہاؤسنگ کے وزیر ہاؤسنگ مقرر ہوئے ان کے بعد ہماری سیٹ سے یوسف رضا گیلانی وزیر ریلوے مقرر ہوئے

اب خان زادہ محمد صدیق خاں کانجو سلر، وفاقی مجلس اسمبلی میں پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک ہیں جب وزیر نہیں تو تمام زراعت کے متعلق آپ کام کرتے ہیں۔

مشہور حکماء ڈاکٹر حکیم مولوی رحمت اللہ صاحب

ڈاکٹر سعید احمد غازی۔ الحاج حبیب احمد قریشی۔ حکیم حافظ محمد یوسف چغتائی۔ ڈاکٹر صفدر علی میاں۔ ڈاکٹر محمد اسلام خاں۔ ڈاکٹر محمد عزیز اللہ ناصر۔ حکیم حافظ عبد الصمد چغتائی صابر۔ ڈاکٹر محمد امین ونجارہ۔ ڈاکٹر عبد المالک شیدا حکیم شفیق احمد بی۔ اے۔ حکیم سراج احمد صاحب۔ ڈاکٹر مولا بخش صاحب۔ ڈاکٹر سردار حسین صاحب حکیم عبد المجید بھٹی

marfat.com

الحاج رانا رب نواز نون

رانا رب نواز نون - رانا اللہ وتہ نون مرحوم کے بڑے صاحبزادے اور جانشین ہیں۔

۱۹ اپریل ۱۹۳۸ء کو چاہ مسیت والا موضع نو قابل واہ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم کہروڑ پکا میں حاصل کی۔ ایف اے۔ ایس ای کالج بہاول پور سے اور بی اے کا امتحان اسلامیہ کالج ملتان سے پاس کیا۔ جہاں سے فراغت کے بعد نو قابل واہ واپس آکر والد محترم کے ساتھ علاقائی سیاست میں ممد و معاون بنے۔ ایوبی دور میں جب ۱۹۶۶ء میں بنیادی جمہوریت کے دوسرے انتخابات ہوئے تو رانا رب نواز نون یونین کونسل چیلے واہن کے بلا مقابلہ چیئرمین منتخب ہوئے۔ اس دوران انہوں نے علاقہ کے عوام کی خدمت میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا حتیٰ کہ یونین کونسل چیلے واہن کا دفتر اپنے خرچ سے تعمیر کرایا جس کا افتتاح اُس کے ڈپٹی کمشنر ملتان ڈاکٹر امتیاز احمد خاں نے کیا۔ اسی طرح ڈسپنسری نو قابل واہ اور پرائمری سکول نو قابل واہ کی عمارت بھی انہی کا کارنامہ ہے۔ اس دوران رانا صاحب ڈویژنل کونسل ملتان اور کینال ایڈوائزری کمیٹی کے رکن کی حیثیت سے بھی علاقہ کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔

۱۷ دسمبر ۱۹۷۰ء کے عام انتخابات میں جمعیت العلماء اسلام کے ٹکٹ پر رانا رب نواز نون علاقہ کہروڑ پکا کے ایم پی اے (ممبر پنجاب اسمبلی) منتخب ہوئے۔ اسی طرح کہروڑ پکا کی گیارہ یونین کونسلوں اور تین یونین کمیٹیوں نے مسلم عائلی قوانین کے تحت مصالحتی کونسل کے چیئرمین بھی مقرر ہوئے

marfat.com

روایت ہے کہ کہروڑ پکا کے نواحی موضع نوقابل واہ میں آباد نون خاندان کے جدِ امجد رانا فتح محمد ضلع شاہ پور (موجودہ سرگودہا) کے بیٹ یعنی دریائی علاقہ سے نقلِ مکانی کر کے ضلع جھنگ کی تحصیل شورکوٹ کے مواضعات سنگوا اور چوری نون میں آباد ہوئے۔ اور بعد ازاں حوادثاتِ زمانہ کے تحت مختلف مقامات پر رہائش رکھتے ہوئے بالآخر کہروڑ کے نواحی موضع نوقابل واہ میں آباد ہوئے۔

مختصر شجرہ نسب نون خاندان حسب ذیل ہے

رانا فتح محمد نون

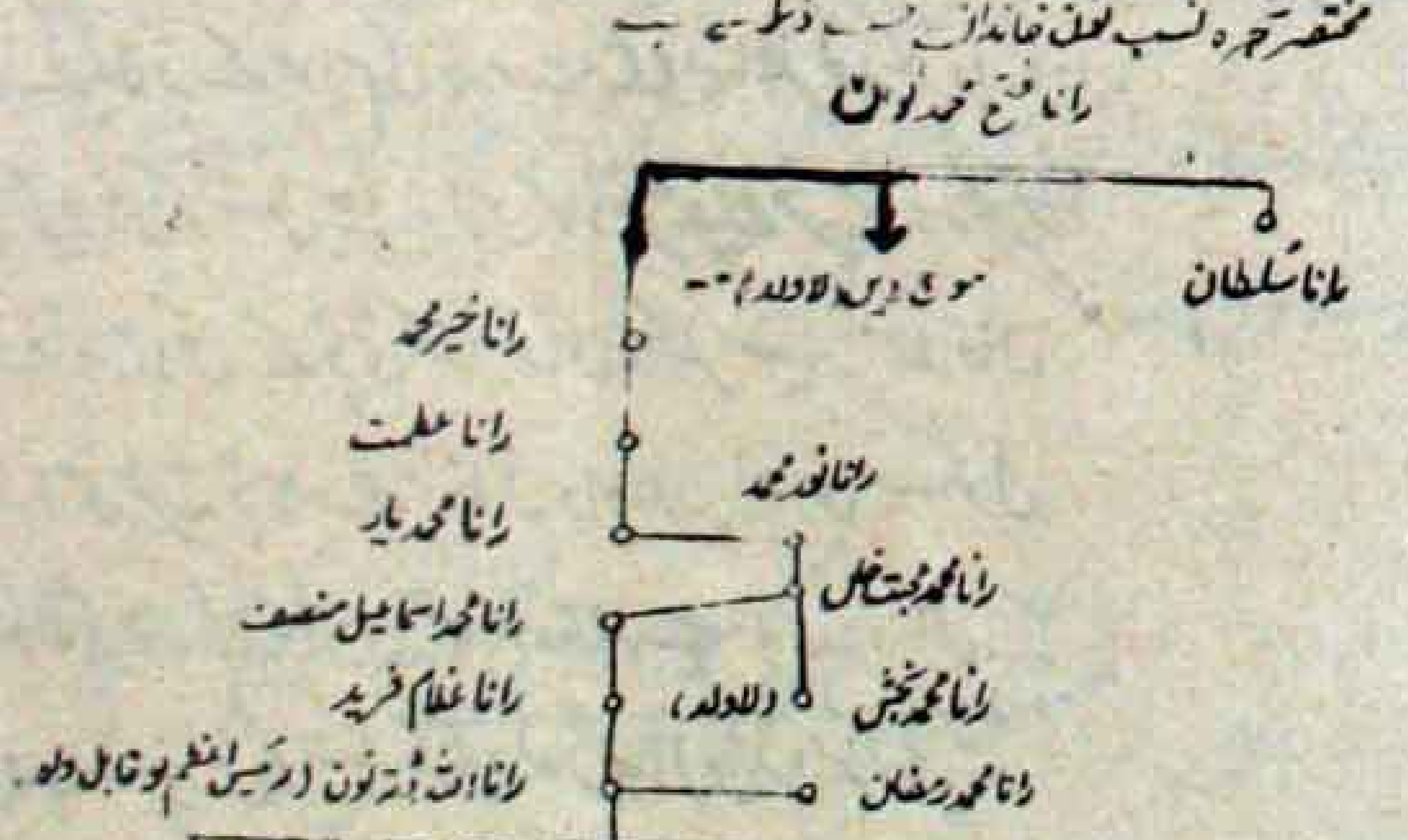

مکرمی عزیزم محترم ہزاروی صاحب زاد لطفکم
بعد سلام مسنون محترم حکیم صاحب زید کرمہ

رسالہ عظیم علی حجۃ المعہد کا نسخہ مل گیا ہے جو اس
آپ نے بھجوا دی تو بھی محبت کی پیدا ہو سکتی
معلوم ہے وفادار دوست سے یہ بات کرنا
کیسے ہو سکتا ہے جمعیت علماء کے وقت میں
بھی مساعد ہو سکتی ہے واقعی جمعیت کا
مولوی صاحب نے یہ فائدہ ہوا کہ ہم نے علاوہ چھوڑا
روپے کی بھی ایسی ۱۲ روپے کی آمد ہے تاکہ
خرچ اور ... میں نے جیب سے
ڈالا ۳ ½ روپے اچھا ... آپ نے
دعا کرتے رہنا اور اللہ تعالیٰ اس
کی توفیق دے تو کر ... کی بھی ...

مکتوب گرامی حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رح

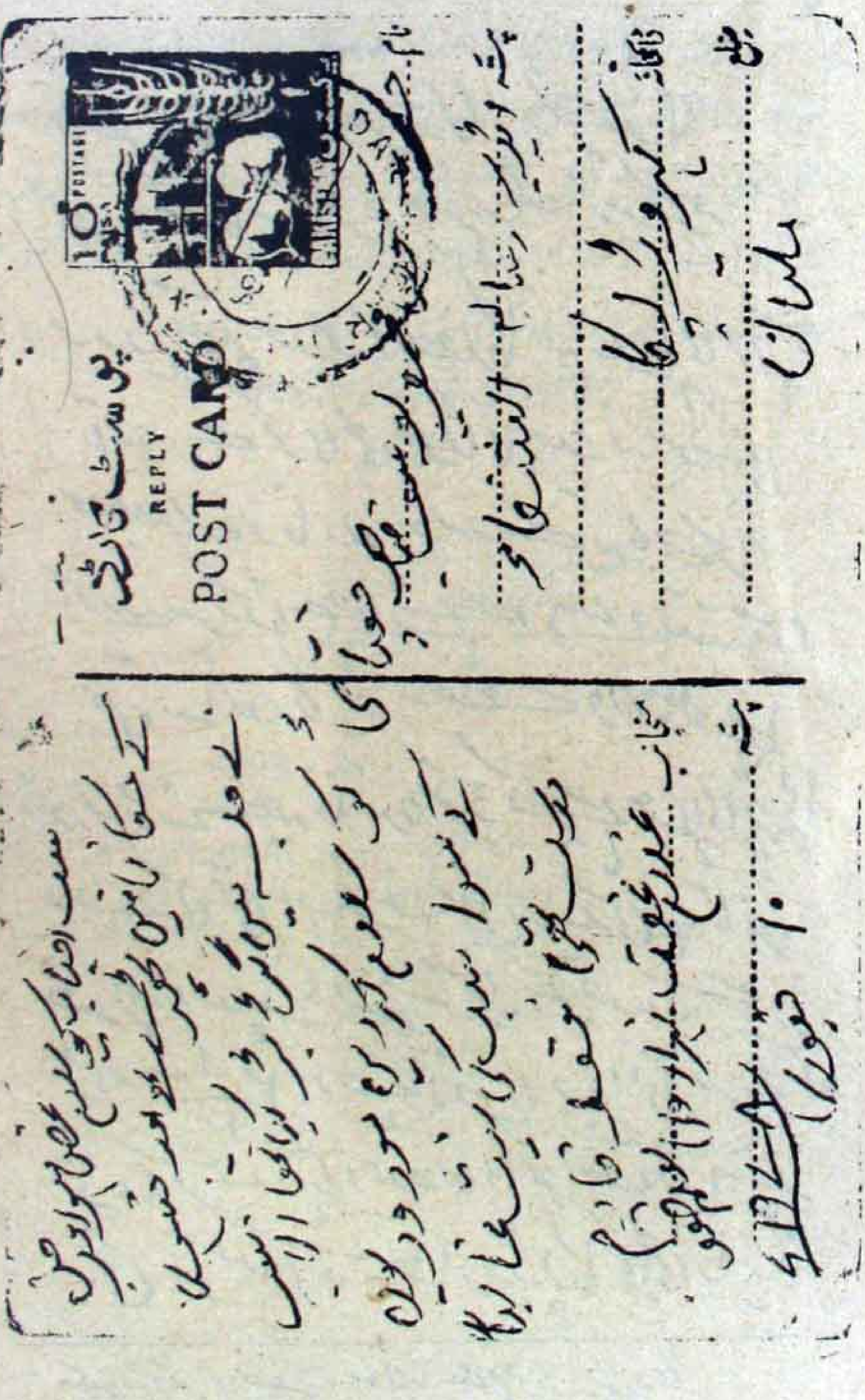
پوسٹ کارڈ
REPLY
POST CARD
POSTAGE
PAKISTAN
نام
پتہ
ڈاکخانہ
ضلع
منجانب
پتہ

marfat.com

حافظ صالح حامد خورشید مسجد کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ مسجد کے اندر یہ شعر تحریر ہے۔

بنا کرد مسجد بجائے شریف
بہ عہد رفیع خان محمد لطیف
۱۳۴۲ھ

چند تاریخی مساجد

مسجد ملکانی سی کلبرروڈ۔ مسجد قاضیاں والی چوک بازار شاہ پور روڈ مسجد لال والی زیر کلب سادات۔ مسجد آرائیں والی دائلی عیدگاہ مسجد شاہانی محلہ طبہ سادات۔ مسجد الذکر والقرآن دہسی فردوس وارڈ نمبر ۱۱ مسجد نالاب والی چوک بخاری جامع مسجد گیلی والی۔ نزد دفتر بلدیہ۔

عیدگاہ

آج سے کافی عرصہ پیشتر عیدگاہ محض کھلا تعمیر کیا ہوا تھا۔ انجمن جمعیت المسلمین کی یہاں جب فراغ بیل ڈالی گئی تو چند نوجوان کارکن جو عزم کے پکے تھے کہ یہاں دین اسلام کا بول بالا ہو جن میں منشی محمد ابوالحسن مرحوم۔ میجر اللہ دسایا۔ جناب محمد رمضان حجام۔ برادر محترم جناب میاں محمد محسن چغتائی

نوگزی قبور

کہروڑ پکا قدیم الایام سے بزرگان دین کا مسکن اور بڑی بڑی جنگوں کی آماجگاہ رہا ہے۔ ملتان کی طرح اس شہر میں بھی دو نوگزی قبریں موجود ہیں۔ روایت ملتی ہے کہ کل چار قبریں تھیں۔ دو قبریں مسمار ہو گئی ہیں۔ مسمار ہونے والی قبروں میں آخری قبر ہندیرہ کے قریب تھی۔ ملتان میں ان قبروں کی لمبائی نو گز سے زائد بھی ملتی ہے مگر وہاں بھی انہیں نوگزی قبور کہا جاتا ہے۔ کہروڑ پکا میں موجود باقی دونوں قبریں محلہ ڈکھنہ والا چاندنی چوک کے قریب اور محلہ ارائیاں والا میں موجود ہیں۔ جو بالترتیب پیر شاہ حسینؒ امام اور پیر عالم شیر کی قبریں مشہور ہیں۔ جبکہ مسمار ہونے والی قبروں کو بھی ان کے بھائیوں پیر اللہ والا اور پیر مسافر شاہ کی قبریں بتایا جاتا ہے ان خلاف معمول لمبی لمبی قبروں کے بارے میں حتمی تحقیق ابھی تک نہیں کی گئی اور نہ ہی تاریخ اس ضمن میں کوئی حتمی رائے دینے کے قابل رہی ہے۔ تاہم محققین نے تین بڑی وجوہات بیان کی ہیں۔ پہلی رائے یہ ہے کہ یہ قبریں محمد بن قاسم کے وقت ۹۵ھ بمطابق ۷۱۳ء کے عہد کی ہیں اس زمانے میں مجاہدین اور اللہ والوں کی قبریں عقیدتاً و احتراماً دوسری قبروں سے بطور نشانی لمبی لمبی بنائی جاتی تھیں۔ کیونکہ اس عہد میں خانقاہوں اور مقبروں کا رواج نہ تھا۔ محمد بن قاسم کے بھیجے ہوئے سپہ سالار احمد بن خزیمہ بن عقبہ کی یہاں آمد مسلمہ حقیقت ہے اور اس نے یہاں کے غیر مسلم راجہ کو اپنا مطیع بنایا تھا۔ دوسری وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ عربی دستور کے مطابق ایک ایک قبر میں کئی کئی شہداء اور مجاہدین اکٹھے دفن کیے جاتے تھے۔ سعودی عرب میں سطح زمین پتھریلی ہونے کے سبب اب بھی ایسا ہوتا ہے۔ اور ایک سے زائد اشخاص کی قبر کی لمبائی عام قبروں سے کہیں زیادہ رکھی جاتی تھی۔ تیسری رائے یہ ہے کہ صدیوں قبل لوگ دراز قد تھے اس لئے ان کی میت کے لئے لمبی لمبی قبریں بنائی جاتی تھیں۔ مگر یہ دلیل بہت کمزور ہے۔

marfat.com

زندگی اور قرض وغیرہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے کہا کہ میں خالق کا قرضدار ہوں۔ کچھ بار پرسش کیا تو کہا میں خالق اکبر سے یہ چاہتا ہوں۔ مجھے خالق ذوالجلال کے فضل سے محروم کرنا چاہتے ہو۔ آپ ایک توحید پرست بزرگ تھے۔ مریدان کا سلسلہ وسیع ہے۔ داجل کے علاقہ کے لوگ حضرت کے نہیف بڑی معتقد میں اس وقت سجادہ نشین مخدوم عبدالمجید خان لودھی صاحب ہیں۔ آپ معمر ترین بزرگ ہیں تمام دن رات عبادت الٰہی میں گذار دیتے ہیں۔ اور دربار پر آنے والے لوگوں کا قیام طعام مفت کرتے ہیں۔ عالم دین ہیں علم دینی سے خصوصی لگاؤ ہے۔ دوسرا شجرہ الگ تحریر کریں گے۔

حضرت زندہ پیرؒ :-

حضرت محمدؒ زندہ پیرؒ علیہ سادات رضوی کے کے جد امجد ہیں۔ آپ کا زمانہ سلطان الیوب قتال مخدوم جہانیاں شاہ رکنؒ سے ملتا جلتا ہے۔ آپ حسنی الحسینی صحیح النسب سید ہیں۔ جب کفر الحاد ضلالت زوروں پر تھی تو حضرت نے اس گھٹا ٹوپ اندھیرے کو اس علاقہ میں قیام کر کے اپنے نور رشد ہدایت سے منور کر دیا۔ اور سوامن جنجو دعا کے دفن کرا دیے۔ اور یہ لوگ مسلمان ہو گئے۔

روایت ہے کہ ہر جمعرات کو شیر سلام بھرنے کو آتے ہیں۔ اور سانپ سیاہ بھی آتے ہیں۔ نصف شب کا وقت ہوتا ہے۔ آپ صاحب کرامت بزرگ تھے۔ مخدوم سید محمد اکبر شاہ برگزیدہ سید علی شاہ صاحب کے والد ماجد فرماتے تھے کہ آپ کے دربار پر جب کوئی آیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹا۔ چند مواضعات خاندان مغلیہ کی طرف سے وقف کر دیے۔ جو آج آپ کی اولاد کی تحویل میں ہیں۔

marfat.com

پیر برہان الدین

آپ خاندان قریش حضرت مولانا غلام حسین مرحوم سلانجی جیت نگر بہاولپور کے بزرگ تھے مزار مبارک خیرپور روڈ کے قریب ہے۔ آپ حاکم علاقہ سخی اور فقیر دوست تھے۔ مالیہ وصول کرکے راہ خدا پر خرچ کر دیتے تھے۔ کئی بار دہلی سے پروانہ وصولی مالیہ آتا لیکن خاموشی سے رکھ دیتے تھے۔ آخر کار بادشاہ دہلی نے مالیہ وصول کرنے کی خاطر چند ملازم روانہ کیے۔ آپ کے نزدیک ایک کمہار کی آوی تھی۔ اسی سے ٹھیکرات باریک کرکے بوریوں میں بھر کر ملازمان کے حوالے کیں۔ یہ لوگ جب دہلی لے کر گئے تو اشرفیاں بن کے برآمد ہوئیں۔ آپ کے مزار اقدس پر جانے سے ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے شہنشاہ کی دربار میں حاضری دی جاتی ہے۔ آپ علاقہ کہروڑ کے تا زندگی حاکم رہے۔ روایت ہے کہ آپ کے وزیر مشیر درویش لوگ ہوتے تھے۔ آپ اکثر وقت غربا کی داد رسی میں صرف کرتے تھے کسی زمانہ میں آپ کے مزار کے اردگرد میلہ منعقد ہوتا تھا لیکن مسلمانوں نے اس میلہ کو چھوڑ دیا اور ہندوں نے قریبی ایک مندر جوگ مایہ میں میلے کا انعقاد کرنا شروع کر دیا۔ تقسیم ملک تک یہ میلہ ہوتا رہا ہے۔

دیہاتی درگاہیں و مقام میلہ جات

سخی بہیر جیون سلطان شاہ

آپ قوم بھی سلطے ہیں اور حضرت

marfat.com

پیر شیر شاہ مخدوم سید علی محمد صاحب شیر شاہی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہیں
کبیروڑ سے جانب لودھراں کوئی چار میل کے فاصلہ پر لودھراں پاک پتن ریلوے
لائن پر واقع ہے۔ چیت کی آخری تاریخ یعنی اپریل میں یہاں میلے کا انعقاد
ہوتا ہے۔ کبیروڑ پکا کے مرد تمام قبیلے پر جاتے ہیں۔ اور مستورات اپنا ڑے
حویلیاں والے گھروں میں پینگ جھوٹ سہاگی فالودہ وغیرہ بیچنے والیوں سے
لے کر کھاتی ہیں یہ میلہ کبیروڑ شہر کا میلہ کہلاتا ہے۔ مسلسل آٹھ دن لگا رہتا
ہے۔ آپ صاحب کرامت ولی تھے۔ شاہجہان بادشاہ آپ کا معتقد تھا۔
آپ کے نام پر سلطان واہ نالہ کھدوایا۔ اور اراضی جاگیر بھی عنایت کی۔

حضرت جھر شاہ

یہ مقبرہ دنیاپور روڈ مشرق کی طرف علی پور کا نجوں سے ایک میل دور ہے
موضع گھوپال کے پار واقع ہے۔ اسی جگہ جمعرات کو کبوتراں آسیب والے
لوگوں کی چوکی لگتی ہے۔ پچاس ساٹھ کھالیں۔ جانوروں کی جمع ہو جاتی ہیں
سجادہ جن کہلاتے ہیں۔ شاہ صاحب کی اپنی اولاد بھی موجود ہے جو تعویز
وغیرہ دیتے ہیں۔ دور دور سے لوگ یہاں جن نکلوانے آتے ہیں۔ ایک طرف
ایک قدیمی جال کا درخت ہے۔ جس کے نیچے چھوٹے چھوٹے پنگوڑے
پڑے ہوتے ہیں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ جن اپنے بچوں کو اس میں جھولا
جھلاتے ہیں۔ روایت ہے کہ خدام خانقاہ کے ساتھ انسانوں کی شکل میں
یہ جنات باتیں بھی کرتے ہیں۔ صوبائی اسمبلی کے ممبر مرحوم خان محمد امین خا

marfat.com

بھی یہاں مدفون ہیں۔

(مخدوم شمس) یہاں بھی میلہ لگتا ہے بطرف بہاول گڑھ۔ کہروڑ سے تین میل ہے۔

(مخدوم موسیٰ) بستی جند پیر کے قریب ہے کہروڑ سے چھ میل دور میلہ یہاں بھی لگتا ہے۔

(لکڑ پیر) بطرف شاہ پور کچھی کہروڑ سے تین میل دور۔ یہاں بھی میلہ لگتا ہے۔

(پیر سکھا) بہاول گڑھ سے تین کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں بڑے زور کا میلہ لگتا ہے۔

شاہ جھنڈن امام نو گزہ قبر :- جھنڈن پیر امام سید خاندان سے تعلق رکھتے ہیں ان کے دوسرے بھائی جن کی قبریں ۹ گز کی ہیں۔ جھنڈن امام، مسافر شاہ، پیر عالم شیر، پیر اللہ والا۔ دو قبریں مسمار ہو گئی ہیں تین قبریں باقی ہیں روایت ہے کہ ان بزرگوں کے قد بڑے دراز تھے اس لئے ان کی قبریں بھی اتنی لمبی بنائی گئی۔ لیکن تاریخ ان کی تنومندی کا کہیں ذکر نہیں کرتی۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کیونکہ کہروڑ جنگوں کا سلسلہ رہا ہے اس لئے شہداء کو دفنا کر لمبی قبریں بنا دی گئیں۔

شاہ عبدالرزاق :- یہ مسجد صدیاں مسجد شریف حضرت شاہ وارڈ نمبر ۱۳ میں واقع ہے۔ آج سے حکومت سے تحفظ چاہتی ہے۔ دو

سال پیشتر یہاں جال کا درخت تھا احاطہ تھا۔ مقبرہ تھا۔ بعض لوگوں نے ان سب کو مسمار کر کے یہاں گدھے باندھتے ہیں، اور گرد مکانات بنا لئے ہیں۔ آپ حضرت بہاؤ الحق رحۃ علیہ کے ہمعصر بزرگ تھے۔

سید حسین شاہ بخاری:- آپ درویش بزرگ تھے "چولی چنی" آپ کا لباس ہوتا ہے۔ اکثر باتیں قبل از وقت بتا دیا کرتے تھے۔ ایک صاحب کرامت بزرگ تھے۔ آپ کا مزار سول ہسپتال کے قریب ہے انہی کے قریب سید مراد شاہ بھی مدفون ہیں۔ قبرستان شہیدوں کا قبرستان کہلاتا ہے۔

پیر فتح شاہؒ:- یہ قبرستان میلسی روڈ پر واقع ہے اسکی ایک کنال زمین لوگوں نے کاشت کر لی تھی۔ کارروائی کرنے پر زمین قبرستان کی واگزار ہو چکی ہے۔ آپ بخاری السید تھے۔ قریبی بستی ہیں رہائش رکھتے تھے اس وقت کبیر والا اس طرف تھا رفتہ رفتہ دریا کی طغیانی کے باعث بطرف شمال شہر کی آبادی ہو گئی۔

جتن لال شاہ کبیر

آپ مادر زاد ولی اللہ حضرت حافظ محمد اکرم رحۃ کے قریب قبرستان میں مدفون ہیں۔ آپ کچھ پیری مریدی کا سلسلہ کرتے تھے۔ اور اکثر گوشہ نشین رہتے تھے۔ آپ کے دوسرے بھائی معروف شاہؒ علیہ

جن کا مزار موجودہ ڈاک خانہ کے پیچھے ہے۔

آپ کو اکثر انقلابی شاعروں کا کلام یاد ہے۔ اور ریڈیو نے رضا کار ہیں۔

حکیم حسن بخش صراف: حکیم حسن بخش صراف عسکری مجاہد تھے ایک لڑکا جوان فوت ہوا اور یہ ضرب کاری تھی۔ آجکل گوشہ نشین ہیں۔

محمد احسن صاحب ٹیلر ماسٹر: بھائی محمد احسن صاحب مجلس احرار اسلام کے رضاکاروں کے سالار تھے اور ساری زندگی دینداری میں گزار دی ہے آجکل چوک بخاری میں ٹیلر ماسٹر ہیں معززین و ذی لباس کپڑے انہیں سے سلواتے ہیں۔

حضرت مولانا محمد سعید قریشی

اگر آپ کو کبھی دینی درسگاہ اور شاہی جامع مسجد میں جانے کا اتفاق ہو تو حضرت مولانا محمد سعید صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ جامعہ حنفیہ تعلیم القرآن والحدیث کے مہتمم حضرت مولانا محمد سعید صاحب قریشی ذات برکات کی زیارت کا شرف ضرور حاصل ہوتا ہے۔

جن کے مدرسہ میں سینکڑوں طلبا درس قرآن حدیث حاصل کرتے ہیں۔ جن کا کھروڑ کے نواح پنجاب سے تعلق ہے صوبہ سرحد کے طلبا بھی آپ کو درس لیتے نظر آئیں گے۔ جن کا نان نفقہ شاہی جامع مسجد کے متولی حضرت قریشی صاحب نے ابتدا میں چند بچوں کو تعلیم کلام پاک دینے کا سلسلہ شروع کیا جس میں طلبا اور طالبات شامل تھیں محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے جو کام شروع کیا گیا تھا اسکی برکت سے آج یہ چمن شاداب ہو رہا ہے اور معصوم بچیاں بھی کلام پاک کی حافظ بن چکی ہیں۔ یہ سلسلہ آپ کو شرف اسی

marfat.com

اکثر اولیاء کرام مختصر عرصہ کے لئے یہاں قیام پذیر رہے۔ تاہم کچھ بزرگوں نے مستقل طور پر یہاں رہائش اختیار کی
و بیعت کے فیضان سے علاقہ کو منور فرمایا۔ چونکہ طوالت کا خوف مانع ہے۔ اس لئے چند نفوس ذکیہ کا مختصر اور
تبرکاً پیشِ تارئین ہے

خواجہ حافظ محمد اکرمؒ

آپ جبلہ تمیم کی اولاد سے قریشی النسب تھے۔ ایک روایت کے مطابق آپکی مادری
نسبت حضرت سعد بن معاذ بن جبل سے ملتی ہے۔

آپ کے مورثِ اعلیٰ مدینہ طیبہ سے بغرضِ تبلیغ دہلی تشریف لائے۔ دہلی سے ریاست بہاولپور اور کہروڑ پکا آکر آباد
آپ کے والد حضرت خواجہ نور احمد محدث اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔ آپ اپنے ماموں حضرت خواجہ غلام حسن بھٹی
حضرت نور احمد خواجہ مہاروی کے مرید اور اعلیٰ سیرت و صورت کے مالک تھے حتیٰ کہ آپ کو بعض تذکرہ نویسوں نے
ثانی بھی لکھا ہے۔

آپ نے علاقہ کہروڑ میں شریعت و طریقت کا جو فیضان عام کیا اس کی مثال تاریخ میں بہت کم ملتی ہے۔ نور شاہ سادات
اور کہروڑ پکا کے متعدد خانوادے حضرت خواجہ حافظ محمد اکرمؒ کے مریدوں میں شامل ہیں۔ خانقاہ کے موجودہ سجادہ نشین
میاں منظور احمد قریشی جبلہ (سابق چیئرمین بلدیہ کہروڑ پکا) بہت ملنسار، خلیق اور سخی انسان ہیں۔
حضرتؒ کے تفصیلی حالات کے لئے ملاحظہ ہو۔ انیس المساکین (مرتبہ:۔ ملک خدا بخش ٹوانہ سابق ڈپٹی آئی جی پولیس)

حضرت پیر جیون سلطانؒ

آپ قوم جبارے تھے۔ اور حضرت پیر شیر شاہ مخدوم سید علی محمد صاحب
شیر شاہیؒ کے خلفاء میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔ کہروڑ پکا سے لودھراں کی جانب تین
میل کے فاصلہ پر موضع رڑہ میں آپ کا مزار ہے۔ جہاں ہر سال اپریل کے دوسرے ہفتہ میں میلہ لگتا ہے۔
آپ صاحب کرامت بزرگ تھے مغل فرمانروا شاہ جہان آپ کا معتقد تھا جس نے آپ کے نام پر نالہ سلطان واہ بھی کھدوایا
اور بطور معافی بہت سی جاگیر بھی نذر کی۔

سید حسین شاہ بخاریؒ

روایات کے مطابق آپ کا خاندان سادات اوچ شریف سے تعلق ہے اپنے
وقت کے صاحب کشف بزرگ تھے۔ حنفی المسلک سنی تھے۔ آپ کا مزار سول ہسپتال کے عقب میں واقع ہے۔ انکے پوتے
سید ظہور حسین شاہ شیعہ اثنا عشری فرقہ کے بہت بڑے مبلغ اور ذاکر تھے۔

سید محبوب شاہ مجذوب

آپ صاحب کرامت مجذوب بزرگ تھے۔ کہروڑ پکا سے جانب جنوب ۲ میل کے
فاصلہ پر آپ کا مزار ہے۔

marfat.com

سید فتح علی شاہ المعروف پیر فتو مل شاہ بخاری

آپ صاحبِ کشف بزرگ تھے کہروڑ پکا کے نواحی ہو
ز قابل واہ (جاگیر نون راجپوت خاندان) میں آپ کا مزار ہے
نون خاندان کے بزرگ روایت کرتے ہیں کہ آپ شیر پر سواری کرتے تھے۔ اور سیاہ ناگ ان کا چابک ہوتا تھا۔ اسی طرح
عرصہ دراز تک ہر جمعرات شیر ان کی خانقاہ پر سلامی کے لئے حاضر ہوتا تھا۔ ان کے مزار کے ساتھ ہی اٹھارہ شہداء کی
قبور ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مجاہد اور غازی بھی تھے۔ نون خاندان کے مطابق باوجود کوشش کے ان کا مزار
(قبہ) تعمیر نہیں ہو سکا۔ کیونکہ وہ مواحد بزرگ تھے اور پختہ روضوں کے قائل نہ تھے۔

حضرت پیر معروف شاہ بخاری

آپ صاحبِ کرامت بزرگ تھے اور آپ کا تعلق خاندان سادا
بخاری سے تھا۔ آپ کا مزار وارڈ ۲ محلہ معروف شاہ میں واقع ہے۔

حضرت پیر برہان الدینؒ

آپ جوئیہ خاندان کے بزرگ تھے۔ صاحبِ کرامت ولی تھے۔ اور مغلیہ عہ
حکومت میں صوبہ کہروڑ کے حاکم تھے۔ بہت رعایا پرور، حاکم اور عادل صوبیدار کی حیثیت سے ممتاز تھے۔ آپ کے مر
کی تعداد ان کے دور میں بے شمار تھی۔ مزار کہروڑ پکا شہر سے ملحق قبرستان پیر برہان الدینؒ میں مرجع خلائق ہے۔

علامہ حضرت مولانا حافظ محمد حامد صاحبؒ

آپ اپنے وقت کے جید عالمِ دین اور بزرگ تھے۔ ان ک
بزرگ مغلیہ فرماں رواؤں سے منسلک رہے جن میں شہاب الدین محمد شاہ جہاں کے سیرت نگار میاں محمد صالح کمبوہ بھی شا
کہروڑ پکا کی تاریخی مسجد "حضرت شاہ والی" کو انہوں نے درس و تدریس اور وعظ و تبلیغ کا مرکز بنایا۔ ان کے صاحبزا
میں سے مولانا محمد عبداللطیفؒ اور مولانا مفتی حافظ محمد شریف رحمہ اللہ مرحومین۔ جید عالم۔ مفتی اور قاضی تھے۔ اور کہروڑ
کی سرزمین کے لئے ان کی علمی خدمات لائقِ تحسین ہیں۔ مولانا عبداللطیفؒ کے صاحبزادے حافظ صالح حامد خورشید اب مس
حضرت شاہ والی کا انصرام کرتے ہیں۔ اور خطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

حضرت مولانا معین الدینؒ

ماضی قریب کے بزرگانِ دین اور اسلافِ صالحین میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ ا
درجہ کے طبیب، نبض شناس۔ ممتاز زمیندار۔ موحد عالم اور بے بدل خطیب تھے۔ طب کو ہمیشہ غرباء کی امداد کے لئے وق
رکھا۔ اور بلامعاوضہ درس و تدریس کی خدمات نصف صدی تک انجام دیتے رہے۔ انجمن معین المسلمین قائم کر کے انہوں
نے کہروڑ پکا کے مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کیا۔ رسالہ "المعین" کے علاوہ کئی تصانیف کے مؤلف و مصنف
تھے۔ آپ کے صاحبزادوں میں مولانا سید ابراہیم (طبیب) اور ڈاکٹر سعید احمد غازی (ہومیو پیتھ ڈاکٹر) کہروڑ پکا کے
گر یجویٹ ہیں۔ اور سماجی خدمات سے علاقہ کو مستفید کرتے رہتے ہیں۔ کہروڑ پکا کے ممتاز سماجی کارکن میاں شوک
حسین مجتبیٰ۔ ممتاز قانون دان میاں سعید علی مجتبیٰ۔ میاں محمد اجمل اور بلدیہ کہروڑ پکا کے کونسلر میاں سعید اسماعیل۔ مو
سید ابراہیم کے صاحبزادگان ہیں۔

marfat.com

قاری محمد امیر الدینؒ پانی پتی

حضرت قاری محمد امیر الدین مرحوم۔ قیام پاکستان کے بعد کبیر والا کی علمی تاریخ میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ انہوں نے حفظ قرآن اور تجوید قرأت کے اہم شعبہ میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ پہلے جامعہ اسلامیہ باب العلوم سے منسلک ہوئے اور پھر مدرسہ حفظ القرآن کی بنیاد رکھی۔ کلام خداوندی سے انہیں جنون کی حد تک لگاؤ تھا۔ اور تمام عمر قرآن مجید کی خدمت میں ہی گزار کر راہی ملک بقا ہوئے۔

اب ان کے صاحبزادے قاری عبدالرحمٰن مدرسہ حفظ القرآن کے مہتمم ہیں۔ جبکہ دوسرے صاحبزادے قاری عبدالرحیم جامعہ قرطبہ لاہور میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ الحمد للہ دونوں دینی خدمات میں مصروف ہیں۔

مولانا مفتی عبدالرحمٰنؒ

آپ کا تعلق ضلع مردان سے تھا۔ عرصہ دراز تک جامعہ اسلامیہ باب العلوم کے شیخ الحدیث رہے۔ عالم باعمل اور بلند پایہ مفتی تھے۔ مزاج میں انکسار اور محبت کا عنصر غالب تھا یہی وجہ ہے کہ ہر شخص بلا امتیاز ان کا عقیدت مند تھا۔

پیر طریقت حضرت صوفی محمد یارؒ نقشبندی

حضرت صوفی محمد یارؒ ضلع جھنگ کے قصبہ دڑلے والا میں پیدا ہوئے۔ تعلیم کا شوق اوائل عمری میں گھر سے نکال کر ملتان لایا۔ جہاں مدرسہ خیر المدارس سے تعلیم حاصل کی۔ اور تحصیل علم کے بعد مستقل طور پر کبیر والا کے نواحی موضع رانہ وا ہن میں رہائش اختیار کی۔ آپ صاحب تقویٰ بزرگ تھے۔ کبیر والا کے عوام سے انہیں بے پایاں محبت تھی۔ اور اہالیان کبیر والا انکے عقیدت مند ہیں۔ ملک بھر میں ہزاروں کی تعداد میں اُن کے مرید اور متوسلین موجود ہیں۔ حال ہی میں آپ کا انتقال ہوا۔ اور آپ کو رانہ وا ہن میں ہی سپردِ خاک کیا گیا۔

حضرت مولانا محمد سعیدؒ قریشی جلہ

آپ شاہی مسجد کبیر والا کے خطیب تھے۔ آپ کا تعلق خاندان قریش سے تھا۔ بہت صاحب استقامت بزرگ تھے۔ علماء دیوبند سے ان کا خصوصی تعلق تھا۔ جمعیت علماء اسلام کے لئے کبیر والا میں اُن کی خدمات بے مثل ہیں۔ تمام عمر درس و تدریس اور علم و فضل کی اشاعت میں صرف کی۔ ایک دینی درسگاہ کی بھی بنیاد رکھی۔ جو اب تک ان کی یادگار کے طور پر شاہی جامع مسجد میں قائم ہے۔ آپ کے صاحبزادگان میں سے قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ ملک بھر کے مذہبی اور سیاسی حلقوں میں ممتاز حیثیت کے حامل ہیں۔ اسی طرح قاری عبدالرحمٰن ایڈووکیٹ اور حافظ حفظ الرحمٰن بھی تبلیغ و اشاعت دین کے لئے حتی المقدور کوشاں رہتے ہیں۔

مولانا حافظ عبدالمجیدؒ شاکر

مولانا (الحاج) حافظ عبدالمجیدؒ شاکر چغتائی کا شمار کبیر والا کے سرکردہ سماجی، مذہبی اور سیاسی راہنماؤں میں ہوتا ہے۔ وہ ہومیو پیتھک کے سند یافتہ ڈاکٹر، ایک درجن سے زائد بلند پایہ دینی کتب کے مصنف، بلند پایہ خطیب اور اعلیٰ درجہ کے مدبر اور حاضر جواب تھے

شجرہ خاندان جوئیہ

مختصر شجرہ حسب ذیل ہے

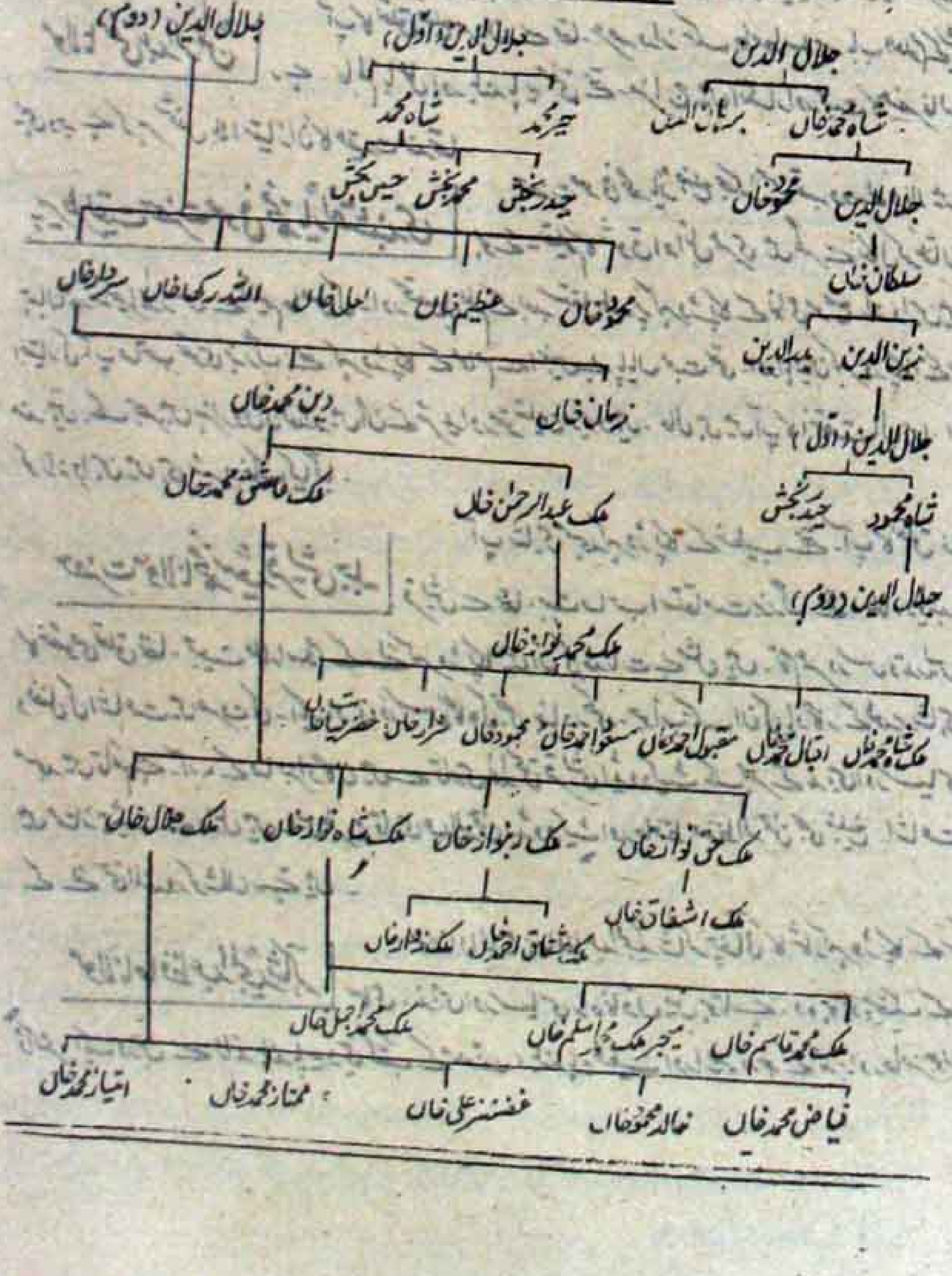

اب وہ جنت الفردوس کے مکیں ہیں

زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

حضرت حافظ حامدؒ: حضرت حافظ آج سے نصف صدی پیشتر اس فانی سے جنت الفردوس جا چکے ہیں آپ کہروڑ پکا کے استاد کل تھے جس زمانہ میں سکول اور کالج نہیں تھے تو کہروڑ پکا کی حضرت شاہ والی مسجد میں تعلیم دیتے تھے عربی فارسی زبان کے عالم ہونے کے علاوہ ولی اللہ تھے۔ آپ کے فرزند عالیہ حافظ محمد شریف صاحب حیات ہیں آپ بھی ایک بحر بیکراں عالم ہیں۔

حضرت مولانا معین الدینؒ: حضرت مولانا معین الدینؒ ولی کامل حضرت مولانا نور مصطفےٰؒ کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں بہت بڑے زمیندار ہونے کے باوجود مفسر قرآن مخیر حاتم طائی کے برابر اور حکمی کے طبیب تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی کے تین حصے قرآن مجید کے درس دینے میں گذارے جن لوگوں کو انکی صحبت نصیب ہوئی ان میں سے بیشتر لوگ دار فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔ مولانا سعید ابراہیم صاحب بی اے اور ڈاکٹر سعید احمد صاحب ہومیو پیتھک ڈاکٹر در ذاں ملنسار اور اسلامی اصولوں کی

marfat.com

پابندی کرتے ہیں۔

حاجی نور محمدؒ:۔ حضرت حاجی نور محمدؒ چوہان وقت کے مجاہد انتھک کارکن آل انڈیا مجلس احرار اسلام کے سیکرٹری بھی رہے تھے۔ شہید گنج ایجیٹیشن کے اسیر۔ ہزارہا لوگوں کو نماز یاد کرائی سینکڑوں کو کلام پاک کی تعلیم دی درجنوں مسجدیں ہندوؤں سے واگذار کرائیں۔ اور کبیر والا ریکا میں جب لوگ اخبارات سے ناواقف تھے تو حاجی صاحب مرحوم نے مفت اخبار تقسیم کیے۔ اس طرح اس علاقہ کے لوگوں کو اخبارات دیکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ راقم الحروف کو مسجد تالاب کا امام جامع کچھ عرصہ مقرر کیا۔ اور خود مقتدی رہے ان کی اولاد میں ظفر علی ظفر ابن ظفر حسین اور چھوٹے حافظ محمد اقبال صاحب اس وقت مسجد تالاب کے خطیب ہیں اور مسلم نیوز ایجنسی کی ملکیت انہیں کی ہے۔ یہ نوجوان نیک اور صالح ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو حاجی صاحب مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

مسلم نیوز ایجنسی کے مالک مسجد تالاب والی کے خادم

منشی محمد ابوالحسن:۔ منشی ابوالحسن علیہ جیسا انسان شاید کئی صدیاں پیدا نہ ہو سکے۔ کبیر والا میں جب ہندوؤں کا زور تھا تمام تجارت پر ہندو چھائے ہوئے تھے بینجر اللہ وسایا صاحب سے مل دھڑت کمیٹی قائم کی جسکی آمدنی انہی کے قائم کردہ مدرسہ جو الحسن جمیعت المسلمین کے زیر تحت تھا۔ اس پر خرچ ہوتی تھی۔ منشی محمد ابوالحسن ایک دیندار انسان تھے۔ سرور کائنات کا نام سن کر آنکھیں پرنم ہو جاتی تھیں تحریر تقریر

کے ماہر تھے۔ اُن کے دو بھائی منشی گل حسن صاحب اور میاں اللہ وسایا صاحب حیات ہیں۔

حضرت مفتی عبدالرحمان سرحدیؒ:۔ مدرسہ عربیہ باب العلوم کے صدر مدرس مولانا عبدالرحمان صاحب کی ہستی ضلع ملتان میں علم و فضل کے لحاظ سے بڑا مقام رکھتی ہے۔ آپ نے برسوں دھلی جامع مسجد فتح پوری میں درس دیا۔ آپ ایک نیک اور متقی بزرگ ہیں۔ ضلع مردان آپ کا وطن ہے

محمد اسماعیل صابر رحمۃ اللہ علیہ:۔
ایجنٹ ہفت روزہ خدام الدین لاہور:۔ محمد اسماعیل مرحوم کہروڑ پکا کے دیندار طبقہ میں ایک لعل گوہر پیدا ہوا تھا۔ مزدور تھے۔ لیکن اشاعت دین اسلام کا شوق بدرجہ اتم تھا۔ تمام دن اشاعت اسلام کی خاطر مختلف قسم کے پمفلٹ چھپوا کر تقسیم کرتے رہتے تھے۔ عین عالم شباب میں کافی عرصہ علیل رہ کر ان جہان فانی کو سدھار گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے چھوٹے بھائی بشیر احمد بھٹی آپ دینی رسائل منگوا کر بھائی کے ایصال ثواب کے لئے تقسیم کرتے ہیں۔

ہفت روزہ خدام الدین لاہور:۔ رسالہ بنات کراچی اب بھی جاری ہے۔ ان سے ایڈیٹروں نے مرحوم محمد اسماعیل کی رحلت پر رنج و غم کا اظہار کیا تھا۔ ان کے مشن کو چھوٹے

marfat.com

بھائی بشیر احمد سرانجام دے رہے ہیں۔

قاری امیر الدین رحمۃ اللہ علیہ:۔ قاری امیر الدین مدرسہ حفظ القرآن کے امیر اور صدر رہے تھے۔ ان کے اس وقت بیشمار شاگرد ملک کے مختلف حصوں میں قرآن پاک کی تعلیم دینے میں مصروف ہیں۔ میں انہیں بلا مبالغہ ولی اللہ کہنے میں تامل نہیں کرتا۔ آپ کی قرأت کی کلام پاک پاکستان بھر میں ایک منفرد لہجہ ہے۔ جو دلوں کو مسرور کر دیتا ہے۔ ابھی ایک سال پیشتر اسی فانی جہان سے رحلت فرما گئے ہیں۔ مدرسہ حفظ القرآن ابھی تک جاری ہے۔ ان خورد سالہ بچے قاری صاحبان اور دوسرے معلم تعلیم دیتے ہیں۔

یادگار زمانہ ہیں یہ لوگ

منیجر اللہ وسایا صاحب:۔ آپ کیرانہ پنجاب میں تقسیم ملک کے کپڑے کے مہاجر تاجر تھے۔ منیجر کا لفظ اس کے ساتھ لگ گیا کہ آپ مدرسہ عربیہ اسلامیہ جمعیت المسلمین کے منیجری کے فرائض انجام دیتے رہے تھے۔ آپ ایک ان تھک قومی سماجی کارکن تھے۔

کامریڈ محمد رمضان حسام:۔ قومی کارکنوں نے جابجا دیں پیدا کر جن نام نمود پیدا کیا اس مرد نے حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے قدموں میں زندگی گزار دی اور مجلس احرار اسلام کے بعد سب کچھ وقف کر دیا۔ برادران وطن ہندوؤں سے مسلمانوں کے حقوق کے لئے جدوجہد

marfat.com

شیخ محمد صادق (سابق ایم پی اے)

شیخ محمد صادق کا تعلق جالندھر شہر (مشرقی پنجاب)
کے ایک ایسے خاندان سے ہے جس نے پاکستان کے
حصول کے لئے جدوجہد میں نہ صرف حصہ لیا بلکہ ہر ممکن
قربانی بھی دی۔ اُن کے نانا خان بہادر شیخ خورشید محمد
(آئی سی ایس) جالندھر کے سب سے پہلے مسلمان ڈپٹی کمشنر تھے۔ اُنہیں نہ صرف
خان بہادر کا اعزاز حاصل تھا بلکہ او بی ای کا خطاب بھی ملا ہوا تھا۔ جالندھر ڈویژن
کی مسلم لیگ کے صدر بھی تھے۔ قائداعظم محمد علی جناح جب ۱۹۴۲ء میں جالندھر
شہر تشریف لائے تو تین دن تک انہوں نے خان بہادر شیخ خورشید محمد کے ہاں
قیام کیا۔

قیام پاکستان کے بعد ان کے والد شیخ محمد امین مرحوم کہروڑ پکا میں آکر آباد
ہوتے جہاں شیخ محمد صادق نے ۱۹۵۰ء میں گورنمنٹ ہائی سکول کہروڑ پکا سے
میٹرک کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ پھر ۱۹۵۶ء میں گورنمنٹ کالج ساہیوال
سے گریجویشن کیا۔ جہاں کرکٹ ٹیم کے کپتان تھے۔ اور پنجاب یونیورسٹی کے علاوہ
کئی نامور ٹیموں سے کھیلنے کا انہیں موقعہ ملا۔ ۱۹۶۴ء میں بلدیہ کہروڑ پکا کے کونسلر
منتخب ہوئے۔

۱۹۶۸ء میں جب ذوالفقار علی بھٹو نے پیپلز پارٹی بنائی تو کونسلر شپ سے

marfat.com

مستعفی ہو کر پیپلز پارٹی میں شامل ہوتے ۱۹۶۹ء میں انہیں پیپلز پارٹی کہروڑ پکا کا صدر بنایا گیا۔ اور سن ۱۹۷۵ء میں ذوالفقار علی بھٹو نے ان کی شاندار کارکردگی کی بنا پر تحصیل لودھراں کا پارٹی صدر نامزد کیا سن ۱۹۷۷ء میں پارٹی نے آپ کو حلقہ ۱۴۳ء (پی پی) کا صوبائی اسمبلی کے لئے امیدوار نامزد کیا۔ اور وہ وسائل نہ ہونے کے باوجود الیکشن میں کامیاب ہوئے۔

محمد صادق شیخ کہروڑ پکا کے سماجی اور سیاسی حلقوں میں امتیازی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کے والد محترم شیخ محمد امین ممتاز تاجر تھے۔ جبکہ محمد صادق شیخ کے بڑے بھائی شیخ محمد عالم بھی تجارت سے وابستہ اور اس شعبہ میں ممتاز حیثیت کے مالک ہیں۔

marfat.com

خاندان کانجون

خاندان کانجوں بطرف دہلی ہی کہروڑ پکا آکر رہائش پذیر ہوئے اس خاندان کے جدامجد کانجوں نامی راجہ بکرماجیت کی اولاد سے تھے جب یہ ملتان پہنچے تو حکمران ملتان جس کے تحت کہروڑ کا علاقہ بھی تھا۔ اِس خاندان کی عزت کرتے ہوئے حکمران کی اولاد سمجھ کر دہلی کی اراضی کے بدلے یہاں اپنی علاقہ علی پور کانجوں عطا کیا گیا یہ علاقہ ویران غیر آباد پڑا تھا۔ اسی خاندان کے اعلیٰ افراد نے اسے آباد کیا۔ اور قصبہ کا نام علی پور کانجوں پڑ گیا۔ خاندان دو حصّوں میں تقسیم ہو گیا۔ ایک حصّہ تو کانجوں کہلایا۔ اور دوسرا حصّہ "نوندے" ان لوگوں کے بزرگ جو مخیر بھی تھے لوگوں کو کافی زمینیں اللہ کے لئے بخشی۔

خاندان خان نور محمد خانصاحب

والد ماجد

جناب خان محمد امین خاں مرحوم۔ حاجی محمد کبیر خانصاحب

مخان نور محمد خان رحمت اللہ علیہ تحصیل نودھراں کی واحد شخصیت تھی۔ جن کے ڈیرے پر جو گیا خالی ہاتھ نہ لوٹا بلکہ پیسہ مانگا تو روپیہ

خیرات کا پایا۔ علماء کرام سے ولی اللہ لوگوں کے قدموں میں رہتے تھے
باوجود زمیندار ہونے نہایت ہی سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ حاجی عاشق
محمد چوہر سے روایت ہے کہ ایک موقعہ ایسا آیا کہ مسلسل چھ ماہ برسات
نہ ہوئی گرمی بڑھ گئی کھیتیں خشک ہونے لگیں اور قحط کے آثار پیدا ہو گئے
مرحوم خان نور محمد دوسرے لوگوں کے ساتھ نماز استسقاء پڑھنے
گئے لیکن برسات نہ ہوئی تو ---- خان نور محمد صاحب نے تمام
کپڑے اتار کر صرف تہبند پہن لیا۔ اور اپنی ایک ٹانگ میں رسہ ڈال کر
لوگوں کو کہا کہ مجھے ریت پر گھسیٹا جائے۔ بعض لوگوں نے عذر کیا لیکن آپ
مصر رہے آخر میں عمل کیا گیا۔ عمل کا نہ کرنا تھا فوراً بادل آئے اور جل
تھل ہو گیا مرحوم صوم صلوٰۃ کے پابند تھے۔ خان صاحب مرحوم نے مسجد میں
ایک حافظ مقرر کیا ہوا تھا جو کبھی غیر حاضر نہیں ہوتا نماز با جماعت کا اشتیاق بستی کے
لوگ نماز آپ کے ہمراہ ادا کرتے تھے اس وجہ سے اس خاندان کے اکثر افراد دیندار
ہیں خانصاحب کی اولاد میں

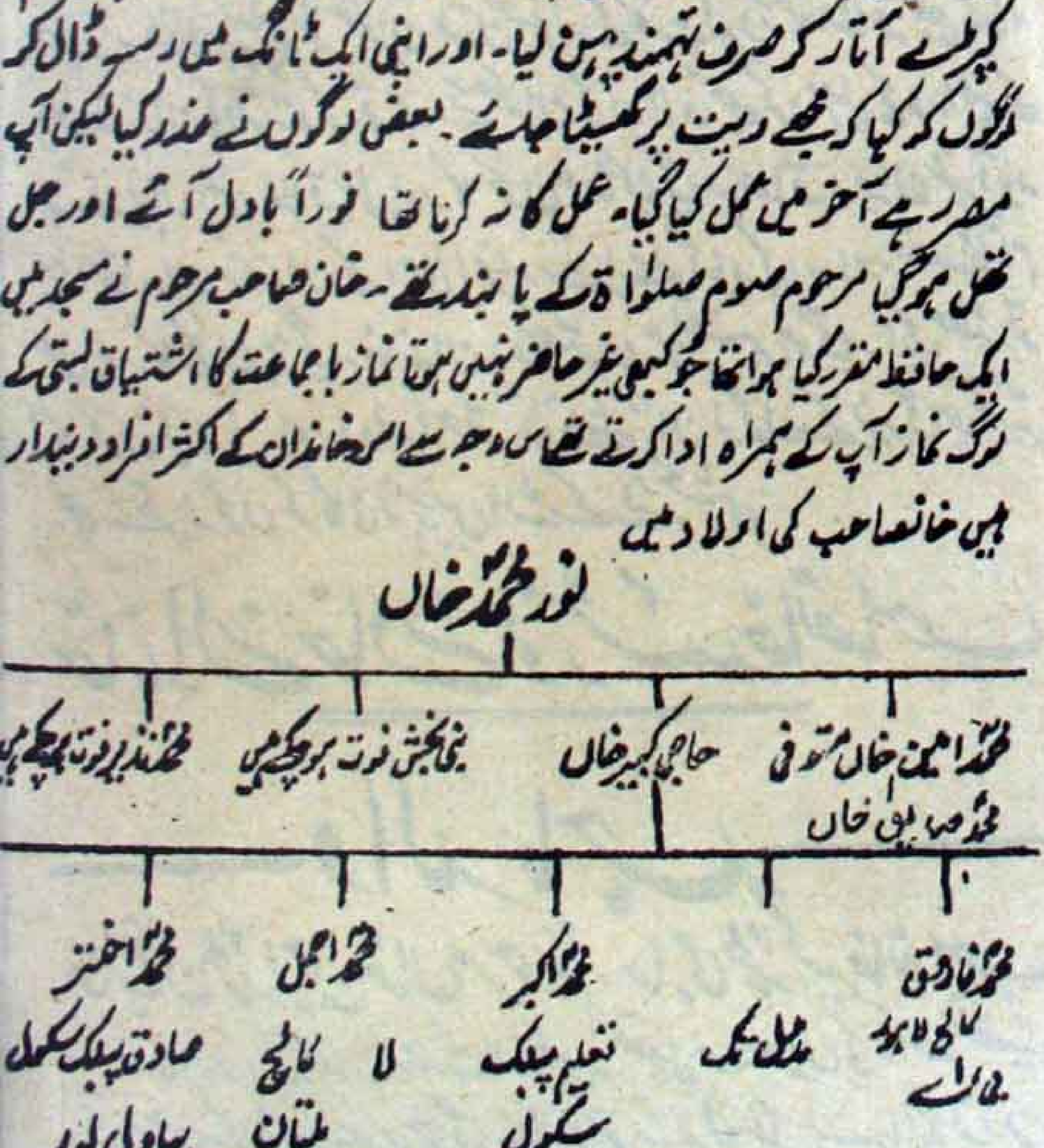

marfat.com

محمد امین خان کے متعلق تاریخ ملتان سے حوالہ۔

محمد امین خان کی زندگی ۱۹۳۵ء کے بعد۔ چونکہ تاریخ ملتان ۱۹۳۵ء لکھی گئی تھی میں آگئے اُن کا ذکر کرتے ہیں۔

تحریک پاکستان:۔ جب کہ تحصیل لودھراں میں مسلم لیگ کا نام کوئی سننا گوارا نہیں کرتا تھا علاقہ کے زمیندار یونینسٹ پارٹی میں تھے۔ خضر حیات اور چھوٹو رام کے گن گاتے تھے۔ سیوک رام اور شنو دیوی کو اسمبلی کی ممبر بلا منتخب کر رہے تھے۔ ہندو کے مسلمانوں پر بے انتہا ظلم اور ایک واحد ممبر میونسپلٹی اور تین ہندو ممبر تھے تو محمد امین خان مرحوم کے دل میں ایک نفرت کا جذبہ پیدا ہو گیا۔ اس سے پہلے قائداعظم سے کئی بار ملاقات کی

کہروڑ پکا میں مسلم لیگ کی بنیاد

ابتدائی مسلم لیگ خان مرحوم کی تحریک پر حکیم مولانا عطاء اللہ مرحوم مولوی ابو رضا بسم اللہ صاحب اور مرحوم قاضی سراج احمد ماسٹر قاضی ہاشم صاحب کے والد مرحوم نے بنیاد رکھی۔ مرحوم کی کاوش سے انتخاب باقاعدہ ہوا۔ سرپرست محمد امین خان مرحوم صدر۔ شیخ محمد شریف۔ جنرل سیکرٹری لیفٹیننٹ رحمت اللہ خان لودھی مرحوم۔ میاں نذر محمد کمل

marfat.com

سید ظہور حسین شاہ - مولوی ابو رضا رستم اللہ - مسلم لیگ کا قیام یہاں کے ہندو کے لئے ایک بم بن گیا - جو کسی وقت ہندو قوم کو یہاں سے ختم کئے بغیر نہ رہے گا۔

اس جماعت نے باقاعدہ کام کیا - مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ اس جماعت کا مشن تھا - اور پاکستان کا قیام اس کا نصب العین تھا۔

تحریک پاکستان شروع ہوئی تو مرحوم نے کئی خضر وزارت کے خلاف تحصیل بھر میں جلسے کئے اور مسلمانوں کو بیدار کیا ظلم و ستم کے خلاف آواز اٹھائی۔

گرفتاریاں

کہروڑ پکا چوک بخاری میں خان کی معیت میں ایک ایجی ٹیشن جلسہ ہوا - محمد بخش خاں سب انسپکٹر پولیس ایک دستہ پولیس کے ہمراہ جلسہ گھیرے میں لے لیا - اور پھولوں سے لدے ہوئے محمد امین خان اور دوسرے ساتھیوں کو تھانہ میں لے جا کر گرفتار کر لیا - ورضلعی حکام سے ملتان کی اجازت طلب کی - تو انگریز ڈپٹی کمشنر جس کو محمد امین خان کی طاقت کا علم تھا کہ پھر اس علاقہ سے جیل بھر جائے گی - رہا کرنے کے احکام صادر کر دیئے - لیکن میاں نذر محمد خان خادم حسین - احمد یار خاں اور رخان مصر رہے - کہ ہم یونینسٹ زمینداروں کو دکھا دیں گے کہ ہم جھوٹے پاکستان کے حصول کے عاشق ہیں - بالآخر رات کو محمد بخش نے کھانا منگوایا سب کو تھانہ میں کھلایا صبح ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا کہ اللہ کے لئے آپ تھانہ سے چلے جائیں - آپ کا پاکستان بن جائیگا۔

marfat.com

آپ کو مبارک ہو۔

مرحوم مسلم لیگ کیلئے کام کرتے رہے۔ قیام پاکستان عمل میں آگیا۔ فی اللہ الحمد۔

مہاجرین کی آمد آمد:۔ اسٹیشن پر کھانے پینے کا انتظام مسلم لیگ کیطرف سے تھا۔ خان مرحوم نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ شہر میں گورنمنٹ افسران کی رو سے دفتر قائم کر دیئے گئے۔ خان مرحوم نے مہاجرین کو حسب حالات مکانات میں قیام کرنے کی مدد کی۔ کچھ دن بعد جناب حیدر علی جو سرسہ کے تھے۔ ان کے ایماء انجمن مہاجرین کہروڑ پکا کا انتخاب عمل میں آگیا۔ انجمن مہاجرین اور مسلم لیگ نے ایک ساتھ خدمت شروع کی اسی اتحاد کی بناء شیخ عبد المجید سونہوی اور محمد امین خان مرحوم صوبائی اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے۔ ۱۹۵۱ء میں خان مرحوم نے اسمبلی میں دوبارہ حصہ لیا۔ اور کامیاب ہو گئے۔ گورنمنٹ امیدواران اسمبلی کو دعوت دی کہ جو امیدوار ہیں۔ وہ اپنا نصب العین لائحہ عمل اصول۔ پبلک کو بتائیں۔ مرحوم نے کہا کہ میں عوام چوکیدار ہوں۔ میں چوکیداری کرتا ہوں۔ اور کرتا رہوں گا۔ ملک دوست محمد اعوان نے سوال کیا کہ آپ نے تحصیل لودھراں کی کیا خدمت کی ہے۔ مرحوم نے کہا کہ میں نے ملتان براستہ بستی ملوک لودھراں بہاولپور روڈ کی تعمیر کے لئے گورنمنٹ سے منظور کرائی۔ دستور اسلامی کے متعلق کوشش ہے اللہ تعالیٰ مجھے اسلامی اصولوں پر حکومت بنوانے کی ہمت دی۔

یہ الفاظ مرزا صلاح الدین بسول جج ملتان لودھراں ریسٹ ہاؤس

marfat.com

میں کہے۔ جہاں جناب مخدوم زادہ سید حامد رضا بھی امیدوار قومی اسمبلی نے تقریر کی۔ کہروڑپکا میں واٹرورکس۔ دنیاپور روڈ کی تعمیر بجلی کے لئے اور سالانہ نہر کے لئے اسمبلی میں بل پیش کیا۔

ملک جب تباہی کے کنارے پر تھا۔ بھارت جیسا خطرناک دشمن پاکستان کو ایک نظر پھلتا پھولتا نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اور ہر طرف ملک کے اندرونی غدار کو قلعہ قمع کرنے کے لئے مغربی پاکستان اسمبلی نے مسلم لیگ پارٹی نے نو افراد کو منتخب کیا۔ جن میں خان مرحوم شامل تھے۔ انہوں نے صدر محمد ایوب خان کو مسلم لیگ کا صدر منتخب کرا کے ملک کو تباہی سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بچالیا۔

مرحوم کے تعلقات دور دور تک مغربی پاکستان بھر میں تھے۔ اور غرباء کی امداد کا مرکز خان مرحوم کی کہروڑ والی کوٹھی اور علی پور رہتی سے اسلئے ہر روز دونوں جگہوں پر مہمانوں کا تانتا بندھا رہتا تھا۔

مرحوم نے مختصر سی عمر میں کافی کام کیا جسکی وجہ سے صحت پر اثر پڑنا شروع ہوا۔ اور مرحوم مرض قلب میں مبتلا ہو گئے۔ ایک ایسا روز آیا کہ دنیاپور قریبی نواحی میلے پیر جیون میں جشن منا رہی تھی ادھر مرحوم اچانک حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔ اور جنت الفردوس میں اپنے مقام میں چلے گئے ان کے لئے وانا الیہ راجعون نادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ آپ نے پیچھے ایک بیوہ اور ایک لڑکی خان محمد صدیق خان چھوڑا ہے۔

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اسی گھر کی نگہبانی کرے

marfat.com

علی پور میں درود شریف

خان مرحوم کے وقت سے مسجد میں ہر جمعہ ایک حافظ اور ہر ہفتہ درود شریف کی محفل منعقد ہوتی ہے۔ غریب غرباء تمام دن خیرات حاصل کرتے ہیں۔

مرحوم کے دو بھائی ان کی زندگی میں فوت ہو گئے جو کنوارے تھے۔ محمد نذیر کم سن عمر میں اور صوفی بخشندہ خاں۔ نبی بخش خاں کالج بی، اے میں پڑھتے تھے۔ فوت ہو گئے نبی بخش خاں کو صوفی اس لئے لوگ کہتے تھے کہ آپ نیک اور صالح نوجوان تھے۔

والدہ صاحبہ زندہ ہیں شاید ان کے لئے یہ روح فرسا صدمے قدرت نے لکھ دیئے ہیں، مرحوم کی بیوہ۔ ماں جان کی خدمت میں مصروف رہتی ہیں، اور یہ خاندان صبح سے شام تک حاجت مندوں کی حاجتیں پوری کرنے میں گزار دیتا ہے۔ اور غرباء کو کھانا مفت تقسیم کرتا ہے۔

تاریخ قدیم سے

۱۹۷۰ء

جناب حاجی محمد کبیر خان صاحب (مرحوم)

حاجی محمد کبیر خاں: - حاجی محمد کبیر خاں۔ خان محمد امین خاں سے چھوٹے ہیں۔ آپ صوم صلوٰۃ کے پابند ہیں۔ آپکو دوران حج مفتی محمد عبدالرحمان صاحب صدر مدرس مدرسہ عربیہ اسلام باب العلوم کی

marfat.com

رفاقت میسر آئی اسی وجہ سے دین کی بہت سی باتیں آپ کو معلوم ہو گیئیں۔ آپ اسلامی کتب کا مطالعہ بھی رکھتے ہیں۔

دورانِ حج کوئی لغزش نہ ہوئی اور حج ہو گیا۔ مفتی صاحب بہت بڑے عالم اور نیک انسان ہیں۔ اِن کے ہمراہی حاجی صاحب کیلئے انتہائی مسرت کا باعث بن گئی۔ مکہ مکرمہ۔ مدینہ منورہ دوسرے مقدس مقامات پر آپ تشریف لے گئے اور وہاں خیرات کافی دی۔

حاجی محمد کبیر خاں برادر بزرگوار کا ہاتھ بٹاتے تھے۔ محمد صدیق خاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور لاہور رہتے ہیں۔

حاجی صاحب موصوف کے کندھوں پر سارا بوجھ ہے صبح سے شام تک حاجی صاحب کے ڈیرہ پر سینکڑوں لوگ آتے جاتے ہیں۔ اور یہاں سے کھانا وغیرہ میسر آجاتا ہے۔ جیسے رشی حلی پور ہوتا ہے اور حاجی صاحب کے آنے پر کہروڑ میں ہوتا ہے۔ حاجی محمد کبیر خاں کے عزائم اپنے برادر کی طرح تحصیل لودھراں ترقی دینے کے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکو اپنے نیک عزائم میں کامیاب کرے آمین۔ ثم آمین۔

آپ بھی پاکستان کی تعمیر ترقی کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔

محمد صدیق خاں:۔ اس ہونہار نوجوان نے صادق پبلک سکول بہاولپور کے سینئر کیمبرج کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور سے بی۔ اے فائنل کیا ہے۔ ایم تک زیر تعلیم ہیں۔ اپنے باپ مرحوم کی طرح ملک و قوم کی خدمت کرنے کا اشتیاق ہے۔

marfat.com

خان محمد خورشید خان صاحب۔ کانجوں

بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ۔ رئیس اعظم علی پور کانجوں

خان محمد خورشید خاں :۔ آپ خان شاہ محمد خاں کے فرزند ہیں اور مرحوم محمد امین خاں کے بھانجے۔ آپ کو علاقہ کی زرعی ترقی کا بڑا شوق ہے۔ زمیندارہ کاموں میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور علاقہ کے دکھی لوگوں کے ساتھ اُن کے ہمدرد دکھ کے لئے شریک رہتے ہیں۔ خان شاہ محمد خاں مرحوم نہایت ہی سیدھے سادے انسان تھے خاں مرحوم صوم صلاۃ کے پابند تھے۔

فقط آپ کی اولاد میں خان محمد خورشید خاں ایک فرزند ہیں۔ موصوف کی شادی احمد یار خاں رئیس اعظم عنایت علی کی دختر نیک اختر سے ہو گئی ہے۔ یہ رشتہ ان تمام خاندانوں کو پیارا ہے۔

باوجود وکالت پاس کرنے فخر کا نام و نشان تک نہیں غریب غرباء کے ساتھ گھل مل کر رہتے ہیں۔

شجرہ احمد بخش

خان شاہ محمد خان
|
خورشید خان
|
محمد زبیر خان

کہروڑ کا یہ مایہ ناز خاندان

عزت نشان محسن الملک مولانا مولوی غلام حسین صاحب رح علوی کی ذات ستودہ صفات پر اہل کہروڑ جتنا بھی ناز کریں انہیں زیبا ہے۔

آپ علوی ہاشمی خاندان کے چشم و چراغ تھے آپ کے مورث اعلیٰ ممالک اسلامیہ کے چیف جسٹس کے قاضی تھے۔ مولانا کے دادا مولوی عبدالوہاب صاحب۔ حضرت خواجہ حافظ محمد اکرم صاحب کے خلیفہ مجاز تھے (ملاحظہ ہو مادر زاد ولی اللہ) آپ کے بزرگان شاہان دہلی کے استاد تھے۔ شہنشاہ دہلی نے کہروڑ میں جاگیر عطا فرمائی۔ جو اب تک اس خاندان کے قبضہ میں ہے۔ آپ کے والد مولانا نبی بخش صاحب اعلیٰ حضرت نواب صادق محمد خان صاحب رابع کے استاد تھے۔

مولانا اعلیٰ حضرت صادق محمد خان صاحب خامس امیر آف بہاولپور کے استاد تھے۔ جب امیر آف بہاولپور تخت نشین ہو گئے تو انہوں نے اپنے فاضل اور ارسطو صفت استاد کو ہوم منسٹر کے جلیل القدر عہدہ پر فائز فرمایا۔ آپ نے ریاست کے حقوق کی حفاظت میں گورنمنٹ برطانیہ سے ٹکر لی۔ اور ضلع رحیم یار خاں کو بچا لیا۔ مولانا کے اس عظیم الشان کارنامے کی تمام ہندوستان میں تعریف کی گئی۔ عیدگاہ کی تعمیر۔ ٹاؤن ہال کی عمارت جامع عباسیہ کی تاسیس آپکے شاندار اور فقید المثال کارنامے ہیں۔ آپ کے تین صاحبزادے میجر شمس الدین محمد

marfat.com

ضیاء الدین احمدؒ۔ نظام الدین حیدر ہیں۔ میجر صاحب مملکت بہاولپور کے وزیر معارف و بلدیہ تھے۔ آپ کی علمی خدمات و حسن و سلوک کی داستانیں بہاولپور میں ضرب المثل ہیں۔ آپ بدرجہ غایت سخی تھے سینکڑوں روپے ماہوار بیوگان اور یتیم بچوں میں بطور وظیفہ تقسیم فرماتے تھے۔ میجر صاحب کی بے وقت وفات نے غریب بیوگان اور یتیم بچوں کا واحد سہارا چھین گیا ہے۔

میجر صاحب کے چار صاحبزادے موجود ہیں سب سے بڑے الحاج میاں سلطان احمد صاحب۔ ایس۔ سی حکومت پاکستان کے افسران اعلیٰ ہیں۔ دیانت داری، فرض شناسی، رحم دلی میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔ آپ علوی خاندان کے سجادہ نشین مولانا غلام حسینؒ میجر شمس الدین صاحب کے صفات حسنہ کے حامل اور ان کے صحیح جانشین ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ سلامت باکرامت رکھے۔ میجر صاحب کے دوسرے صاحبزادے میاں نور الزماں صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل ایک اعلیٰ پایہ کے ادیب اور شاعر ہیں۔ اور راوج تخلص فرماتے ہیں۔ تیسرے صاحبزادے فرید الدین مسعود ہیں جو مشہور نیک نام خاتون طاہرہ مسعود کے شوہر ہیں۔ جو بہاولپور کی مسلمہ رہنما ہیں۔ چوتھے صاحبزادے کا اسم گرامی غیاث الدین محمود ہے عزت نشان محسن الملک کے دوسرے صاحبزادے میاں ضیاء الدین احمد ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس ہیں۔ جو آپ گوشہ نشینی کی زندگی بسر فرما رہے ہیں۔ لوگوں سے زیادہ میل جول پسند نہیں کرتے۔

۱ آپکے سب سے چھوٹے صاحبزادے میاں نظام الدین حیدر صاحب جو ریاست میں افسر خزانہ اور ڈائرکٹر زراعت کے معزز مناصب پر متمکن تھے۔ آپ بہت بڑے مقبول عوامی سیاسی لیڈر ہیں۔ اور آپ کا مستقبل نہایت شاندار نظر آرہا ہے۔ بیگم طاہرہ مسعود آپکی صاحبزادی ہیں۔

marfat.com

لقب ماد رزاد ولی اللہ

اور حضرت کے جنازہ میں شریک ہو کر واپس چلے گئے۔ سورج غروب ہو رہا تھا۔ کہ آفتاب ولایت نے پردہ فرمایا۔

دوسرے دن ایک سفید ریش، وجیہ سبز پوش بزرگ جو عربی لباس میں ملبوس تھے تعزیت کے لئے تشریف لائے اداء ختم کے بعد وہ لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل ہو گئے۔ انہیں بہت تلاش کیا مگر نہ ملے۔ حافظ حامد صاحب چیلہ واہنی نے فرمایا کہ اِدھر اُدھر نہ بھاگو وہ تمہیں نہ مل سکیں گے۔ وہ خضر تھے۔ اور حضرت کی تعزیت کے لئے تشریف لائے تھے۔

تاریخ وفات از حضرت مولانا محمد شریف صاحب

در مسلخ روز جمعہ تاریخ سوم بود	ماہ جمادی الاوّل ولیٔ اعظم
حافظ محمد اکرم غریب پرور	چوں دید روئے جاناں بسپرد جان یارحم
آوارہ گشت عقلم با نور دوگفتہ	فخر رجال دین شاہ کریم اکرم

دیگر از حافظ حامد صاحب چیلہ واہنی۔

حسب رضی اللہ عنہ۔ ز تاریخ وجانشین کن صحابیے ۱۲۶۷ھ

اس وقت درگاہ کے سجادہ نشین حضرت قبلہ مخدوم غلام دستگیر صاحب مدظلہ العالی ہیں جو عالم دین ادیب اور معمر بزرگ ہیں۔ درگاہ شریف کی خدمت میں مشغول رہتے ہیں۔ حضرت کی بھی ان کے حال پر بہت شفقت ہے سلمہ اللہ تعالیٰ حضرت مخدوم صاحب کے دو صاحبزادے ہیں۔ بڑے مخدوم زادے سراج احمد صاحب جو ولیعہد سجادہ نشین ہیں۔ اور دوسرے مخدوم زادہ

marfat.com

بعد از وفات کرامتیں

پہلی کرامت:- حضرت کی دو معرکۃ الآراء کرامتیں زیادہ مشہور ہیں۔ ایک یہ کہ سید محمد نواز شاہ صاحب گردیزی کو قلعہ ڈیراور کی قید سے بچا کر احمد پور شرقیہ پہنچایا۔

ریاست بہاول پور کے وزیر سید امام شاہ صاحب گردیزی حضرت کے مرید تھے۔ ان کے فرزند سید محمد نواز شاہ صاحب گردیزی بھی حضرت کے دست بیعت تھے۔ نواب بہاول خاں صاحب رابع عین عنفوان شباب میں اچانک وفات پا گئے۔ انہیں زہر دیا گیا تھا۔ اس وقت نواب صادق محمد خاں رابع خورد سال بچے تھے۔ نواب صاحب کا جنازہ حسب دستور ڈیراور پہنچایا گیا۔ سید محمد نواز شاہ صاحب جو اس وقت نوجوان اور نواب صاحب کے مشیر تھے دربار بہاول پور کی طرف سے جنازہ کیساتھ گئے۔ قلعہ ڈیراور والیان ریاست کا قدیم دارالخلافہ تھا۔ اس وقت صاحبزادہ جعفر خاں عباسی قلعہ میں موجود تھا اسکو اس کے اوباش ساتھیوں نے مشورہ دیا کہ والی ملک ایک خورد سال بچہ ہے آپ کیلئے یہ ایک سنہری موقع ہے۔ آپ ڈیراور پر قبضہ کر کے اپنی تخت نشینی کا اعلان کر دیں۔ وہ اس صلاح پر عمل پیرا ہوا۔ اور سید امام شاہ صاحب وزیر کو اطلاع دی کہ میں تخت نشین ہو گیا ہوں۔ آپ کو وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے۔ اگر آپ نے اس حکم سے سرتابی کی تو آپ کا اکلوتا لڑکا سید محمد نواز شاہ جو میری قید میں ہے اسکو قتل کر دوں گا۔ سید امام شاہ صاحب

marfat.com

نے اسکی دھمکی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ڈیراور پر حملہ کر دیا۔ جعفر خاں جو
ایک مغلوب الغضب آدمی تھا۔ سخت مشتعل ہوا اور محمد نواز شاہ صاحب
کے قتل کا حکم دیدیا۔ ایک رحم دل افغان میر باز خاں ابدالی نے کہا کہ صبح
تک تامل کریں ممکن ہے شاید وزیر اعظم کے ساتھ صلح کی صورت نکل آئے
سید محمد نواز شاہ صاحب کو ایک نوکر کے ذریعہ خبر مل گئی انہوں نے حضرت
سے استمداد کی درخواست کی وہ چارپائی پر بیٹھے تھے۔ تھوڑی سی اونگھ
آئی دیکھا حضرت سامنے کھڑے ہیں۔ تعظیم کیلئے سرو قد اٹھے۔
حضور نے حکم دیا میرے ساتھ آؤ۔ یکایک شاہ صاحب نے دیکھا کہ وہ
قلعہ کے باہر حضرت کے ساتھ کھڑے ہیں۔ وہاں ایک شخص نے سفید رنگ
کے دو گھوڑے پیش کیئے ایک پر خود سوار ہوئے۔ اور دوسرے پر
سواری کیلئے شاہ صاحب کو ارشاد فرمایا۔ سید محمد نواز شاہ صاحب
کا بیان ہے کہ گھوڑے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہوا میں پرواز کر رہے
ہیں۔ تھوڑی دیر میں احمد پور کی روشنی دیکھی۔ میرے دل میں خیال
آیا کہ میرے حضرت تو وصال فرما چکے ہیں اسی خیال کے آتے ہی حضور غائب
ہو گئے۔ جب میں گھر پہنچا تو وہاں وہ صف ماتم بچھی تھی۔ شام کے وقت
انہیں یہ اطلاع ملی تھی کہ جعفر خاں نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو قتل کرادیا
ہے۔ سرکاری ریکارڈ میں یہ اندراج ہے کہ جعفر خاں نے شاہ صاحب
کو قتل کرنا چاہا تھا۔ مگر وہ پر اسرار طور پر قید خانہ سے فرار ہو گئے
دوسرے دن انہیں احمد پور میں دیکھا گیا۔

سید محمد نواز شاہ صاحب حضرت کے خلیفہ مجاز تھے آپ ریاست
بہاولپور میں تمام عمر چیف جج اور وزیر اعظم رہے آپ نہایت نیک

marfat.com

زاہد بزرگ تھے۔ ہزاروں لوگ اُن کے مرید اور معتقد تھے۔ آپ کے
دو صاحبزادے سید محمد علی شاہ و سید غلام علی شاہ تھے۔ سید محمد علی
شاہ صاحب کے فرزند سید امام شاہ صاحب اور ان کے فرزند سید
محمود نواز شاہ صاحب و سید احمد نواز شاہ صاحب سالک وزیر ہیں حضرت
کے دربار سے انہیں اپنے بزرگوں کی طرح عقیدت ہے۔ سید امام شاہ
صاحب سے مولوی غلام رسول صاحب چشتی نے پوچھا کہ آپ کا سلسلہ
نسب کس امام سے ملتا ہے۔ شاہ صاحب نے جواب دیا میرا سلسلہ بہت
ضعیف ہے۔ سید پتر قریشی دا۔ قریشی پتر بھٹی دا۔ بھٹی پتر کھرل دار

دوسری کرامت

حضرت کے عرس شریف کی مجلس میں آپ کے خلیفہ مجاز مولوی محمد اسلم
صاحب جبلہ کی حالت وجد گر گر ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ چلنے پھرنے سے
معذور ہو گئے۔ سال بھر یہی حالت رہی حضرت کے عرس پر انہیں کھٹولی میں لائے۔
مجلس سماع میں وجد کی حالت میں رقص فرماتے رہے۔ اور بالکل تندرست ہو گئے۔

شیخ محمد شریف صاحب بی اے جو ایک ممتاز تاجر ہیں بیان فرماتے ہیں کہ
میرے بچپن میں ایک لکھے لڑکے نے حضرت کی بے ادبی کی اسی دن اس کو سرسام
ہو گیا جس سے اسکی موت واقع ہو گئی۔

حضرت کے جن مرید حافظ کرم دین ملنگی کا ذکر میرے مطب میں سید اکبر شاہ صاحب
رضوی کتاب ادر زاد ولی اللہ پڑھتے رہے فداق فرمایا کہ مخدوم غلام دستگیر صاحب

میر جلال خان :- میر جلال خان پہلے بلوچ سردار ہیں۔ جنہوں نے مکران میں پہنچ کر باقاعدہ حکومت قائم کی۔ یہ روہی میر ابراہیم کی اولاد ہیں۔ اور کافی عرصہ پہلے ان کے آباؤ اجداد عرب سے ہجرت کر کے مکران میں آباد ہوئے۔ میر جلال خان نے اس ملک کا اچھا انتظام کیا۔ اور ملک کو زرخیز علاقہ بنایا۔ ان کے پانچ لڑکے ہیں۔ میر رند۔ میر لاشار۔ میر قرائی۔ میر ہوت۔ میر جاتن۔ تمام بھائیوں نے بیج کا تخت میر ہوت کے حوالے کر دیا اور خود جنوب مشرقی ایشیاء ایران میں آباد ہو گئے۔ اور تقریباً دو صدیوں تک آباد رہے۔

چاکر خان اعظم :- پندرہویں صدی کے آغاز میں جنوب مشرقی ایران میں قحط پڑ گیا۔ بلوچ امیر قسم کے لوگ تھے۔ پھر مکران کی واپس آئے اس وقت میر شیہک ان کا سردار تھا۔ اس قلات اور کچھی میں اپنے قبائل کو آباد کیا۔ میر شیہک کے بلند اقبال اور بہادر اور دلیر بیٹے میر چاکر خان رند نے قلات میں اپنے خسر کو گورنر مقرر کیا۔ اور خود سبی پر قبضہ کر کے ایک زبردست قلعہ تعمیر کرایا۔ چاکر خان اور اس کا چچا زاد بھائی میر گواہرام کچھ عرصہ تک اس علاقہ پر حکومت کرتے رہے۔ مگر آپس میں تنازعات شروع ہو گئے۔ اور تیس سال تک میر چاکر خان اور گواہر خان لشاری لڑتے رہے۔ میر چاکر خان نے اس خونریزی اور آپس میں ناچاقی کی وجہ سے میر چاکر نے اپنے قبائل کو ساتھ لئے دہلی فتح کرنے کے ارادے وادی پنجاب میں داخل ہوئے۔ پہلے انہوں نے اوچ اور ملتان کے درمیان کوٹ چاکر کے نام قلعہ بنوایا۔ اور حالات کا جائزہ لینے کے بعد لنگاہوں کے خاتمہ پر ملتان کے گرد و نواح بیٹھے۔ اور اس زمانے کے حالات کے مطابق بندہ ملتان کے اکثر

علاوہ نشین کو جو شخص نذرانہ پیش نہ کرے ۔ حافظ صاحب اُسکو سخت سزا دینگے
یسی کہ مسٹر واکٹ انگریز کو دی ۔ رات کو شاہ صاحب نے حافظ اکرم دین صاحب
خواب میں دیکھا انہوں نے کہا کہ شاہ صاحب اب میرے پیر بھائی سید فتح شاہ صاحب
مزی کئے لوتے ہیں آپ کو زیبا نہیں دیتا کہ میرے متعلق مزاح فرمادیں ۔ راقم الحروف
ی اس مذاق میں شامل تھا ۔ رات کو دیکھا کہ ایک ریش بزرگ حضرت کے دربار کے سرہانے
ودب کھڑے ہیں میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا بیٹا مذاق کرنا اچھا نہیں ہوتا آیندہ
یسا نہ کرنا ۔ میں ڈر سے پسینہ میں شرابور ہو گیا ۔ جب آنکھ کھلی تو میرے کپڑے
بھیگے ہوئے تھے ۔ حالانکہ دسمبر کا مہینہ تھا ۔ یہ بھی فرمایا کہ قرآن شریف کی تلاوت
سے ابھی فارغ ہوا ہوں ۔

بلوچ خاندان

ڈاکٹر کیپٹن عالم صاحب راقیب کا دعویٰ ہے ۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
عراق کے باشندے اور حضرت سام بن نوح علیہ السلام کی نسل سے تھے ۔ اور
بلوچ قوم بھی عراقی اور سامی ہے ۔

بلوچ قوم کا منبع نسل عرب ہے ۔ یہ قوم آبادی کے لحاظ سے پورے مغربی
پاکستان میں پھیلی ہوئی ہے ۔ پوری بلوچ قوم جنوبی ایران سے وسط ہند تک
کئی ملکوں میں پھیلی ہوئی ہے ۔ لیکن اس کا اصلی مرکز بلوچستان ہے جسکی سابقہ
حیثیت بندر عباس سے دریائے سندھ تک ادھر افغانستان کا جنوبی حصہ اور
ایران کا مشرقی اور جنوبی حصہ شامل تھے ۔

marfat.com

علاقوں میں بلوچ قوم آباد ہو گئی۔

تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ علاقہ کہروڑ پکا میں بھی بلوچ اقوام آباد ہوئی۔ جن کی علاقہ کہروڑ پکا کے مضافات میں بلوچوں کی چوکیاں قائم ہو گئیں۔ موضع رندا جادہ۔ چوکی زنگمن خان۔ چوکی کہنہ۔ چوکی بستی خان۔ چوکی سوبھے تھل وغیرہ۔ ان چوکیوں اور گردونواح میں بلوچوں کی مختلف اقسام آباد ہیں۔ ان میں زیادہ تر رندا۔ کورائی۔ ہوت۔ چانڈیہ زیادہ مشہور ہیں۔ موضع اندرجا ہی بستی رنداں میں تین بھائی آباد ہوئے۔ سب سے بڑے بھائی کا نام خان محمد خان منجھلے کا نام حسین خان اور چھوٹے کا نام دوست محمد خان۔

رندا بلوچ برادری میں شادی بیاہ کے آباؤ اجداد کے پرانے رسم و رواج کی رسم کی تکمیل کے لئے بھی سب سے بڑے بھائی کی اولاد کو اہمیت حاصل ہے۔ خان پیر بخش خان بہت ہی مدبر اور دلیر تھے۔ علاقہ میں بہت ہی وقار رکھتے تھے۔ نمبردار اور ذیلدار رہے۔ آپ نے اپنے پیچھے بہت ہی کافی رقبہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑیں۔ جن میں سب سے بڑے کا نام خان محمد ناصر خان اور چھوٹے کا نام محمد رمضان خان ہے۔ خان ناصر محمد خان نمبردار تھے۔ جن کے تین بیٹے ہیں۔ خان عطا محمد خان۔ خان ضیاء محمد خان۔ خان بہادر محمد خان۔ خان عطا محمد خان موضع کے نمبردار ہیں۔ جو علاقہ میں باوقار اور لائق انسان ہیں۔ اور سیاسی سرگرمیوں میں بڑے شوق سے حصہ لیتے ہیں۔ یونین کونسل کے ممبر ہیں۔ خان ضیاء محمد خان فوج میں صوبیدار رہے ہیں۔ آجکل بہاولپور میں رہائش پذیر ہیں۔ بہت ہی لائق۔ صابر۔ قوم کے وفادار اور خاندان میں کافی عظمت کے مالک ہیں۔ ان کا بڑا بیٹا خان خالد حسین خان پاکستان میں ایم بی بی ایس کر کے سات سال سے امریکہ گئے ہوئے ہیں۔ بیٹے خان سجاد محمد

marfat.com

خان ہری پور ہزارہ ایس ڈی او کی آسامی پر تعینات ہیں۔ چھوٹے بیٹے خان
ناصر محمد خان تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ خان بقاء محمد خان زمیندار کی حیثیت سے
باوقار انسان ہیں۔ اور موضع کی انجمن رفاع عامہ کے صدر ہیں۔
خان ضیاء محمد خان باوقار، مدبر اور انسان ہیں۔ ان کی ہر بات پتھر
کی لکیر ہوتی ہے۔ ان کے دو بیٹے ہیں۔ بڑے کا نام پیر بخش خان ہے۔ جو
ڈاکٹری کا کام کر رہے ہیں۔ اور میٹرک ہیں۔ انجمن رفاع عامہ موضع رند جاہ
کے ممبر ہیں۔ چھوٹے بیٹے غلام شبیر خان میٹرک میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

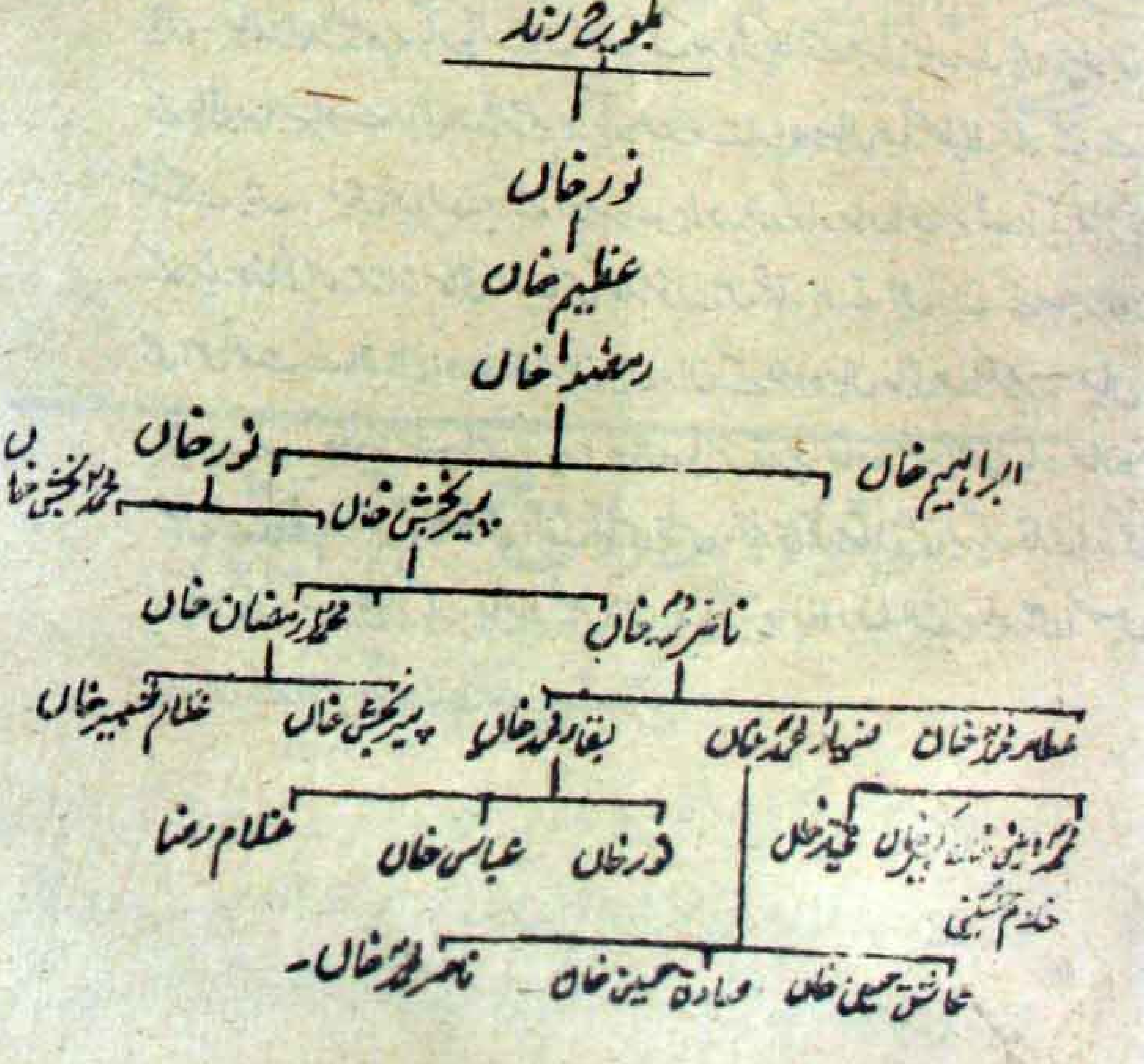

marfat.com

(بقیہ از صفحہ ۱۳۴)

پولیس میں اعلےٰ ترین عہدے پر فائز ہو کر مدتوں خدمات سرانجام دیں۔ اور نہایت نیک نامی سے ریٹائر ہوئے تاہم اس محکمہ میں انہوں نے اپنی اولاد کو بھرتی نہیں کرایا۔ بلکہ اُن کے ایک صاحبزادے محمد علی بریار ایم ایس سی اور دوسرے صاحبزادے ایم بی پی ایس سی ہیں۔ حافظ محمد اشرف علی واپڈا میں ایکسین اور حامد علی بریار ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں۔ جبکہ چھوٹے صاحبزادے محمود علی انجینئرنگ کے طالب علم ہیں۔

اسی طرح میاں عبدالقدیر کے برادر بزرگ میاں عبدالعزیز مرحوم نے کہروڑپکا میں علم کی روشنی پھیلانے اور تعلیمی ترقی کے لئے زندگی بھر خاصا کام کیا۔ اور اپنی عمر کا بیشتر حصہ کہروڑپکا کے تعلیمی اداروں میں گزارا۔ میاں عبدالعزیز مرحوم کے ایک صاحبزادے میاں عبدالحکیم بریار ایڈووکیٹ کہروڑپکا کے ممتاز قانون داں اور معروف سماجی کارکن ہیں۔ میاں عبدالعلیم بریار پاکستان مسلم لیگ کہروڑپکا کے جنرل سیکرٹری ہیں جبکہ ان کے باقی صاحبزادے حاجی عبدالرحیم بریار۔ عبدالستار اور میاں عبدالحفیظ تجارت سے منسلک ہیں۔ میاں عبدالقدیر کے دوسرے برادرِ بزرگوار حافظ عبدالرشید بریار کہروڑپکا کے جید حفاظ اور ممتاز سماجی سیاسی کارکنوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے صاحبزادگان بھی اس نعمت سے مالا مال اور حافظِ قرآن ہیں۔ ان کے علاوہ میاں حاجی عبدالکریم۔ میاں اللہ یار بنیا۔ حافظ بشیر احمد بریار۔ میاں ریاض قدیر۔ حافظ شبیر احمد بریار۔ حافظ محمد جمیل اے سی کسٹم۔ ڈاکٹر محمد شکیل ایف آر سی ایس۔ قاری محمد عثمان غنی بریار۔ قاری نورالحق بریار۔ حافظ ظہور الحق بریار۔ حافظ فیض اللہ بریار۔ حافظ رضا اللہ بریار بھی اس خاندان کے اہم افراد میں شمار ہوتے ہیں۔

marfat.com

فضل القادر چوہدری اے ۔ پی ۔ ایم معطل ؟ اور کشمیر کا ڈیلی گیٹس کے انچارج خورشید ہمراہ آئے تھے ۔ جالندھر کے لوگ جلوس نکالنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے لیکن قائد اعظم کے جلوس کے لیے تو اپنی کوششوں کی انتہا کر دی تھی ۔ قائد اعظم نے اس وقت فرمایا تھا کہ آج کے جلوس کے بعد میری ہمت اور میری عمر میں اضافہ ہو گیا ہے ۔

تجارت ہمارا آبائی پیشہ ہے لیکن زیادہ تر رشتہ دار ملازم پیشہ ہیں ۔ آرمی ۔ ایر فورس ۔ مالیات ۔ جنگلات کے محکموں میں ابھی تک کافی اونچے عہدوں پر متمکن ہیں ۔ کچھ زمینداری بھی ہے ۔ والد بزرگوار دوسری جنگ عظیم میں انڈین انجینئرنگ آرمی میں ۔ اٹلی ۔ بغداد ۔ عراق ۔ ایران میں دس سال تک خدمت کر چکے ہیں ۔

رر

خاندان سادات حسنی حسینی

رضوی کھروڑ پکا

خاندان حسنی حسینیہ کی ایک شاخ کہروڑ پکا میں آکر آباد ہوئی ۔ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کے بعد امام موسیٰ علیہ السلام مشہد مقدس میں آکر آباد ہوئے ۔ اور آپ اپنے ہمراہ بہت ایک تبرکات مقدس بھی لائے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔ یہ

marfat.com

مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ پیراہن مبارک سیدنا حضرت امام حسنؑ و حضرت امام حسینؑ علیہما السلام ۔ کلاہ و پیراہن مبارک حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ بیان کیا جاتا ہے کہ پندرہ پشت تک یہ تبرکات مقدسہ مشہد مقدس میں خاندان حضرت امام کی تحویل میں رہے ۔ اس کے بعد خاندان میں دو بھائی حاجی فخر الدین و شیخ محمد ہوئے جن کے درمیان ان تبرکات کی تقسیم کے متعلق تنازعہ ہوا ۔ آخر کار باہم یہ شرط قرار پائی کہ یہ تبرکات جس مقفل کوٹھری میں بند ہیں ۔ اس کا قفل جس بھائی کے ہاتھ سے کھلے وہی ان تبرکات کا وارث قرار پائے ۔ حاجی فخر الدین صاحب عرف حاجی بڈھا شاہ صاحب کے ہاتھ لگاتے ہی قفل دروازہ کھل گیا ۔ اور اقرار کے مطابق آپ ان تبرکات کے مالک قرار پائے لیکن دونوں بھائیوں میں نزاع اور رنجش بڑھ گئی ۔ چنانچہ حاجی صاحب موصوف معہ عیال و اطفال مشہد مقدس سے ہجرت کر کے ملتان تشریف لائے ۔ اور یہیں سکونت پذیر ہو گئے ۔ آپ کی خانقاہ بوہڑ دروازہ کے اندر محلہ شاہ گردیز میں موجود ہے ۔ اور آپ ہی کی وجہ سے خاندان کا نام قفالی مشہور ہوا ۔ پانچ پشت تک یہ خاندان یہیں مقیم رہا ۔ اس کے بعد حضرت زندہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہمراہی حضرت شاہ رکن عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ بطور سیر گھوڑ آئے یہ شہر اس وقت ایک غیر آباد ٹیلہ تھا ۔ حضرت زندہ پیر نے اسی جگہ کو پسند فرما کر اقامت اختیار کی ۔ قوم جو یہ اس زمانے میں یہاں آباد تھی ۔ آپ کی تلقین سے یہ قوم مسلمان ہو گئی ۔ اور بعد میں انہی دونوں بزرگوں کے تصرف اور دعا کے اثر سے فارغ البال اور خوشحال ہو گئے ۔ کچھ عرصہ بعد حضرت شاہ رکن عالم صاحب تو واپس آ گئے ۔ لیکن حضرت شاہ زندہ پیر صاحب وہاں مقیم ہو گئے ۔ آج تک قوم جویہ کا دستور ہے ۔ کہ اپنے بچوں کی چوٹی شاہ رکن عالم صاحب کے دربار پر

marfat.com

خاندان میاں محمد اسلم جھنڈیر

چھنب کلیار لودھراں

ہمارا خاندان حضرت عباس علمدار جو حضرت علیؓ کے فرزند ارجمند تھے، کی اولاد ہے۔ چونکہ حضرت عباس نے کربلا معلےٰ میں جھنڈا اٹھایا تھا جو علمدار ہونیکی وجہ سے علمدار کہلانے لگے۔ اور انکی اولاد علمدار کی بجائے (جھنڈا گیر) کہلانے لگے۔ اور پھر آہستہ آہستہ یہ لفظ بگڑتا بگڑتا (جھنڈیر) کہلانے لگا۔ ہم اسے اسلاف شاہ نجف بغداد شریف سے بغرضِ اشاعت دین ہندوستان میں موضع ٹبہ جھنڈیر تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ تشریف لائے۔ جہاں ہمارے بزرگ حضرتِ غوث موسیٰ بندگی صاحب نزد ٹبہ جھنڈیر دریائے راوی کے کنارے نزد سرائے سدھو میں مدفون ہیں۔ اور وہاں سے اشاعت دین کی خاطر ہمارے بزرگ حافظ عبداللہ صاحب موضع دین واہ تحصیل میلسی میں تشریف لائے۔ اور وہیں ان کی خانقاہ بھی ہے۔ وہاں سے ہمارے بزرگ میاں غلام مصطفیٰ صاحب اشاعت دین کی خاطر موضع چھنب تحصیل لودھراں میں تشریف لائے۔ جنکی ہم اولاد ہیں۔ اور اس وقت موضع چھنب کلیار تحصیل لودھراں میں مستقیم ہیں۔ ہمارا تمام خاندان بزرگانِ دین سے بھرا پڑا ہو میرے والد میاں صادق محمدؒ صاحب حافظ و عالم ہیں۔ اور اب بھی مہتمم مدرسہ سراج العلوم لودھراں ہیں۔ یہ پہلے ۲۵/۳۰ سال سرپنچ چھنب کلیار رہے اب دنیا کے کاروبار ترک کر کے یادِ خدا میں مصروف ہیں۔ میرے چچا میاں

marfat.com

غلام مصطفےٰ صاحب نمبر ۲ مرحوم اس علاقہ کے ذیلدار ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ۔ اسیسر ممبر جرگہ۔ پریذیڈنٹ پنچایت ممبر مارکیٹ کمیٹی رہ چکے ہیں۔ اور اب وفات پا چکے ہیں۔ میں اپنے والد میاں صاحبزادہ محمد حسین صاحب کا واحد لڑکا ہوں۔ میرا نام محمد اسلم ہے۔ میں حافظ منشی فاضل اور ایف اے ہوں۔ اور دینی تعلیم بھی حاصل کی ہوئی ہے۔ اس وقت چیئرمین یونین نمبر ۱۹۰ منتخب ہوں اور ممبر ڈسٹرکٹ کونسل ملتان ہوں۔ نیز میں ڈائریکٹر خانیوال کوآپریٹو بینک کا بھی ہوں۔

چوہدری منگے خاں

رئیس اعظم موضع پکہ

چوہدری منگے خاں راجپوت علاقہ کبیروالا کے رئیس اعظم اور ہردلعزیز زمیندار ہیں۔ ابھی یہ چند ماہ کے تھے کہ والد ماجد کا انتقال کر گئے۔ اور یہ یتیمی کے دور میں آ گئے۔ ۱۹۴۷ء میں ان کی عمر ۲۱ برس تھی۔ کہ پاکستان کا قیام عمل میں آیا تو یہ یہاں آ گئے۔ ابتداء میں صرف پانچ ایکڑ اراضی الاٹ ہوئی۔ ۱۹۵۲ء میں تقریباً ۱۲۵۰ ایکڑ الاٹ ہوئے۔ معمولی زمین آباد تھی باقی غیر آباد۔ دن رات کی کوشش سے ٹیوب ویل اور فارم لگوائے جن کی تعداد پانچ ہے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ کے سلسلہ میں ڈپٹی کمشنر ملتان کی طرف سے اسناد عطا ہوئیں۔ آپ نے سر کی بازی لگا کر رضاکاروں کے ساتھ مورچوں اور پیسہ سے امداد کی۔ اس وقت ایک کاٹن جننگ فیکٹری بھی ہے۔

marfat.com

خاندان بھٹہ

میاں امام بخش بھٹہ بستی ایبرپور سادات قیام پذیر ہوئے ان کے دو فرزند تھے بڑا حاجی خدا بخش دوسرا میاں نبی بخش انہوں نے کبروڑ میں سکونت اختیار کی حاجی خدا بخش جو پیشہ زرگری کرتے تھے بہت نیک نیت آدمی تھے اس کے زمانہ میں ان کا ہم پلہ صراف کوئی نہیں ۔ حاجی خدا بخش صاحب اللہ تعالیٰ نے ایک لڑکا عطا فرمایا جو حاجی بشیر احمد کے نام سے مشہور ہوئے دنیاوی زندگی کے ساتھ ساتھ دینی کام کا بھی بہت شوق ہے پہلے پہل جمعیت المسلمین کے رکن بلکہ دار الایتام کے سپرنٹنڈنٹ رہے ۔ پھر مجلس احرار کی طرف راغب ہو گئے ۔

سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے خاص منظورِ نظر رہے ۔ اور چار سال متواتر مجلس احرار اسلام کے صدر رہے ۔ اور اس کے بعد سالار رضاکاران رہے ان ہاں خداوند کریم کے فضل و کرم سے ۵ لڑکے ہیں ۔ جو سب صرافی کا کام کرتے ہیں ۔

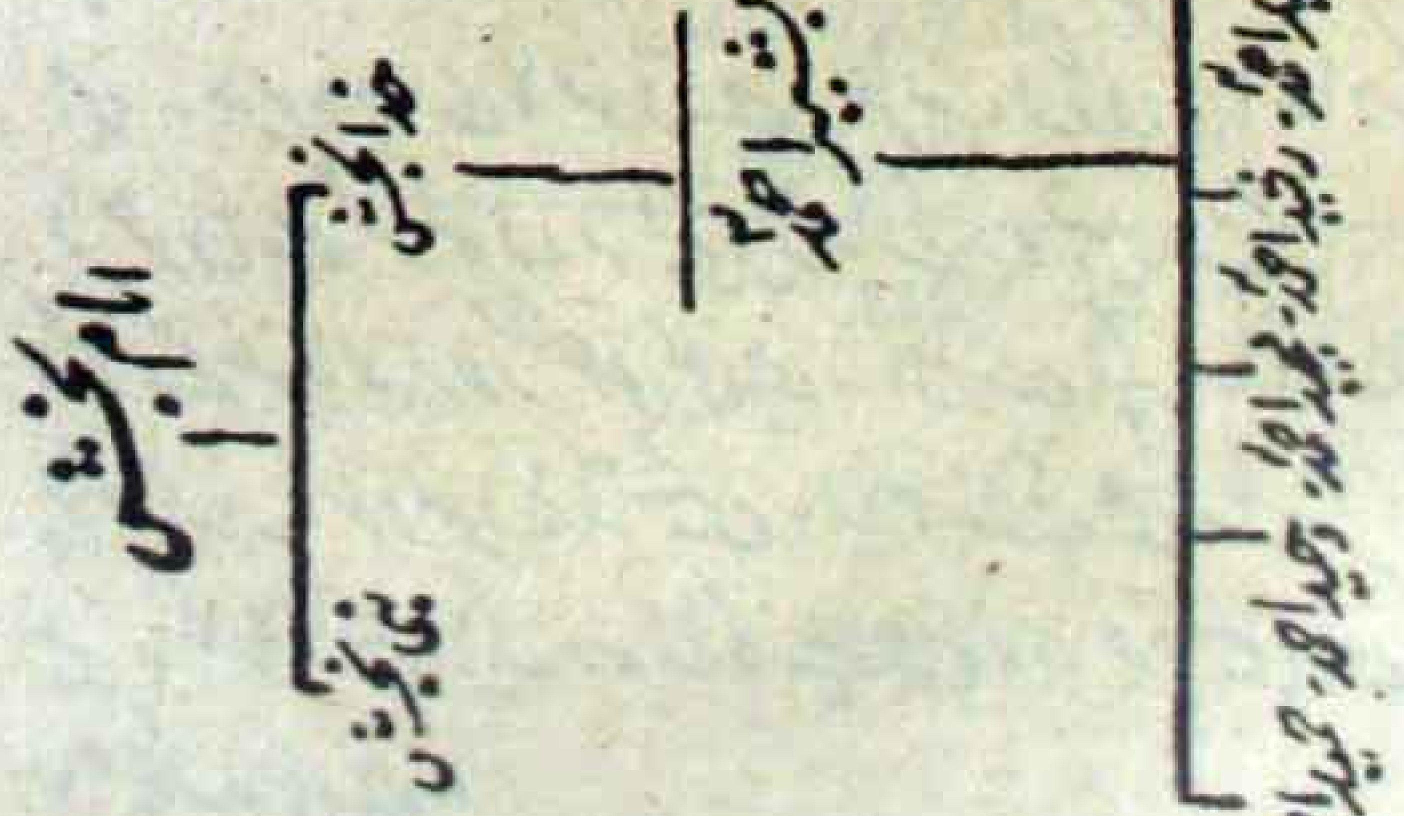

marfat.com

خاندان اتیرا

یہ خاندان اصل میں راجپوت قوم کے راجہ ودھن کی اولاد سے ہے۔ اس خاندان کا مورث اعلیٰ راجہ بکرما جیت کے خاندان سے ہے۔ شاہان مغلیہ کے وقت اطراف دہلی سے یہاں آکر آباد ہو گیا۔ بعد میں زیادہ اولاد کی وجہ سے تحصیل لودھراں و تحصیل شجاع آباد کے مختلف مقامات پر آباد ہو گیا۔ اس خاندان کی کئی شاخیں ہو گئیں۔ مثلاً اتیرا۔ نون۔ کانجوں کے نام سے موسوم ہوئے۔ اتیرا خاندان محمد سعید نامی ایک بزرگ نے بستی محمد سعید کی بنیاد رکھی۔ پھر موضع کا نام بھی اسی وجہ سے محمد سعید رکھا گیا۔ جو بگڑتے بگڑتے اب موضع محمد سعی رہ گیا ہے۔ اب اس خاندان سے رانا غلام فرید ہے جس کا سلسلہ نسب چھٹی پشت میں محمد سعید نامی جو کہ بانی محمد سعی ہے سے ملتا ہے۔

رانا غلام فرید شریف النفس غریب پرست با اخلاق اور سادہ مزاج ہے۔ ان کے بڑے صاحبزادے رانا خادم حسین صاحب ملنسار اور خوش خلق ہیں۔ دیرہ داری کا شوق ہے۔ غریب لوگوں کی امداد کے لئے چاہے کسی فرعون سے مگر کیوں نہ لینی پڑے باک نہیں کرتے۔ رانا خادم حسین دورِ آخر کے غربا پرور شخص یکی ہیں۔ ان کے ایک رانا عطا حسین بی اے میں پڑھتا ہے۔ دوسرا نذر حسین ایف اے میں۔ تیسرا اقبال حسین فرسٹ ائیر میں۔ عطا حسین ایک وہ لڑکا ہے جو پوری قوم میں سے بی اے میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

marfat.com

خاندان مسہ خانؒ راجپوت جوئیہ

بستی ڈمو موضع مسہ کوٹھہ تحصیل لودھراں

یہ خاندان کہروڑ پکا سے کوئی چھ میل دور کہروڑ پکا قادر پور روڈ پر واقعہ ہے یہ قصبہ تحصیل لودھراں کا قدیمی قصبہ ہے اور آبادی پانچ چھ ہزار کے لگ بھگ ہے اس وقت اسی خاندان کے نوجوان چشم و چراغ امیر حیدر خان صاحب ہی آپ کو علاقہ کی ترقی کا شوق ہے افسران سے مراسم اور علاقہ کے زمینداروں سے رسم و راہ تعلقات برادرانہ رکھنا ان کا طرۂ امتیاز ہے

حال ہی میں اس باہمت نوجوان نے مسہ کوٹھہ کے پرائمری سکول کو دو رات کی کاوش سے مڈل کا درجہ دلایا ہے اور ایک زنانہ پرائمری سکول کا اجراء کرایا ہے۔ اپنے والد خان محمد مراد خان صاحب کے فرمانبردار ہیں اور اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ دین داری دیانت داری کا ان کو شوق ہے۔

شجرہ

خان

نور محمد خان

محمد مراد خان

سردار خان

خان — دُرمحمد — غلام محمد — محمد — گل محمد خان

خان — محمد مراد — علی محمد — محمد رضا — امیر حمزہ خان

امیر حیدر خان — اللہ داد خان — لاکھاں خان

دوست محمد — نذر محمد خان

تاریخ کہروڑ شریف

۵۵ ء کا ذکر ہے کہ کہروڑ پکا کی سرزمین جو اولیاء کرام کا مسکن ہے حضرت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری امیر شریعت تشریف لائے آپ نے درگاہ اکرمیہ پر مسلمانانِ کہروڑ پکا کو خطاب کیا۔ بندہ حضرت کے ساتھ ساتھ رہا۔ "الشفاء" شائع ہو رہا تھا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ عزیز الشفاء رسالہ کا ایک شمارہ تاریخ کہروڑ شائع کیا جائے۔ بندہ نے عرض کیا حضرت اس کتاب کا نام آپ تجویز فرما دیجئے تو حضرت کی آنکھیں تر ہو گئیں۔ فرمایا یہ سرزمین جس پر میرے قدم آئے ہیں۔ یہ اولیاء اللہ کا صدیوں مسکن رہا۔ اس وقت جس دربار پر میں نے خطاب کیا ہے روحانیت ہمہ وقت سمائے ہوئے ہیں اس کتاب کا نام پاکیزہ الفاظ میں تجویز کرتا ہوں۔ "تاریخ کہروڑ شریف" "الشفاء"

جوں جوں دن گذرتے گئے کتاب مکمل ہو گئی۔ یہ مسودہ ملتان کتابت طباعت کیلئے لیکر جا رہا تھا ریلوے اسٹیشن قریشی شاہ چیمہ تحصیل میں مسودہ گم ہو گیا۔ دوبارہ اسے ترتیب یا مشکلات پیش آئیں۔ یہ مسودہ دفتر "الشفاء" سے ایک بے ایمان نے چرا لیا دوبارہ اسے ترتیب دینا شروع کیا۔ کتابت طباعت کے مرحلے "الشفاء" کی ڈیوٹی مانع رہی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لکھے گئے رہے، پھر نہیں ملے تاہم رحمت کے بعد راحت اور پریشانی کے بعد سکون نصیب ہوتا ہے۔ "الشفاء" کا اجراء بیس سال سے مسلسل آ رہا ہے۔ کہروڑ پکا جیسی بستی جہاں نہ تو کاتب میسر آتا ہے اور نہ ہی پریس اور دوسری ضروریات وہاں سے ایسے بلند پایہ رسالہ کا شائع ہونا بہت بڑی بات ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔ تاریخ لکھنا کوئی آسان کام نہیں نہ ہی تاریخ میں حقائق کو چھپانا مصلحت ہوتی ہے۔ مدیر "الشفاء" نے کراچی سے پشاور تک لائبریریاں سے استفادہ کیا۔ اور برادری کے سربراہوں سے رابطہ قائم کیا۔ الحمد للہ کہ مدیر "الشفاء" اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا۔

جٹ بریار خاندان

بریار خاندان برصغیر پاک و ہند کے مختلف علاقوں میں آباد ہے۔ حوادث زمانہ اور ضرورت کے مطابق اس خاندان کے باہمت افراد وقت کی رفتار کے ساتھ ساتھ چلتے رہے۔ یہ خاندان ۱۸۲۵ء (آج سے ڈیڑھ سو سال قبل) میں ضلع گورداسپور (مشرقی پنجاب) میں آباد تھا جہاں آج بھی پنڈ بریار کے نام سے ایک قصبہ اور اسی نام سے ریلوے اسٹیشن موجود ہے۔ سکھوں کے دورِ حکومت میں جب وہاں مسلم سکھ فسادات شروع ہوئے تو اس خاندان کے کچھ افراد ہجرت کر کے ضلع کیمبلپور میں آباد ہوئے جہاں اب تک ان کی یادگار موضع بریار آباد ہے۔ اور کچھ لوگ سابق ریاست بہاولپور میں دریائے ستلج کے دائیں کنارے میلسی کے قریب آکر آباد ہو گئے۔ ان میں خان محمد عیسے خاں اور محمد نمیر خاں (حقیقی بھائی) ۱۸۵۰ء میں کہروڑ پکا میں رہائش پذیر ہوئے جن کی اولاد یہاں آباد ہے۔

بیسویں صدی کی دوسری اور تیسری دہائی سے اس خاندان کے بعض تعلیم یافتہ افراد حیدر آباد سندھ، میر پور خاص (ضلع تھرپارکر) بہاولپور۔ ملتان۔ اسلام آباد اور کراچی جاکر آباد ہونا شروع ہوئے اور یہ تمام نوجوان اعلٰے سرکاری عہدوں پر فائز ہوئے۔ اس خاندان کے افراد کے علمی ذوق کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ عربی اور فارسی میں قلمی نسخوں کے علاوہ ایک متبحر عالم اور جید حافظ مولانا غلام محمد بریار کا قلمی قرآن مجید ابھی تک میاں عبداللہ بریار کی لائبریری میں محفوظ ہے جو واقعی عظیم ورثہ ہے۔ میاں عبدالقدیر بریار کی تحقیق کے مطابق اس خاندان کا تعلق راجپوتوں کی ایک شاخ پرمار سے ہے جو بعد ازاں بریار لکھا اور پڑھا جانے لگا۔ اور بریار کے ساتھ جٹ کا لفظ کاشتکاری کے حوالہ کے لئے استعمال ہوتا رہا۔ موجودہ وقت میں کہروڑ پکا اور ملک کے دیگر حصوں میں بسلسلہ روزگار یا تعلیم اس خاندان کے لوگ مقیم ہیں۔ ان میں پچیس ۲۵ افراد اندرون و بیرون ملک کی یونیورسٹیوں اور تعلیمی اداروں سے فارغ التحصیل ہیں۔ اور اعلیٰ مناصب پر فائز ہو کر ملک و قوم کی خدمت سرانجام دے

marfat.com

رہے ہیں۔ اسی طرح اس خاندان کی دس خواتین حافظہ۔ قاریہ اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں جبکہ تیس ۳۰ کے لگ بھگ بیر دجوان حافظ قرآن اور قاری ہیں۔

چند ممتاز افراد

بریار خاندان کے ممتاز افراد میں دکھبروڑ پکا ہیں۔ میاں عبدالقدیر بریار کا نام سرِفہرست ہے۔ انہوں نے کہروڑ پکا کی سنگلاخ زمین میں علم کے سوتے جگائے اور سرسید کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس علاقہ میں علم کی روشنی پھیلانے کا مقدس فریضہ سرانجام دیا۔ میاں عبدالقدیر نے انتہائی ناساعد حالات میں اپنے قلیل وسائل کے باوجود اسلامیہ پبلک پرائمری سکول۔ اسلامیہ پبلک ہائی سکول اور اسلامیہ کے جی سکول کی نہ صرف بنیاد رکھی بلکہ ان اداروں کو اپنے خون سے سینچ کر پروان بھی چڑھایا۔ اور یہ ادارے پھل پھول کر علاقہ کہروڑ پکا میں علم کی روشنی پھیلانے کے موجب بنے۔

میاں عبدالقدیر بریار کے جدامجد میاں حافظ غلام محمد جید عالم دین۔ زبردست خطاط اور حافظ قرآن تھے۔ انہوں نے عربی فارسی کے مخطوطوں کے علاوہ خط بہار اور خط کوفی کے حسین امتزاج میں اپنا قلمی نسخہ قرآن بھی چھوڑا ہے۔ اسی طرح انہیں تعلیم سے بھی خاصا لگاؤ تھا یہی وجہ ہے کہ انہوں نے میاں عبدالقدیر کے چچا میاں حسن بخش بریار مرحوم کو اس وقت ملتان کے ہائی سکول میں داخل کر کے میٹرک تک تعلیم دلائی۔ یہ وہ دور تھا جب کہروڑ پکا میں کوئی میٹرک پاس مسلمان موجود نہ تھا بلکہ کہروڑ پکا میں صرف ایک پرائمری سکول قائم تھا جس سے کچھ لوگ فارغ التحصیل موجود تھے۔ پھر میاں حسن بخش مرحوم نے اپنی اولاد کی تربیت پر خصوصی توجہ دی۔ جس کے نتیجے میں آج ان کے ایک صاحبزادے ڈاکٹر شوکت حسین بریار (پی ایچ ڈی) گریڈ ۲۰ میں اور دوسرے فرزند مسٹر ظفر حسین بریار گریڈ ۱۸ میں اسلام آباد میں انتہائی اعلیٰ سرکاری مناصب پر فائز ہیں۔ اور ملک و قوم کے لئے اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اس خاندان کی ایک اور اہم شخصیت میاں حاجی اللہ ڈیوایا بریار ہیں جنہوں نے محکمہ

(باقی صفحہ ۱۳۴ پر ملاحظہ کریں)

marfat.com

کہروڑ پکا کے پنساری فروش سے

قریشی جنرل سٹور پروپرائیٹر حاجی اشتیاق علی قریشی

شیخ محمد امین اینڈ سنز ۔ شیخ محمد صادق بی اے

نور الدین ۔ محمد اسلم

شیخ نور محمد ۔ محمد شریف

پیر افضال حسین

مرزا تقی بیگ ۔ منعایہ جنرل سٹور

مرزا سطیح بیگ

شہاب الدین ۔ حکیم الدین ۔

حسن محمد ۔ نور محمد

محمد رعیبا جنرل سٹور

برخوردار جنرل سٹور

حبیب الرحمان جنرل سٹور

ملا محمد عبیا جنرل سٹور

ریاض جنرل سٹور

نیو جنرل سٹورلیس ۔ جنرل سٹور

چغتائی جنرل سٹور
اینڈ بک ڈپو
— جہاں —
مولانا عبدالمجید شاکر رح
کی کتابیں
ملتی ہیں

بزازی فروش

حاجی عبدالرزاق ۔ مین بازار ۔ شیخ نور محمد میانی والے ۔ مین بازار
عطار اللہ راجپوت مین بازار ۔ منشی اللہ بخش صاحب ۔ مین بازار ۔ حاجی محمد لیہ نگر مین باز

احمد یار خان کانجوں

خاندان کانجوں کی معزز شخصیت خان احمد یار خان کانجوں ہیں۔ آپ ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر جھنگ کے اس وقت ممبر ہیں۔ عنایت علی موضع پور کنجیل لودھراں کے بانی زمیندار ہیں۔ ان کے والد مرحوم خان پیر بخش خان ہمیشہ مسلم لیگ کے ساتھ رہے۔ اور تحریک پاکستان میں انہوں نے نمایاں حصہ لیا۔ ڈسٹرکٹ دربار کے بھی تھے۔ اور ذمہ داری بھی زندگی بھر آپ کے پاس رہی۔

ان کے فرزند ہیں۔ محمد اسلم خان بڑے ہیں۔ ڈیرہ داری کا بڑا شوق ہے۔ محمد افضل خان اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ محمد اجمل خان محمد اکرم ابھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

خان خادم حسین خان

آپ کی روایات آپ کے بزرگوں کی طرح ہیں۔ یہ بھی عمل پسند روایات پذیر ہیں۔ ان کے تین فرزند ہیں۔ محمد اقبال خان۔ ممتاز محمد خان۔ اعجاز حسین تینوں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ خاص کر محمد اقبال کو اپنے بزرگوں کی طرح سیاست کا شوق ہے۔ کہ وہ غرباء کی خدمت کریں۔

marfat.com

در محمد خاں کا ہجول

رانا در محمد صاحب کی شخصیت علاقہ کہروڑ پکا میں عزت و وقار کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ آپ ایک شریف اور نیک انسان ہیں۔ کسی پارٹی سے ظلم جبر سے کنارہ کش رہتے ہیں۔ اور اپنا وقت بہت بڑے زمیندار ہونے باوجود زراعت اور غرباء کی امداد میں گذارتے ہیں۔ ان کے والد مرحوم رانا خدا بخش ہر موقع الیکشن ذیلداری پر ہندوؤں پر غالب آ جاتے ہیں۔ رانا صاحب اپنے علاقہ کے نمبردار بھی ہیں اور ریلیف کونسل کہروڑ کے چیئرمین بھی ہیں۔ افسران ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان کے بزرگ کا مزار مبارک ہے۔ جس پر ہر سال میلہ لگتا ہے جنہیں دولن شہید کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ مزار کا تمام انتظام رانا صاحب کرتے ہیں۔

ان کے دو فرزند۔ رانا محمد اسلم اور افضل نوجوان ہیں۔ انکو زراعت کا بڑا شوق ہے۔ محمد اسلم خاں ڈیرہ دار ہیں۔ اور غرباء کے ساتھ تمام وقت گذار دیتے ہیں۔ محمد افضل نہایت ہی نیک سیرت نوجوان ہیں۔ زراعت اور دوسرے کاموں میں والد صاحب کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔

خاندان فریدیہ توقابل فراہ

مرحوم رانا الٰہی ڈتہ تونسی تحریک پاکستان کے بانیوں سے تھے تحصیل دو مرتبہ مسلم لیگ کے وقت تک مرحوم صدر رہے لودھراں تحصیل

marfat.com

کی امداد کے لئے دامے درمے قدمے سخنے امداد کرتے ہیں۔ علی پور کانجوں کے رئیس اعظم سابق ایم پی اے مرحوم محمد امین خاں صاحب سے مسلم لیگ کی وجہ سے خصوصی الفت تھی اور تا زندگی مرحوم کا ان کے ساتھ تعلق رہا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

خاندانِ قاضیاں

کہروڑ پکا کی مشہور مسجد قاضیاں والی چوک بازار میں واقع ہے۔ اس سے اِس خاندان کا تعلق رہا۔

قاضی صالح محمد۔ قاضی سراج احمد فوت ہو چکے ہیں۔

قاضی صالح محمد لاولد تھے۔ اور قاضی سراج احمد کے چار پسر ہیں۔

قاضی محمد ہاشم گورنمنٹ ہائی سکول کہروڑ پکا میں ٹیچر ہیں۔ قاضی محمد عادل زراعت کرتے ہیں۔ کیونکہ بزرگان کافی اراضی چھوڑ گئے ہیں۔ قاضی محمد روشن تجارت کرتے ہیں۔ ایک محسن ہیں۔ محلہ جبلیاں والے میں ان کے خاندانی مکان ہیں۔ جن میں رہائش پذیر ہیں۔

صنعت و حرفت پارچہ چھپائی

۱۔ امام بخش محمد ابراہیم۔

۲۔ عبدالحق محمد ابراہیم محمد اختر محمد اکبر۔ محمد عطاء اللہ حنیف

۳۔ حاجی غلام قاسم چیئرمین۔

سردار ملک محمد نواز خاں جوئیہ (مرحوم)

تحریر : احمد سلیم مظہر چغتائی

سانی عظمت دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک وہ جو
راثت میں ملے اور ایک وہ جو ذاتی اوصاف
ں کی وجہ سے کسی کے حصہ میں آئے۔

محمد نواز خاں جوئیہ دونوں طرح کی عظمتوں
تھے نسبی طور پر وہ ایک بہادر قوم سے تعلق رکھتے
ں کے آباؤ اجداد نے کبیر والا جیسی بستی بسائی اور
ر کبیر والا کے بانی اور رئیس اعظم ہونے کا فخر حاصل
نی اعتبار سے خدا نے جہاں ان کو حسن صورت سے
رہاں حسن سیرت کے اتنے جواہر ان کی ذات میں سمو

دیے تھے کہ جس رخ سے دیکھو ان کی شخصیت اپنی ہمہ
گیر خوبیوں کے ساتھ جلوہ گر نظر آتی تھی۔

زمیندار تھے تو مزارعین اور رعایا سے سلوک میں رعایا
پروری، فیاضی اور غلہ نوازی کی ایسی مثال قائم کی کہ ہر
شخص انہیں دل سے قریب جاننے لگا۔ کسی سے دوستی کی
تو ایسی کہ خود دوستی کو اس پر ناز رہا اور مخالفت کی
تو منافقت کو قریب نہ پھٹکنے دیا۔

معاملہ فہمی، تدبر اور دور اندیشی کا یہ حال تھا کہ
بڑے بڑے سیاست دان ان کی اصابت رائے کے
ت تھے۔ سر سکندر حیات خاں، میاں ممتاز دولتانہ، نواب احمد یار خاں دولتانہ اور نواب عاشق حسین قریشی
مدبر اور سیاست دان سردار محمد نواز خاں کی ذہنی لیاقت اور معاملہ فہمی کے نہ صرف قائل تھے بلکہ ان کا
حد احترام بھی کرتے تھے۔ قومی و ملی جذبہ سے ان کا دل اتنا معمور تھا کہ خدمت خلق کا کوئی موقع ہاتھ سے
جانے نہ دیتے تھے اور دکھی انسانیت کے لئے اپنے تئیں ہر قربانی کے لئے ہر وقت آمادہ رہتے تھے۔

حق مغفرت کرے، عجب آزاد مرد تھا

marfat.com

جناب بریگیڈیئر سید علی شاہ رضوی مرحوم

وائس چیئرمین بلدیہ کہروڑ پکا

۲۸ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء میں کہروڑ پکا میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے صادق ایجرٹن کالج بہاولپور سے تعلیم مکمل کرکے سنہ ۱۹۲۶ء میں افواج بہاولپور میں بطور لیفٹیننٹ کمیشن حاصل کیا۔ بریگیڈیئر رضوی نے نہایت قلیل عرصہ میں زبردست ترقی کی۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں کیپٹن سنہ ۱۹۳۶ء میں میجر، سنہ ۱۹۴۲ء میں لیفٹیننٹ کرنل، سنہ ۱۹۴۶ء میں کرنل اور سنہ ۱۹۴۶ء میں بریگیڈیئر کے عہدے پر فائز ہوئے۔ سنہ ۱۹۴۴-۴۶ء کے درمیان دوسری جنگ عظیم کے دوران آسام اور بنگال کے محاذ پر ایک یونٹ کو کمان کیا۔ بریگیڈیئر رضوی کو بہتر خدمات کے عوض کئی تمغے دیئے گئے۔ چند قابل ذکر ہیں۔ ہز میجسٹی جوبلی میڈل سنہ ۱۹۳۵ء، تمغہ [illegible]، تمغہ خدمت۔ تمغہ جشن تاجپوشی، تمغہ پاکستان، تمغہ استقلال حربیہ، تمغہ بہاولپور صد سالہ جشن فتح اور سٹیٹ ڈکوریشن میڈل۔ سنہ ۱۹۳۷ء میں میجر کی حیثیت سے امیر آف بہاولپور کے اے ڈی سی کا کام کی خدمات انجام دیں۔ اسی طرح سنہ ۱۹۵۴ء میں شاہ عراق فیصل بہاولپور تشریف لائے تو میجر رضوی نے اے ڈی سی کا نگ کے فرائض بحسن و خوبی انجام دیئے۔ باوجود اتنی عظمت اور امارت کے بریگیڈیئر رضوی نے اپنی خاندانی سادگی اور متانت کو کمال درجہ اپنایا ہوا ہے۔ تقریباً ۱۰۰ مربع اراضی کے مالک ہیں۔ عرصہ دس سال سے بلدیہ کہروڑ پکا کے وائس چیئرمین بھی ہیں۔

بریگیڈیئر صاحب بنیادی جمہوریتوں کے سلسلہ میں ڈھاکہ بھی گورنمنٹ کی دعوت پر تشریف لے گئے تھے۔ ان کے فرزند سید ناصر شاہ صاحب نہایت ہی شریف نیک ہیں۔ آج کل سب سیکرٹری [illegible] [illegible] ہیں۔

marfat.com

خاندان وڈ ٹمی وڈاں۔
ملک ذوالفقار صاحب، ملک غلام علی وڈ مرحوم۔ ٹمی وڈاں۔ ملک
غلام فرید وڈ صاحب مشہور زمیندار ہیں۔

امام شاہ صاحب قریشی۔ ٹمی وڈاں
آپ چاہ جھنڈو شاہ والے پر رہائش رکھتے ہیں آپ کے بزرگوں کا خانقاہ
یہاں موجود ہے۔ لوگ نذر نیاز دیتے ہیں۔

خاندان شیخ حاجی غلام مصطفیٰ صاحب۔ قادر پور چینہ
حاجی غلام مصطفیٰ نو مسلم ہیں۔ ان کے بھائی بھارت چلے گئے۔ ان کے خیالات پہلے
ہی سے اسلامی تھے مسلمانوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا۔
آپ کے ایک فرزند ہیں جن کا نام رب نواز ہے۔ قادر پور چینہ میں ستر اسی
مربعہ زمین ہے۔

خاندان اللہ رکھا خان صاحب راجپوت جوبہ۔ راسے واہن
خان اللہ رکھا معتبر ترین انسان ہیں۔ اولاد کافی ہے۔ ان میں تاجر
بھی ہیں۔ اور وکلاء بھی۔ راسے واہن کے زمیندار ہیں۔

خاندان۔ خان عبدالمجید خان صاحب مرحوم افغانی۔ راسے واہن
راسے واہن کے مشہور خاندان افغان ہے

شجرہ — محمد اکرم خان

- محمد نواز خان۔ لاولد
- عبدالمجید خان
  - صادق محمد خان
    - جہانگیر
    - جہان شیر
  - صادق محمد صاحب
    - منظر نواز
    - محمد رضا خان

چیلے واہن

اولیاء کرام کا مسکن۔ حفاظ کی بستی۔

میاں حاجی حسام الدین صاحب۔

عالم باعمل حافظ قرآن مجید۔ رئیس اعظم۔ میاں صاحب نہایت ہی نیک انسان ہیں۔ خاندان میاں صاحبان کے معمر ترین بزرگ ہیں۔

معززین لودھراں۔ دنیاپور

لودھراں۔ خواجہ عبدالحمید بٹ۔ مولوی رسول بخش صاحب۔ رشید سردار شاہ قابل ذکر ہیں۔

دنیاپور۔ خان اللہ دتہ خاں جو یہ چیئرمین بلدیہ مشہور آدمی ہیں۔ خان اللہ بخش خاں پوگی زنگول خاں۔ خان اللہ بخش خاں زمیندار ہیں تعلیم کا بڑا شوق ہے۔ پرانے زمانے کے ایف۔ اے ہیں۔ ان کے فرزند ممتاز محمد خاں اعلیٰ اکونٹنسی کا امتحان پاس کر رہے ہیں۔

خاندان اللہ داد خاں صاحب۔ یہ ریٹائرڈ ڈیم انڑا۔ آپ موضع ڈیرہ کے رئیس اعظم چاہ نرگس والا اور   والے پر رہائش پذیر ہے۔ لال خاں مرحوم چیئرمین یونین کونسل۔

شجرہ۔ اللہ داد خاں

لال خاں — محمد نواز خاں — ظفر خاں — خدا بخش خاں

خاندان۔ محمد حسین خاں رڈ۔ آپ ملک خدا بخش صاحب کے نور چشم ہیں دین داری کا بڑا شوق ہے۔ موضع جمرانی واہ چاہ ڈلیسی والے کے رئیس اعظم ہیں۔

خاندان اکڑا۔ جمرانی واہ۔ الحاج رانا نور محمد صاحب اکڑا۔ رانا نور محمد اکڑا۔ جمرانی واہ کے علاقہ کے رئیس اعظم۔ آپکو غربا کی امداد کا بڑا شوق ہے۔

marfat.com

آپ کی اولاد میں رانا عطار محمد ۔ رانا تاج محمد ۔ رانا دوست محمد قابل ذکر ہیں ۔

امیر پور سادات بخاری

جناب نذر حسین شاہ صاحب بخاری ۔ خاندان محمد حسین شاہ بخاری مرحوم ۔ امیر پور سادات اسم باشمی ہے یہاں مڈل سکول یونین کونسل زراعت کا دفتر موجود ہے ۔ محمد حسین شاہ کے ایک فرزند ہیں ۔ نذر حسین شاہ طبیب ہونے کے علاوہ زمیندار بھی ہیں ۔

خاندان ۔ گیلانی ۔ جناب سید شبیر شاہ صاحب ۔ نور شاہ ۔ غلام شبیر شاہ نور شاہ کے رئیس اعظم ہیں شرافت قربانت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے ۔ آپ کے بھائی سید شاہ بھی ہر دلعزیز ہیں ۔

خاندان ملک الٰہی بخش بھوہٹہ ۔

جلال الدین والہ محمد نواز خاں ۔ ملک حق نواز خاں مرحوم دیں ۔

خاندان ۔ خان محمد مراد خان صاحب ۔ راجپوت تمیمہ مرہ کوٹھ ۔

خاندان ۔ خان منظور حسین خاں صاحب مرحوم ۔ نور الاپور ۔ منظور حسین خاں صاحب کے حسب ذیل اولاد ہے ۔

خاندان ۔ محمد خان صاحب ۔ بیلو اگہ ۔ محمد خاں علاقہ کے رئیس ہیں ۔ شجرہ حسب ذیل ہے ۔

خان احمد خان

خان شاہ محمد خاں

بہادر محمد خاں	غلام محمد	محمد خاں	صادق خاں

marfat.com

شجرہ نسب حضرت خواجہ حافظ محمد اکرم رحمۃ اللہ علیہ

(مادر زاد ولی اللہ)

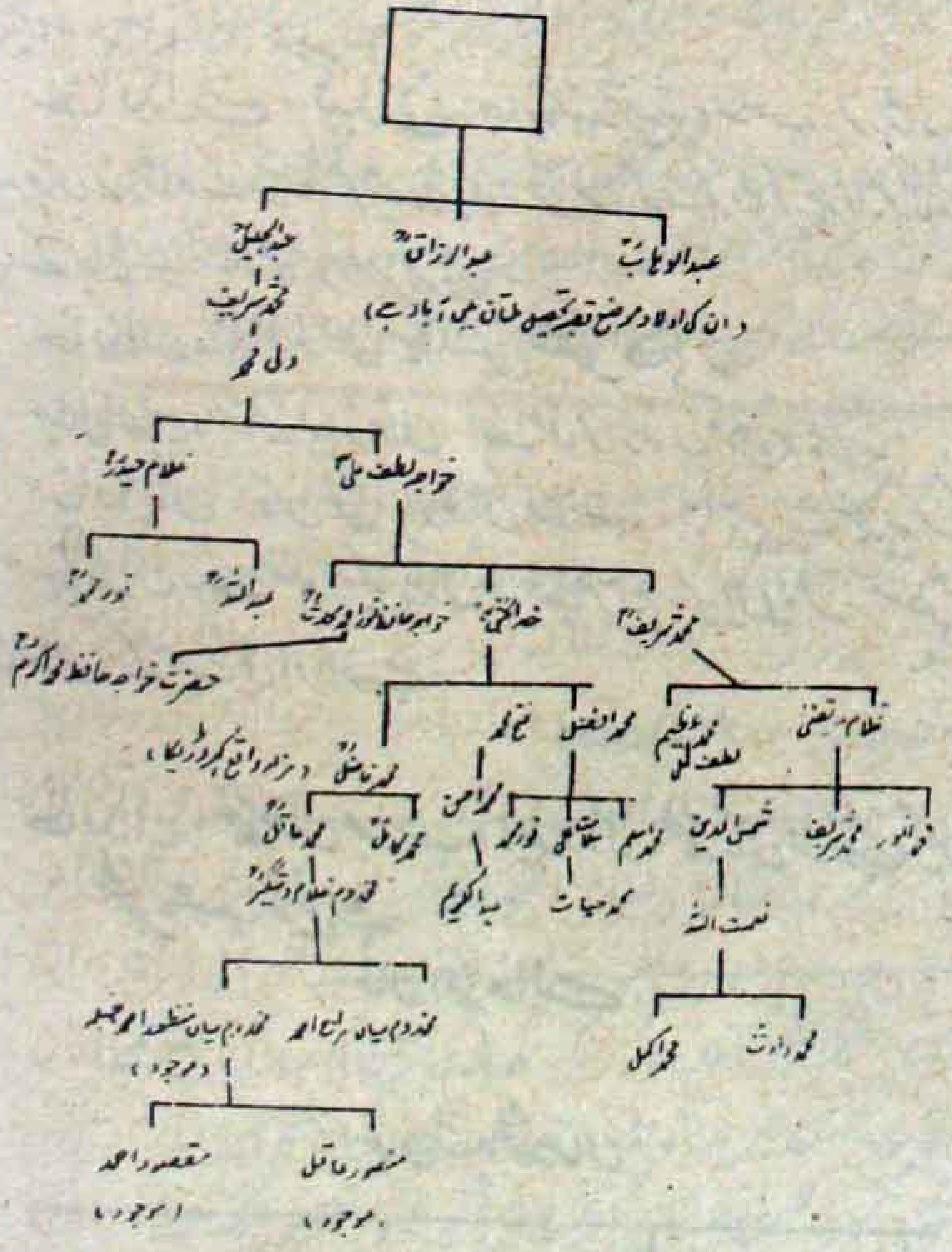

شجرہ خاندانِ رضوی

مختصر شجرہ نسب

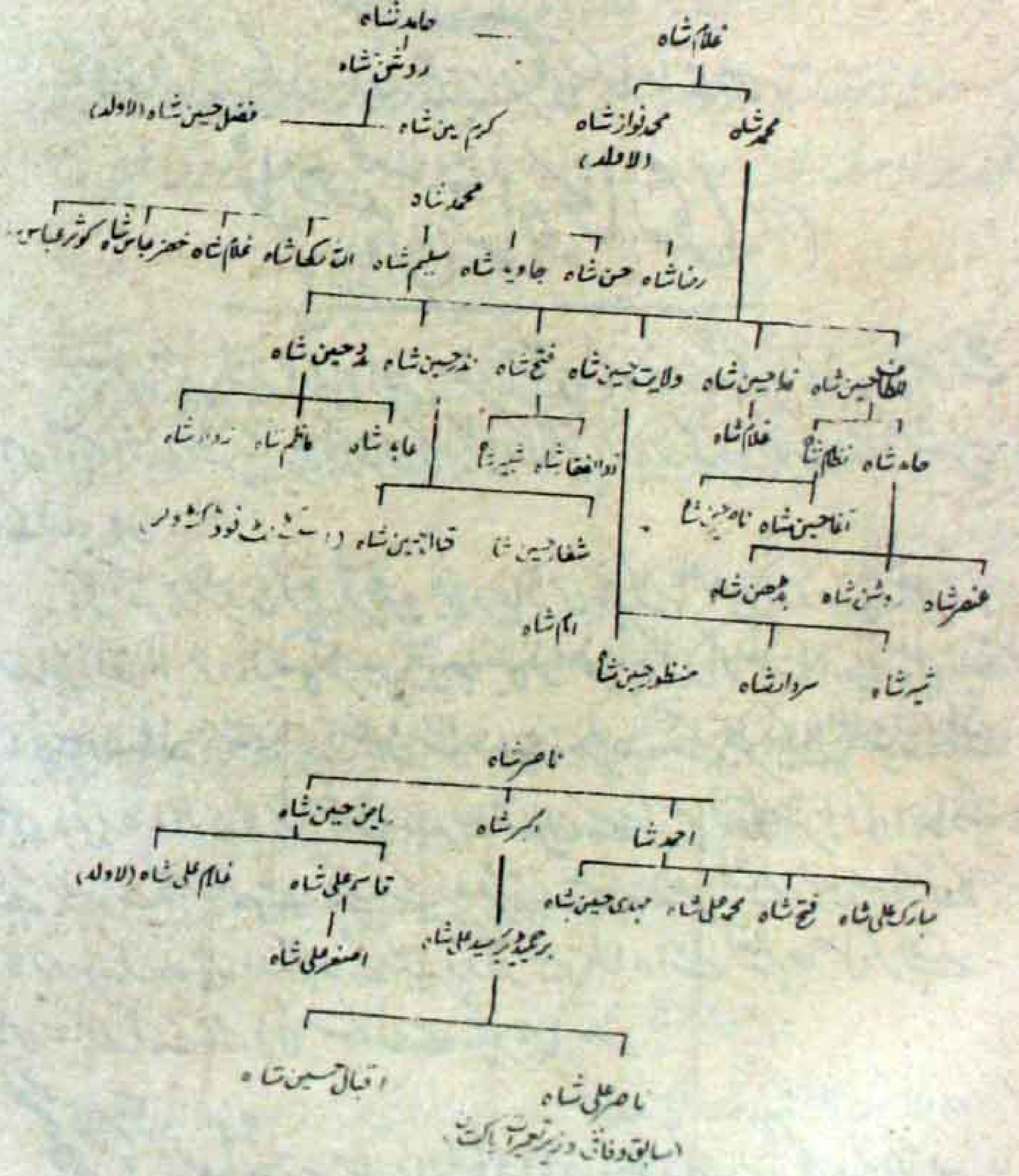

marfat.com

اور تین یونین کمیٹیاں۔ اب عمارت مغلیہ طرز کی تعمیر ہوئی ہے۔ اس میں ایک ہال ہے جس میں اجلاس منعقد ہوتے ہیں۔

واٹر ورکس

کہروڑ پکا میں واٹر ورکس بھی قائم ہے۔ بجلی شہر کی اور بجلی کے مطابق بنائی گئی ہے۔ شہر کچا ہونے کے باعث یہ بجلی مکانوں کے لئے کوئی مفید ثابت نہیں ہو سکی۔

تعلیم

آج کل ایک گرلز سکول۔ اور تین پرائمری سکول چالو ہیں۔

ظہور حسین شاہ بخاری مرحوم

سید ظہور حسین شاہ اولیاء اللہ حضرت حسین شاہ بخاریؒ کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ اثنا عشریہ (شیعہ) پاکستان کی انجمن کے نائب صدر، کہروڑ پکا کے اثنا عشریہ کے صدر رہے۔

اگر تقریر شروع کریں تو مجمع بھی دھاڑیں مار کر سامعین رو دیتے ہیں۔ مصائب و فضائل اور اگر کسی تقریب میں جائیں تو مغموم لوگوں کو ہنسا دیتے ہیں۔ اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ سید ظہور حسین شاہ اپنے مذہب کے بحر بیکراں علمیت رکھتے ہیں۔ ڈیرہ داری کا بڑا شوق ہے۔ افسران سے مراسم فقط غرباء کی امداد کے لئے بڑھانے کا شوق ہے۔ آپ کے دو فرزند ہیں۔ زمرد حسین بس وغیرہ کا کاروبار کرتے ہیں اور چھوٹے سید زوار حسین شاہ اعلےٰ تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ اور گورنمنٹ ہائی سکول میں ٹیچر ہیں۔

گھڑی ساز:۔ میاں اللہ ڈیوایا مرحوم کہروڑ پکا میں عبدالحمید، عبدالرشید، محمد اسلم چغتائی کام کرتے ہیں۔

marfat.com

کہروڑ پکا کے شعراء

حاجی محمد عظیم ، حاجی بشیر احمد ، محمد سعید ، گلزار احمد ، حاجی نور محمد حسین عارف بکھو ، مسٹر غلام حسین مہاجر ۔

شوز میکر

حاجی محمد نواز جعفری ۔ بہت قیمتی جوڑے تیار کرتے ہیں ۔ اللہ بخش بھٹی سرکلر روڈ پر بوٹ بناتے ہیں ۔ خان محمد بادلی جوتے تیار کرتے ہیں ۔

مذہبی و سیاسی جماعتیں

مسلم لیگ قیوم گروپ ۔ پیپلز پارٹی ۔ جمعیت علماء اسلام ہزاروی گروپ مجلس احرار اسلام ہزاروی گروپ انجمن اشاعت التوحید تحفظ رسالت ۔ انجمن تعمیر و ترقی فلاح عامہ انجمن اتحاد رسالت انجمن غوثیہ ۔ انجمن شان رسالت ۔

کہروڑ پکا کے وکلاء

ملک محمد حنیف ارائیں ایڈووکیٹ خان ۔ رشید احمد خان کانجوں ایڈووکیٹ جناب صفدر ایڈووکیٹ ، ملک عبدالغفور ایڈووکیٹ ، خان محمد محسن خان لودھی ایڈووکیٹ ، قاری نذر الحق قریشی ایم اے ایڈووکیٹ ۔ محمد الیاس

سائیکل مرچنٹ

حافظ عبدالرشید ، صوفی عبدالرحیم ۔ نذر سائیکل ورکس ، میاں فیض بخش لوہار ، حاجی اللہ وسایا ، اللہ ڈیوایا ۔

marfat.com

محمد شاہ

- سید الطاف حسین شاہ
  - سید حامد شاہ
    - روشن شاہ
    - سید حسن شاہ
  - غلام شاہ
- ولایت حسین شاہ
  - شیر شاہ
  - سردار شاہ
  - منظور شاہ
- فدا حسین شاہ
- نذر حسین شاہ
  - شفا حسین
    - امام شاہ
  - اقبال حسین
  - ذوالفقار
  - قمبر حسین
  - عابد حسین
  - ناظم
- سید نشان علی شاہ
- سید محمد حسین شاہ

روشن شاہ صاحب

- کرم حسین
  - محمد شاہ
    - رضا شاہ
    - حسن شاہ
    - سلیم شاہ
    - عالیہ
- افضل حسین
  - علاوہ بیٹی ایک

سلسلۂ نسب حافظ محمد حامد صاحب رحمۃ اللہ علیہ (خاندانِ کمبوہان)

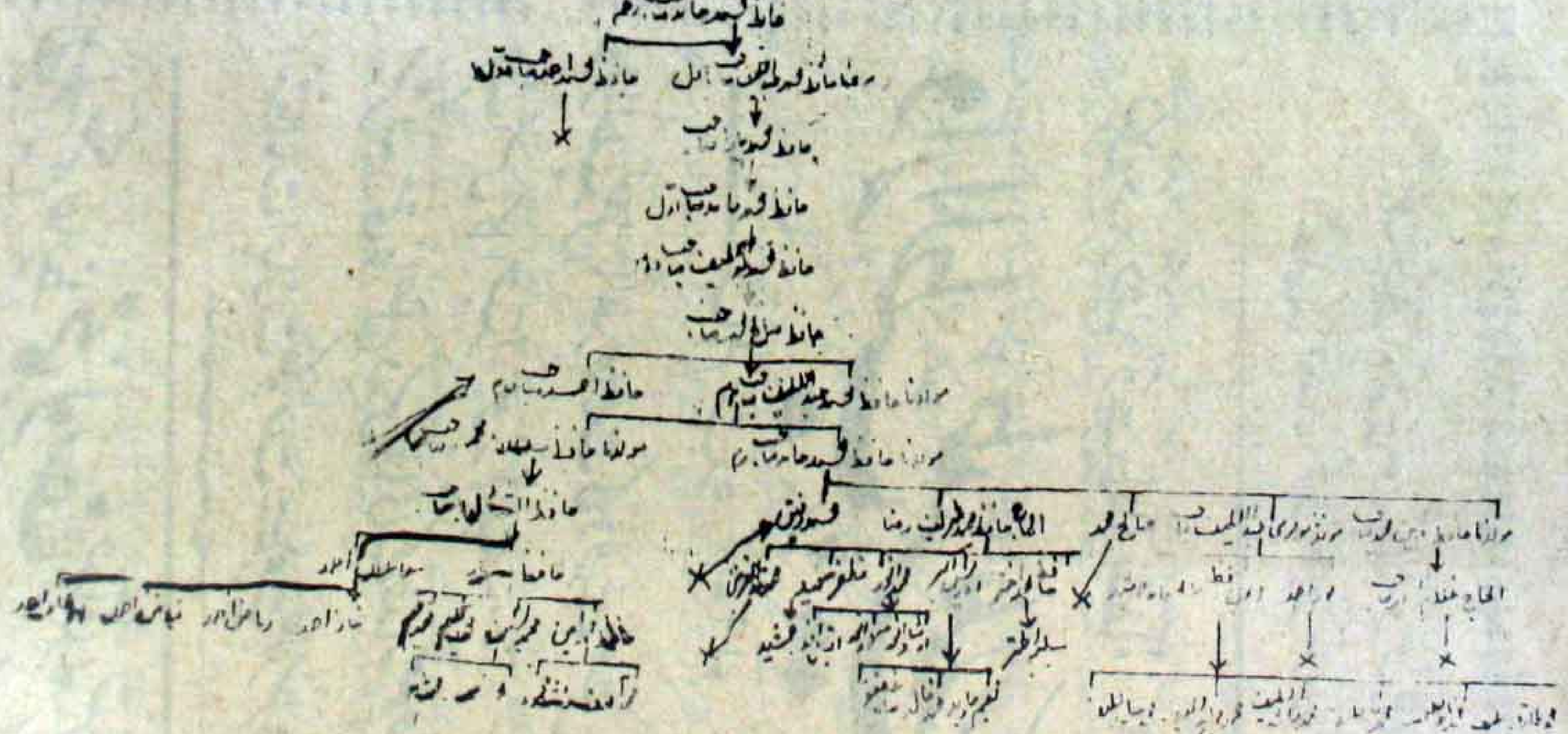

مَن یُؤتِی الحِکمۃَ مَن یَّشَآءُ وَمَن یُؤتَ
الحِکمَۃَ فَقَد اُوتِیَ خَیراً کَثِیراً (القرآن)

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ وَعِندَ اللہِ شِفَاءٌ (مقولہ عربی)

دار الطب طبیہ مدرسہ

قائم شدہ ۱۹۵۸ء

دار الطب بعض ناگفتہ حالات کی وجہ سے معطل ہو گیا تھا
اب اس کا اجرا ہو رہا ہے۔
میٹرک منشی فاضل درس نظامی کے طلبار تعلیم حاصل کر سکتے ہیں
انتظامات اجازت حکومت سے بہت جلد منظر عام پر آجائیں گے

اعلان کنندہ
الحاج حکیم حافظ محمد یوسف چغتائی پرنسپل دار الطب
مدرسہ کہروڑ پکا

marfat.com

جا بیٔداد سلطان امام الدین شیخواہن ۔شریف ضلع بہاولپور
اولاد پیرزادہ میاں غلام راہن صاحب نیکوکارہ سکنہ
پیر شاہ موضع بیلہ واہگہ تھانہ کہروڑ پکا۔

میاں غلام راجن صاحب ایک نیک متقی بزرگ انسان تھے۔
کاشت زمیندارہ محنت سے کرتے تھے ۔آپ کی اولاد میں میاں بہادر
سلطان صاحب ایک تعلقات والے انسان ہیں۔ ایک مرتبہ ایم پی اے
بھی منتخب ہوئے۔ میاں مقبول پیرزادہ ان کے بڑے صاحبزادے
ہیں۔ ان سے چھوٹے میاں شاہنواز صاحب ہیں۔ یا اللہ تو نے کیا
نیک انسان پیدا کیا ہے۔ چوبیس گھنٹوں میں صرف چند گھنٹے آرام کرتے
ہیں۔ ڈیرہ ہے کہ ضرورت مند مخلوق سے بھرا پڑا ہے، طعام ہے
کہ ہر امیر غریب کو ایک طرح کا ملتا ہے اور غربا ر میں جو پاکستان
کے ایک کونے سے لے کر دوسرے کونے تک مخلوق خیرات اور
صدقات لے کر جا رہی ہے اور پھر چند ٹکے نہیں سینکڑوں تک
سلسلہ صرف زراعت تک محدود ہے اور پھر مقدمے والے لوگ
اللہ تعالیٰ نے ان کو دو ایسے لال عطا کئے ہیں۔

میاں حاجی سجاد حسین ڈیرہ داری ان کے سر پر ہے، ادیب ہیں
شعر و شاعری کا سلسلہ جاری رہتا ہے

marfat.com

میاں ریاض حسین پیرزادہ ایم پی اے

آپ میاں شاہنواز کے فرزند ہیں، پنجاب اسمبلی کے رکن ہیں اور بہاولپور کی نمائندگی کا سہرا ان کے سر ہے۔ گزشتہ ماہ میاں نواز شریف نے بہاولپور کے دورہ کے دوران کہا کہ "اے بہاولپور ڈویژن کے لوگو" مجھے آج تک اپنی ذات کے لئے کوئی کام پیرزادہ صاحب نے نہیں بتایا۔ آپ کے علاقے میں سڑکات، پانی کی بہم رسانی کو فروغ دینے میں ان کا نمایاں حصہ ہے۔ ہر غریب سے خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں، ہر عزیزان کے اولاد کو پڑھانے میں مصروف ہیں۔

میاں عزیز احمد پیرزادہ

آپ کے برادر ہیں۔ پیرشاہ سے ہجرت کر کے چوکی والے اڈہ تحصیل حاصلپور میں رہائش پذیر ہیں۔ ڈیرہ داری کا شوق ہے۔

میاں منظور احمد پیرزادہ

آپ کی رہائش پیرشاہ تحصیل لودھراں میں ہے اس علاقہ کا تمام کام زمیندارہ سارے بھائیوں نے ان کے سپرد کیا ہوا ہے نہایت مخیر انسان ہیں۔

میاں رب نواز پیرزادہ

آپ منظور آباد تحصیل حاصلپور روڈ پر رہائش پذیر ہیں آپ

marfat.com

دوسرے بھائیوں کی طرح ہر شخص غریب کی مدد کرتے ہیں۔ میاں رب نواز صاحب صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو ہمدردی کا حصہ زیادہ عطا کیا ہے۔

شیخ عبدالمجید سوہنوی

سابق ایم ایل اے پنجاب اسمبلی انڈیا سے آتے ہی پہلے الیکشن میں تھانہ لودھراں، دنیاپور، کہروڑپکا سے اسمبلی کے ممبر ہمراہ خان محمد امین خاں کانجو مرحوم ایم ایل اے منتخب ہو گئے۔ انڈیا میں آپ ہریانہ بس سروس کے اعلیٰ عہدیدار اور مالک تھے۔

یہاں منتخب ہونے کے بعد اپنے علاقہ کے بے شمار لوگوں کو سرکاری سروس دلائی بیسیوں تحصیلدار بھرتی کرائے۔ اب آپ گوشہ نشین ہیں لیکن عزیز عبدالعزیز آپ کے بڑے صاحبزادے بس سروس یہاں بھی انڈیا کی طرح چلا رہے ہیں۔

سید اقبال حسین رضوی خلف الرشید بریگیڈیر سید علی شاہ رضوی مرحوم

سید اقبال حسین رضوی اخلاق کے پیکر ہیں۔ آپ کی ذات صفات امیر غریب کے لئے یکساں عزیز ہیں، سید ناصر علی رضوی سے چھوٹے ہیں۔ علاقہ کے لوگوں کی بھرپور مدد کرتے ہیں۔ امید ہے کہ

marfat.com

اپنے بھائی کی طرح کسی وقت حکومت میں ضرور شامل ہوں گے۔

سید اقبال حسین رضوی خلف الرشید سید نذر حسین شاہ رضوی

آپ کا پیشہ زمینداری ہے اور گورنمنٹ کی اعلیٰ سروس کرتے ہیں۔ اپنے والد بزرگوار کی طرح غریب لوگوں اور ضرورتمندوں کی حاجات پوری کرتے رہتے ہیں اور اخلاق کے اعلیٰ گردیدہ خاندان لودھی بہاولپور میں آپ کا رشتہ ہوا ہے۔

الحاج محمد اسلم خاں ملیزئی

دلی کامل مخیر اعظم حاجی حبیب اللہ خاں کے فرزند ہیں حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے ہیں۔ ڈیرہ داری غریبوں کے لئے جاری ہے۔ تحصیل میلسی کے موضع میراں پور سے تعلق ہے ڈاکٹر خضر حیات خاں آئی سرجن آپ کے قریبی عزیز ہیں۔ اور ڈاکٹر سیف اللہ خاں آف میلسی کے عزیز ہیں۔ محمد اسلم خاں صوم و صلوٰۃ کے پابند ہیں۔

آئی سپیشلسٹ ڈاکٹر خضر حیات خاں

خاں جہانگیر خاں، خان مشتاق احمد خاں، خان نعمداللہ خاں یہ سب زمیندارہ کرتے ہیں۔

---

marfat.com

الحاج محمد باقر خاں

الحاج محمد باقر خاں رئیس میراں پور ڈھکنہ گھاڑ ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر ہیں، اثر و رسوخ کے لحاظ سے آپ علاقہ سے کامیاب ہو جاتے ہیں۔

ان کے بزرگوں میں خان منظور حسین خاں رحلت کر گئے ہیں۔ حاجی ظہور خاں زندہ ہیں۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند ہیں خاں غلام مرتضےٰ خاں، خاں غلام مصطفےٰ خاں تمام علاقہ کی بہبود کے لیے کوشاں ہیں

اظہر خان جوئیہ

شاہ محمد خاں کے فرزند خان محمد خان صاحب تھے، اُن کے فرزند اظہر خان صاحب ہیں، خود ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر ہیں، ڈیرہ داری کا بڑا شوق ہے۔ غریب غربا کی امداد کرتے ہیں۔ سید فخر امام صاحب سے دیرینہ مراسم ہیں جو بزرگوں سے چلے آرہے ہیں، اظہر خاں صاحب کا تعلق اکثر امرا وزرا اور زمیندار لوگوں سے رہتا ہے۔ ان کی اولاد اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہی ہے۔

الحاج غلام سرور خاں لودھی

خان غلام سرور خان، خان عبد المجید خاں مرحوم و مغفور کے اکلوتے صاحبزادے ہیں۔ ھر دلعزیز غربا پرور ہیں۔ متعدد مرتبہ

marfat.com

میونسپلٹی کے ممبر منتخب ہوئے۔ یونین کمیٹی کے چیئرمین رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے صبر و استقامت عطا کی ہوئی ہے کسی سے کبھی نہیں اُلجھتے۔ دربار علی سرورؒ کی خدمت آپ کے سپرد ہے۔

ڈاکٹر سعید احمد غازی

عالم باعمل عالم وقت کے مفسر قرآن مرحوم مولٰنا معین الدینؒ کے صاحبزادے ہیں، زمیندار رئیس ہونے کے علاوہ ہومیو پیتھک ڈاکٹر ہیں۔ نہایت ہی تجربہ کار ہیں۔ کئی مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ ان سے بڑے مولوی سعید ابراہیم صاحب ہیں جو زیادہ وقت زراعت پر صرف کرتے ہیں، طبیب بھی کامل ہیں۔ دونوں بھائی بی اے ہیں۔ بچے وکالت کرتے ہیں۔

ڈاکٹر صفدر علی میاں

آپ کہروڑ پکا کے معروف معالج ہیں، عرصہ سے گورنمنٹ سروس چھوڑ کر پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں، آپ کے عزیزوں میں ڈاکٹر اظہر علی میاں صاحب ڈاکٹر اسلام محمد خاں قابل ذکر ہیں ڈاکٹر صاحب کے بزرگ انڈیا سے ہجرت کرکے کہروڑ پکا پہنچے اور یہاں کے ہو کر رہ گئے۔

marfat.com

شیخ صدیق احمد بھوانوی خلف الرشید الحاج شیخ عبد الحمید بھوانوی مرحوم

تعارف۔

پیدائش۔ آپ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو بمقام بھوانی ضلع حصار (انڈیا) میں پیدا ہوئے اس وقت آپ کہروڑپکا کے مشہور تاجر اور سیاسی، سماجی مذہبی کارکن ہیں۔ آپ کا تعلق ملک کی مشہور سیاسی۔ دینی تنظیم جمعیت علماء اسلام سے ہے۔ اور اس وقت جمعیت کے خازن ہیں، اسی طرح آپ کا تعلق تحفظ ناموس صحابہ رض کی امین تنظیم انجمن سپاہ صحابہ رض پاکستان سے بھی ہے اور آپ اس تنظیم کے کہروڑپکا یونٹ کے خزانچی ہیں۔

محمد شریف نعمانی

پیدائش۔ ماہ ستمبر ۱۹۵۳ء میں کہروڑپکا میں ریحان فیملی کے بزرگ ملک محمد ابراہیم کے گھر پیدا ہوئے۔

قرآن پاک حفظ کیا، عاشق قرآن استاذ القراء قاری امیر الدین پانی پتی رح کے پاس ۱۹۶۵ء میں ابتدائی عربی، فارسی تعلیم مدرسہ حفظ القرآن کہروڑپکا میں حضرت قاری صاحب مرحوم کے زیر سایہ حاصل کی، اس کے بعد ۱۹۷۰ء میں ملک کی مشہور دینی درسگاہ دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا میں داخلہ لیا۔ دو سال یہاں انتہائی کتب کی تعلیم حاصل

marfat.com

کی ۱۹۷۲ء، ۱۹۷۳ء میں جامعہ خیر المدارس ملتان سے دورہ حدیث کیا اور سند فراغت حاصل کی۔ ۱۹۷۵ء میں مدرسہ انواریہ طاہر والی ضلع بہاولپور میں حضرت مولانا منظور احمد نعمانی فاضل دارالعلوم دیوبند سے منطق، فلسفہ کی کتب کی تکمیل کی۔

مختلف مدارس میں تدریس کے فرائض سرانجام دیئے، اس وقت مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم ملتانی والہ میں کتب درس نظامی میں مدرس ہیں اور جامع مسجد کوثر وارڈ نمبر ۱ میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ آپ کا تعلق جمعیت علماء اسلام سے ہے۔ اور انجمن سپاہ صحابہ رضؓ کہروڑ پکا کے سرپرست دوم ہیں۔ ۱۹۸۰ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا اور اسی سال حج بیت اللہ کا شرف حاصل کیا

جو خاندان سعودی عرب سے تبلیغ کیلئے ہندوستان آیا

خاندان مستری پکو و مستری سہو بھٹی

یہ خاندان سعودی عرب سے بغرض تبلیغ ہندوستان پہنچا۔ حضرت علی سرورؒ کا زمانہ تھا۔ یہ خاندان داجل میں مقیم تھا۔ وصال علی سرورؒ کے بعد ان کی خانقاہ تعمیر کی۔ یہ خاندان معمار تھا۔ آخری منزل تعمیر کرتے ہوئے چند ہمراہیوں کے دو معمار اس خاندان کے گر کر شہید ہو گئے۔ انا للہ پھر اسی خانقاہ کے اندر دفن ہوئے پھر یہ خاندان مستری حاجی علیؒ کے بزرگ مستری پکو

---

marfat.com

کے نام سے مشہور رہا۔ مستری عیسے لکڑی کے معمار تھے اپنے فن میں یکتائے روزگار تھا۔ اب اُن کے فرزند حاجی اللہ ڈیوایا اچھے تاجر ہیں

میاں پلو

مستری خیر محمد

مستری واحد بخش

مستری حاجی محمد عیسے مرحوم

مستری حاجی اللہ ڈیوایا

الطاف حسین — مشتاق حسین — اشفاق احمد — مستری حاجی محمد اکبر

شہزاد حسین — نوید الطاف

مختار علی

مختار علی وزیر خان کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ ملٹری کی سروس ان کے حصہ میں آئی ہے۔ آبا وزیر خاں فوجی پنشنر تھے ملک کی بے لوث خدمت کی پھر مختار علی نے بھی فوجی سروس کو اپنا۔ جنگوں میں حصہ لیا اور اپنی پوری سروس کرنے کے بعد آبائی گاؤں کھرڑپکا میں آئے۔ آپ پنشنر ہیں۔

marfat.com

تنظیم سٹی مسلم لیگ کہروڑ پکا

صدر شیخ عبدالمجید سہنوی

سیکرٹری شیخ محمد شریف مرحوم بی اے۔ بی ٹی معاونین۔ سیٹھ اللہ وسایا صاحب سیٹھ حاجی غلام محمد صاحب، سیٹھ سردار محمد صاحب، حکیم شہزادہ محبوب عالم رانا محمد سلیمان صاحب، راؤ حمایت اللہ خانصاحب، حکیم حافظ محمد یوسف چغتائی چوہدری محمد قاسم زرگر۔ ڈاکٹر عزیز اللہ، مستری عبدالمجید گاذر، میاں حاجی برکت علی راجپوت، میاں نذر محمد ٹیلی، ڈاکٹر سعید احمد صاحب، ملک بلاغ علی ریحان۔ ملک جان محمد پیر جی بان۔ ملک اللہ وسایا اعوان، ابوالرضا مولوی بسم اللہ حکیم عطاء اللہ، حاجی رکن دین وغیرہ مندرجہ بالا اصحاب عوامی طبقہ میں شمار ہوتے ہیں مگر سب باشعور اور محب وطن کارکن ہیں۔ اور مسلم لیگ اور پاکستان بنانے میں ان کا نمایاں کردار ہے رانا صاحب موصوف پر جان قربان کرتے تھے ان میں سے جو بقید حیات ہیں یا ان کے خاندان کے افراد موجود ہیں راقم الحروف کی بھی ویسے ہی عزت و تکریم کرتے ہیں ہمیشہ اپنے دوستوں کو صوبائی اور قومی اسمبلی میں بھجواتے رہے خود ممبر بننے کی خواہش نہ کی۔ بلکہ ممبر گر ہی رہے، دو دفعہ محمد امین صاحب کا بجون کو ایم۔ ایل۔ اے بنوایا، اور قومی سیٹ کے لیئے ملتان کے گیلانیوں کی مدد کرتے رہے۔ علاقائی حالات کے تحت دوستوں کے مجبور کرنے پر ایک دفعہ چیرمین یونین کونسل چیلے واہن اور ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ ضلع ملتان ذیل کہروڑ پکا بلا مقابلہ منتخب ہوئے۔ بعض وجوہات کی بناء پر محمد امین خانصاحب سے اچھے مراسم نہ رہے تو اس کے مقابلہ میں غلام اکبر خاکوانی کو صوبائی اسمبلی میں کھڑا کیا جو کہ کافی اکثریت سے کامیاب ہوئے اور محمد امین

marfat.com

خانصاحب کو شکست ہوئی۔

تحصیل لودھراں میں تمام لوگوں پر واضح ہو گیا کہ تحصیل لودھراں کی بااثر سیاسی ہستی رانا صاحب ہیں۔ حق پرست مانتے ہیں کہ ایک ان پڑھ اور دیہات میں رہنے والی یہ شخصیت ضلع ملتان کی تین تحصیلوں کے میدان سیاست میں بالواسطہ یا بلاواسطہ اثر انداز ہوتی رہتی ہے اور ان تحصیلوں میں صوبائی اور ملکی الیکشن جیتنے کے لیے ان کی امداد یا کم از کم ذہنی موافقت ازحد ضروری تھی۔ اس مقصد کے لیے ملتان، لودھراں اور کہروڑپکا میں عارضی قیام کے لیے بڑی بڑی کوٹھیاں تعمیر کرا چکے تھے اور جلد ہی تحصیل میلسی میں مکان کی تعمیر شروع ہونے والی تھی جس کے لیے رقبہ خان ارشاد احمد خانصاحب سابق ایم۔ این۔ اے سے فراہم کیا تھا۔

سماجی خدمات:-

جبری بیگار کی معافی، زمانہ قدیم میں جو غیر انسانی رسمیں تھیں ان کو اپنے زیر اثر علاقہ میں ختم کرنے کی حتی المقدور کوشش کی۔ مثلاً محصول اعلیٰ ملکیت جو کہ زمین فروخت کرنے کے بعد بھی وصول کیا جاتا تھا ختم کر دیا۔ بعض جاگیرداروں کے ہاں یہ رواج تھا کہ رعایا لوگوں کی شادی کے موقعہ پر دلہن پہلی سہاگ رات جاگیردار کی خدمت میں پیش کی جاتی تھی جو کہ بہت ہی مذموم حرکت تھی اس کو ختم کر دیا اور زیر اثر علاقوں کے لوگوں سے اعلانیہ کہا کہ جو جاگیردار یہ حرکت کرے۔ مجھے فوراً اطلاع دی جائے تاکہ میں اس وحشی کا احتساب کر سکوں۔ چنانچہ یہ فعل بد ختم ہو گیا اسطرح جاگیردار اور زمیندار اپنا خود کاشت رقبہ بلامعاوضہ اپنے مزارعین سے کاشت کرواتے تھے آپ نے خود بھی جبری بیگار لینا بند کر دی۔

marfat.com

پیر طریقت حضرت صوفی محمد یار نقشبندیؒ

حضرت صوفی محمد یار ضلع میانوالی تحصیل بھکر کے قصبہ دوے والا میں پیدا ہوئے۔ پھر حصول تعلیم کی غرض سے ملتان تشریف لائے۔ جہاں مدرسہ خیر المدارس سے تعلیم حاصل کی۔ آپ کو رانا واہن علاقہ کہروڑ پکا جانے کی بشارت ملی تحصیل علم کے بعد مستقل طور پر کہروڑ کے نواحی موضع رانا واہن میں رہائش اختیار کی۔ آپ ایک صاحب تقویٰ بزرگ تھے۔ تمام عمر شادی نہیں کی۔ آپ کو مولانا فضل الٰہی قریشیؒ (مزار واقع مسکین پور ضلع مظفر گڑھ) سے خلافت ملی۔

بارہ ربیع الاول کے موقع پر ہر سال آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت مناتے تھے۔ آپ کی رہائش گاہ پر حسب سابق یہ جشن ہر سال منایا جاتا ہے اور دو دن تک لنگر جاری رہتا ہے۔

آپ کو کہروڑ پکا کے عوام سے بے حد محبت تھی۔ ۱۹۷۰ء کے عام انتخابات میں عوامی مسائل کے حل کے لئے جمعیت علمائے اسلام سے قومی اسمبلی کا ٹکٹ لے کر انتخابات میں حصہ لیا۔ آپ کی پارٹی سے صوبائی اسمبلی کے امیدوار رانا رب نواز نون بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے۔ آپ ایک صوفی منش آدمی تھے۔ آپ کو سیاست راس نہ آئی۔ جلد ہی اس سے کنارہ کشی اختیار کی۔ اپنی عمر کے آخری دو سال مسجد جنڈ والی سرکلر روڈ نزد گورنمنٹ پبلک ہائی سکول قیام کیا اور اسی مسجد میں آپ نے مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۸۴ء کو تقریباً ستر برس کی عمر میں وصال پایا۔

آپ کے خلیفہ خاص مولوی غلام حسین ہیں جو آپ کے بھتیجے ہیں۔ آپ کے ایک بھائی بھی موجود ہیں۔ آپ کا مزار رانا واہن میں آپ کی قدیمی رہائش گاہ میں واقع ہے۔

marfat.com

(ب) ابتدائی طبی امداد

(1) چوٹ لگنے کی صورت میں ٹنکچر آیوڈین لگایئے ورم اور سوجن ہو تو آیوڈیکس ملئے۔

(2) جسم کے کسی حصہ سے خون جاری ہو جائے تو اس پر فیری پرکلور کے محلول کا پھاہا رکھ کر باندھ دیجیے۔ اگر زخم زیادہ ہو اور خون فوارے کی طرح اچھل کر بہہ رہا ہو تو شریانی دباؤ والی پٹی (ٹارنی کویٹ) زخم کے اوپر دل کی جانب باندھیے۔ اگر خون بغیر اچھلے تیزی سے بہہ رہا ہو تو زخم سے نیچے وریدی دباؤ والی پٹی باندھئے اور ڈاکٹر کو اطلاع دیجیے۔

(3) آنکھ میں (الف) کسی چیز کا ذرہ یا تنکا پڑ جائے تو اس کو نکالنے کے لئے گلیسرین ڈالئے۔

(ب) شیشے کے ٹکڑے یا کوئی اور چیز چبھ جائے تو مریض کو آنکھ ملنے سے روکئے اور جلد از جلد ڈاکٹر تک پہنچانے کی کوشش کیجیے۔

(ج) تیزاب پڑ جانے کی صورت میں فوراً بہتے پانی میں آنکھ دھو کر سوڈا بائی کارب کے 2 فیصد محلول سے آنکھ اچھی طرح صاف کر کے خشک کریں۔ پھر چند قطرے روغن زیتون (Olive Oil) ڈالئے۔

(د) القلی پڑ جانے کی صورت میں بہتے پانی سے آنکھ خوب اچھی طرح دھو لیجیے اور آدھ کپ میں بورک ایسڈ کا سیر شدہ محلول ڈال کر صاف کر لیجیے۔ پھر چند قطرے روغن زیتون (Olive Oil) ڈالیئے۔

(4) بدن میں شیشے کا ٹکڑا چبھ جائے تو اُسے احتیاط سے باہر نکال کر زخم کو فیری پرکلور کے محلول سے دھو کر سلفانوائیڈ کا پوڈر چھڑک کر پنسلین کا مرہم لگا کر اوپر سے پٹی باندھ دیجیے۔

(5) بدن یا کپڑے پر تیزاب گرنے کی صورت میں فوراً کھلے پانی میں دھو لیجیے یا سوڈیم کاربونیٹ یا سوڈیم بائی کاربونیٹ یا امونیائی محلول یا چونے کے پانی سے دھو لیجیے۔

(6) تیزاب پی لینے کی صورت میں سوڈا بائی کارب کا محلول کافی مقدار میں چونے کا پانی پلایئے۔ زیتون کا تیل یا انڈے کی سفیدی پلانی بھی مفید ہے۔

(7) بدن یا کپڑے پر القلی گرنے کی صورت میں سرکہ کا محلول، بورک ایسڈ، لیموں کا رس، ٹاٹری کا محلول یا کھلے پانی میں دھو ڈالیے۔

(8) القلی پی لینے کی صورت میں سرکہ کا ہلکا محلول، لیموں کا رس، ٹاٹری کا محلول پلایئے۔ [illegible] دودھ، گھی، [illegible] کی سفیدی یا زیتون کا تیل وغیرہ حسب موقع پلا دیجیے۔

(9) زہریلی گیس سونگھ کر متاثر ہونے کی صورت میں مریض کے گریبان کے بٹن کھول دیجیے۔ کھلی ہوا میں [illegible] سانس لینے کی ہدایت کیجیے۔ اگر سانس رک گیا ہو تو مصنوعی تنفس جاری کیجیے۔

(10) غشی کی حالت میں نخلخہ اسمیلنگ سالٹ سنگھائیں اور امونیا [illegible] کے چند قطرے ایک اونس پانی میں ملا کر پلا دیجیے

ہوش آنے پر سپرٹ امونیم ایرومیٹکس پندرہ قطرے ایک اونس پانی میں گھول کر پلا دیجئے۔

(11) زخم ۔ چوٹ یا برقی رو کے جھٹکے کی وجہ سے صدمہ پہنچے تو مریض کو کافی ۔ چائے وغیرہ دیجئے اور حتی الوسع جسم کو گرم رکھیئے۔ بے ہوش ہو تو ہوش میں لانے کی تدابیر کیجئے ضرورت ہو تو مصنوعی تنفس جاری کیجئے۔

(12) کپڑوں میں آگ لگ جائے تو فوراً منہ کے بل زمین پر لیٹ جانا چاہیئے اور منہ کو دونوں بازوؤں سے ڈھانپ لینا چاہیئے دوسرے لوگ پانی پھینک کر گیلی دری ۔ ٹاٹ یا کمبل وغیرہ اوپر پھینک کر لپیٹ دیں ۔ آگ بجھانے والے آلے کو استعمال کرکے بھی آگ بجھا سکتے ہیں۔

(13) سپرٹ یا تیل پھیل کر آگ لگ جائے تو پانی کی بجائے ریت یا مٹی ڈال کر آگ بجھانی چاہیئے۔

(14) جسم کا کوئی حصہ جلنے کی صورت میں وہ جگہ روئی سے صاف کرکے زیتون کے تیل میں چونا ملا کر لگائیے یا برنول یا ٹینے فکس یا جنشن وائیولیٹ جیلی لگا کر اس پر روئی کا پھاہا رکھ کر ڈھیلی پٹی باندھ دی جائے۔

(15) برقی رو کا جھٹکا ۔ مددگار کو چاہیئے کہ سب سے پہلے مین سوئچ آف (Off) کرے تاکہ برقی رو بند ہو جائے ۔ اگر کوئی تار جسم کے ساتھ لگی ہو تو کسی غیر موصل (مثلاً خشک لکڑی) سے تار کو الگ کرنے کی کوشش کرے جہاں تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ برقی رو بند ہو چکی ہے ۔ مریض کے جسم کے کسی بھی حصہ کو ہاتھ سے چھونے کی ہرگز کوشش نہ کی جائے۔ مریض بے ہوش ہو چکا ہو تو مصنوعی تنفس جاری کرنے کی کوشش کی جائے۔

(16) صدمہ (بوجہ زخم ۔ چوٹ یا بجلی کا جھٹکا) مریض کے جسم کو گرم رکھا جائے چائے ۔ کافی یا گرم دودھ وغیرہ دینا مفید ہے ۔ بیہوش ہو تو ہوش میں لانے کی کوشش اور مصنوعی تنفس جاری کرنا ضروری ہے۔

نوٹ

زیادہ تشویشناک اور شدید حادثات کی صورت میں مریض کو ابتدائی طبی امداد دینے کے بعد فوراً نزدیک ترین ہسپتال میں پہنچا دیا جائے۔

marfat.com

مولانا حافظ عبدالمجیدؒ شاکرؒ

مولانا (الحاج) حافظ عبدالمجیدؒ شاکر چغتائی کا شمار کہروڑ پکا کے سرکردہ سماجی، مذہبی اور سیاسی راہ نماؤں میں ہوتا ہے وہ ہومیو پیتھک کے سند یافتہ ڈاکٹر۔ ایک درجن سے زائد بلند پایہ دینی کتب کے مصنف، بلند پایہ خطیب اور اعلیٰ درجہ کے مدبر اور حاضر جواب تھے جہاں بیٹھتے مجلس پر چھا جاتے۔ ہر موضوع پر فی البدیہہ اور بے تھکان بولنے کی اللہ تعالیٰ نے انہیں صلاحیت عطا فرمائی تھی۔ قرآن کریم کی درس وتدریس اور اشاعت توحید وسُنّۃ کو انہوں نے اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا۔ تقریباً ۲۵ برس تک جامع مسجد اشاعت القرآن کہروڑ پکا میں باقاعدگی سے درسِ قرآن کریم دیتے رہے۔ مولانا شاکر خدمت کے جذبہ سے سرشار تھے اور اپنے پرایوں کے معاملات و تنازعات کی گتھیاں سُلجھانے میں مگن رہتے۔ امیرِ شریعت سید عطاء اللہ بخاریؒ اور مولانا سید شمس الحقؒ شاہ صاحب (صادق آباد) سے رُوحانی فیض حاصل کیا۔ اساتذہ میں مولانا محمد عبداللہ درخواستی جیسے عالم دین شامل تھے۔ پیر طریقت حضرت صوفی محمد یارؒ (رانہ واہن) کے خلیفہ مجاز تھے اور مولانا غلام اللہ خانؒ سے (شیخ القرآن) اور پیر طریقت سید عنایت اللہ شاہ بخاری سے خصوصی تعلق تھا۔

مولانا عبدالمجید شاکرؒ نے قومی وسماجی مسائل سے عہدہ برآ ہونے کے ساتھ

marfat.com

تالیف و تصنیف کے ذریعہ بھی اشاعتِ دین کا حق ادا کیا۔ اُن کی معرکۃ الآراء کتب میں "سیرۃ سیّد المرسلینؐ" (صدارتی ایوارڈ یافتہ) اخیارِ اُمّت (سیرۃ صحابہ کرامؓ)، توحید الٰہ العالمین۔ اعجاز قرآنی۔ صراطِ مستقیم۔ دُرِّ یزدانی۔ اسرارِ قرآنی اور ادلّۃ المرفوعہ فی ردّ البدعت المردودہ ممتاز حیثیت رکھتی ہیں۔ ۵ جولائی ۱۹۸۵ء کو مولانا شاکرؒ نے ۵۵ برس کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

؎ حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

marfat.com

شیخ خانوادے تعارف

ہندوستان میں شیخ برادری کو شیخ بیوپاری کہا جاتا تھا ان خاندانوں
کی مختلف شاخیں کہروڑ پکہ میں آباد ہیں جن میں بڑگوجر، شیخ صدیقی
شیخ قصاب، شیخ قریشی اور ہاشمی وغیرہ خاص معروف ہیں۔ تاہم
اکثریت شیخ قریشی والوں کی ہے۔ ہندوستان سے ہجرت کر کے آنے
والے خاندانوں کی اکثریت اپنے آپ قریشی یا شیخ قریشی کہلاتی ہے۔ یہ
ہندوستان کے مختلف علاقوں مثلاً ضلع حصار ضلع گڑگانواں کے مختلف
قصبات سے یہاں آکر آباد ہوئے روایت کی جاتی ہے کہ ان خاندانوں کا
سلسلہ نسب قریش جدامجد قصی سے ملتا ہے۔ لیکن بعض لوگوں کا خیال ہے
کہ یہ سلسلہ حضرت زبیر سے جا کر ملتا ہے۔ بحرحال تاریخی حوالے سے
اس حد تک ضرور ملتے ہیں کہ یہ خاندان عرب کے سربراہ قریش خاندان سے
منسلک ہے جو عرصہ تک عرب میں مقیم رہا اور تبلیغ دین کی غرض سے جب
اس خاندان کے لوگوں کی اکثریت دوسرے ممالک میں پھیل گئی تو کچھ لوگ ہندوستان
میں بھی آگئے یہ ہند کے مختلف علاقوں میں پھیل گئے اور ۱۹۴۷ء میں قیام
پاکستان کے بعد یہاں کے مختلف علاقوں میں پہنچ گئے اور اب تک آباد ہیں ان میں زیادہ تر
مشہور فتح پور بلوچ، بلال، سونیا اور مالب والے ہیں۔

marfat.com

شیخ برادری فتح پور بلوچ

مختصراً شجرہ نسب

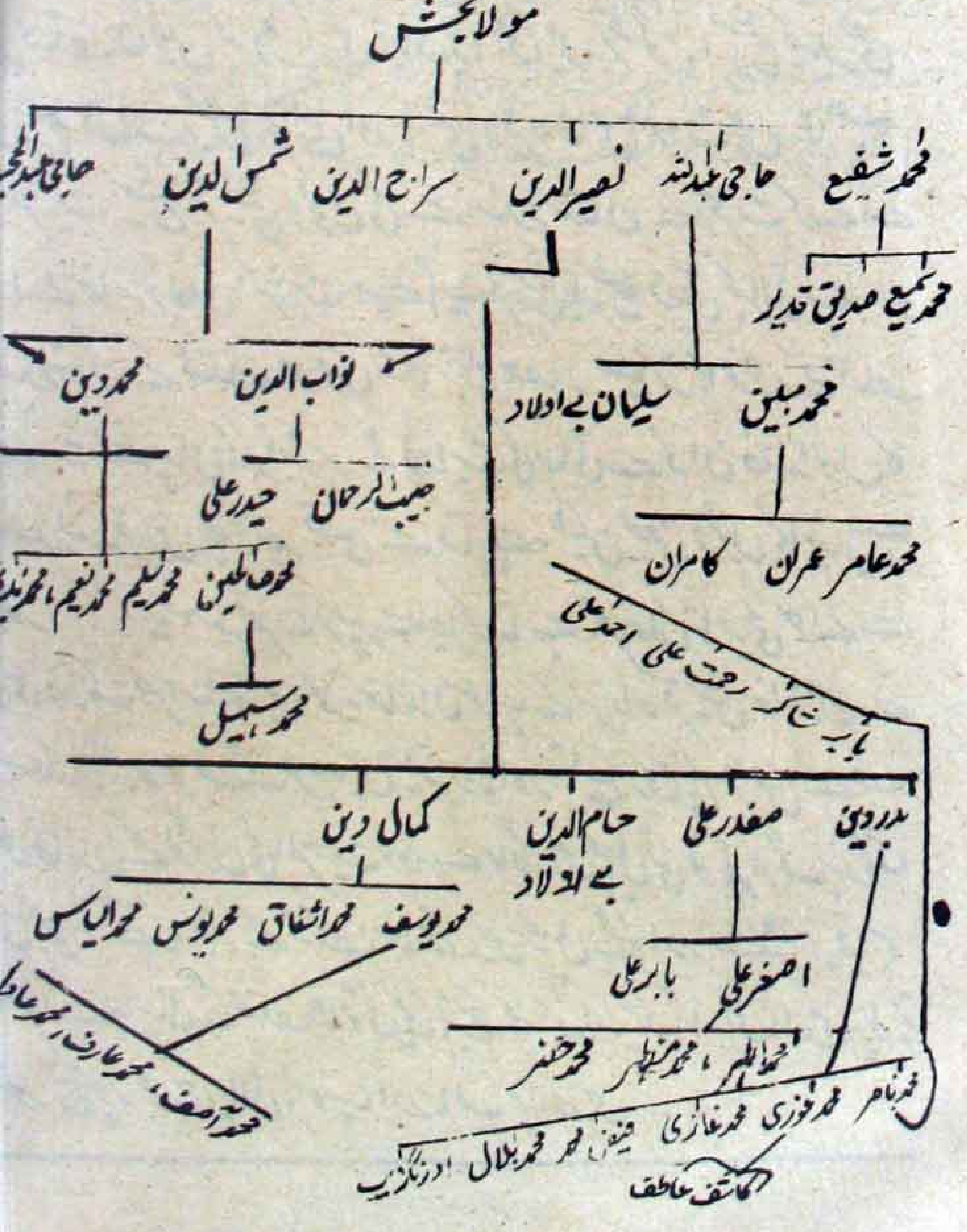

ی صفدر علی شیخ نصیر الدین نمبردار مرحوم کے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔
ان سے موضع فتح پور بلوچ ضلع گڑگانواں سے ہجرت کر کے یہاں آباد ہوگئے
در علی صاحب کہروڑ پکہ کے سیاسی اور سماجی کارکن ہیں محمد صدیق خان کانجو
ی اے اکے والد محمد امین خان کانجو مرحوم شیخ صفدر علی کے گہرے دوست
ی اچھے ساتھی تھے شیخ صاحب کہروڑ پکہ کے بہت پرانے کاٹن جینرز
ء تا ۱۹۷۹ء تک بلدیہ کہروڑ پکا کے کونسلر رہے۔ اور بعد ازاں چیئرمین
ب ہوئے۔ کہروڑ پکہ میں کنونشن مسلم لیگ (ایوب لیگ) کے ابتدائی
ہے۔ جمعیت القریش کہروڑ پکا کے صدر اور یہاں کے معروف کاٹن
یں۔ شیخ صاحب کی شخصیت کہروڑ پکہ کی اہم شخصیت ہیں اور ہمارے ایک نونہ
خ صفدر علی صاحب صوم و صلوٰۃ کے پابند ہیں۔ اور اکثر غریبوں کے
مدردی کرتے ہیں۔ شیخ صاحب کو دینی مدارس مثلاً مدرسہ باب العلوم مدرسہ
قرآن مدرسہ غوثیہ سے خاص لگاؤ ہے اور ہر قسم کی امداد بھی فرماتے ہیں
حب نے صدیق خاں کانجو ساتھ ملکر جمہوریت کی بحالی کیلئے دن
وشش کی اور وہ کامیاب بھی ہوئے اللہ تعالیٰ ان کو مزید کامیاب کرے آمین۔

ج شیخ حوالدار نواب الدین۔ شیخ النواب الدین صاحب

صفدر علی کے چچازاد بھائی ہیں شیخ صاحب نے میٹرک کا امتحان کہروڑ پکا

سے پاس کیا اور پھر فوج میں بھرتی ہو گئے۔ فوج میں آپ نے اپنے فرائض
کو خوب خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ آپ نے ایک حوالدار ہونے کی وجہ
سے ہمیشہ اپنے ساتھیوں ساتھی فوجیوں کو وطن پاکستان کی حفاظت اور اس
کی عزت کی خاطر جان قربان کرنے کا سبق دیا۔
سنہ ۱۹۶۵ اور پھر سنہ ۱۹۷۱ کی جنگ میں آپ پیش پیش رہے حکومت پاکستان
آپ کو اس کارکردگی کی بنا پر سعودی عرب بھیج دیا۔ آپ نے وہاں ایک سال
ماہ تک اپنے فرائض کو خوب اچھی طرح نبھایا۔ سعودی عرب کی حکومت نے
کو تمغہ خدمت (T K B) بھی دیا۔ شیخ نواب دین صاحب اب ریٹائر
وطن واپس آ گئے ہیں۔ شیخ کو نبی کریمؐ سے خاص محبت ہے شیخ کا اب
ہر وقت ذکر حبیب اور ذکر خدا میں گزرتا ہے شیخ صاحب صوم وصلوٰۃ کے
ہیں۔ شیخ صاحب کے دو فرزند حبیب الرحمٰن اور حیدر علی ابھی زیر تعلیم ہیں۔

شیخ بدر الدین: شیخ بدر الدین شیخ صفدر علی کے لڑکے ہیں
جو یہاں کے مشہور تاجر ہیں۔ اس کے علاوہ سبزی منڈی میں آڑھتی
چکے ہیں اور ڈپو ہولڈر بھی ہیں۔ شیخ صاحب صوم صلوٰۃ کے پابند ہیں
گزار ہیں اور ذکر حبیب سے اپنے دل کو منور رکھتے ہیں۔ شیخ صاحب
دینی کاموں سے کافی دلچسپی ہے اور اکثر غریبوں کی مدد کرتے ہیں شیخ صاحب غریب

marfat.com

حاجی شیخ کمال الدین

یہ علی شیخ صفدر علی کے بھائی ہیں۔ اور کہروڑ پکا کے مشہور کاٹن
...رہیں۔ اس دفعہ بھی وہ کاٹن فیکٹری چلا رہے ہیں۔ شیخ صاحب کو
...کاموں سے بہت لگاؤ ہے۔ شیخ صاحب اکثر غریبوں کی مختلف طریقوں
...د کرتے ہیں۔ شیخ صاحب کے فرزند یوسف بھی یہاں کے بہت بڑے تاجر ہیں
...کمال الدین صاحب پچھلے سال ہی حج بیت اللہ کر کے آئے ہیں۔
...سی سال بھی ارادہ ہے اللہ تعالیٰ ان کی نیک تمنا پوری کرے۔ شیخ صاحب
...پاکستان میں اسلامی نظام کے خواہاں ہیں اور بحالی جمہوریت کیلئے ہمیشہ
...یاں رہتے ہیں۔

شیخ محمد یوسف کمال

آپ شیخ کمال الدین صاحب کے بڑے فرزند ہیں والد محترم کی طرح آپکا بھی
...کروڑ پکا کے مشہور تاجروں میں شمار ہوتا ہے آپ نے ابتدائی تعلیم
...روڑ پکہ سے حاصل کی مڈل کا امتحان گورنمنٹ ہائی سکول سے پاس کیا
...ازاں میٹرک کا امتحان بھی گورنمنٹ ہائی سکول سے پاس کیا۔ ذہن
...ب کا شروع ہی سے تجارت کی طرف تھا۔ اس لئے مزید تعلیم آگے
...صل نہ کر سکے۔ اور اپنے والد محترم کے ساتھ تجارت میں لگ گئے۔ شیخ
...یوسف صاحب کہروڑ پکہ کے سیاسی، سماجی اور علمی ادبی اور نوجوان حلقوں

marfat.com

میں اپنا مقام آپ رکھتے ہیں بحالی جمہوریت کیلئے شیخ صاحب نے صدیق خان
کانجوں کے ساتھ مل کر بہت کوشش کی تاکہ لوگ آزادی کا سانس لیں۔
محمد یوسف صاحب کو دینی مدارس کی خدمت کرنے کا بہت شوق ہے مدرسہ
باب العلوم مدرسہ حفظ القرآن اور مدرسہ غوثیہ کو آپ بھرپور امداد کرتے ہیں۔
شیخ صاحب غریبوں کی مختلف طریقوں سے مدد کرتے ہیں۔ شیخ صاحب کی
شخصیت کہروڑ پکہ کی اہم شخصیت ہے اور ہمارے لئے آپ ایک نمونہ ہیں
شیخ صاحب پابند صوم وصلوٰۃ ہیں۔

شیخ محمد اصغر

یہ کہروڑ پکا کی مشہور ہستی اور سیاسی اور سماجی کارکن
شیخ صفدر علی کے بڑے فرزند ہیں انہوں نے
ابتدائی تعلیم بہاولپور کے ایک اعلیٰ سکول میں حاصل کی میٹرک اعلیٰ نمبروں میں
پاس کرنے کے بعد بہاولپور کے ایس ای کالج میں داخل ہو گئے۔ لیکن آپ
کا ذہن کاروبار کی طرف مائل ہو گیا۔ اس لئے۔ آپ نے اپنے والد محترم کی
طرح تجارت شروع کر دی اور آج کل کاٹن فیکٹری چلا رہے ہیں۔ شیخ اصغر علی
صاحب اپنے والد کی طرح بہترین سیاسی وسماجی کارکن ہیں۔ اکثر سماجی کاموں
میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ آپ نے ہمیشہ لوگوں کی تکالیف کو دور کرنے کی کوشش
کی ہے آپ نے اپنے والد کے ساتھ ملکر بحالی جمہوریت کیلئے کافی کام کیا۔
آپ کو بھی دینی کاموں میں اور بالخصوص دینی مدارس سے خاص لگاؤ ہے۔

marfat.com

آپ مدارس کی ہمیشہ مدد کرتے ہیں آپ پابند صوم وصلوٰۃ ہیں اور غریب پرور ہیں۔

شیخ حبیب الرحمٰن

شیخ حبیب الرحمٰن الحاج حوالدار نواب الدین کے بڑے صاحبزادے ہیں۔

انہوں نے ابتدائی تعلیم اپنے استاد محترم اور کبیر وڑ پکہ کی قابل احترام ہستی مولانا یعقوب صاحب سے حاصل کی قرآن شریف انہی سے پڑھا پھر پرائمری سکول میں داخل ہو گئے اور پانچویں جماعت میں وظیفہ کا امتحان اعلیٰ نمبروں سے پاس کیا پھر مڈل سکول میں داخلہ لیا آٹھویں میں بورڈ کا امتحان دیا۔ اور پھر میٹرک سائنس کے ساتھ اعلیٰ نمبروں کے ساتھ فسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ آپ کے استاذ محترم نادر شاہ صاحب فخر صاحب اور میاں عمر دراز نے آپ کی بہت رہنمائی کی اس وقت آپ بوسن روڈ کالج ملتان میں زیر تعلیم ہیں شیخ حبیب الرحمٰن صاحب گورنمنٹ ہائی سکول کبیر وڑ پکا کے ایک ہونہار طالب ہونہار کھلاڑی اور آرٹسٹ بھی رہے ہیں۔ جب میاں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف کبیر وڑ پکہ کے دورے پر آئے تو حبیب الرحمٰن نے خصوصی ڈرامہ محمود غزنوی میں ایک اہم کردار ادا کیا جسے اساتذہ سمیت کبیر وڑ پکہ کی مشہور ہستیوں نے بہت پسند کیا اور بعد میں آپ نے اعلیٰ ہر فارمس پر انعام بھی حاصل کیا۔ جو ہائی سکول کبیر وڑ کے لئے باعث عزت ہے۔ حبیب الرحمان صاحب آرٹسٹ کے ساتھ ساتھ ایک ابھرتے ہوئے ہونہار

کرکٹ کے کھلاڑی بھی ہیں جنہوں نے متعدد میچوں میں اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ
کیا اور مختلف انعامات حاصل کئے۔
حبیب الرحمٰن ایک بہترین مقرر بھی ہیں اور ان کا شمار سکول کے ذہین لڑکوں
میں ہوتا ہے۔ شیخ حبیب الرحمٰن علمی ادبی اور نوجوان حلقوں میں اپنا مقام
آپ رکھتے ہیں حبیب الرحمان اپنے ساتھیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ بھی کرتے
ہیں شیخ حبیب الرحمٰن صاحب کو دینی کاموں سے بھی کافی دلچسپی ہے۔
ان کے بہت سے دوست ان کے اخلاص سے بہت متاثر ہیں وہ دینی جلسوں
میں اکثر دیکھے جاتے ہیں۔ شیخ صاحب اپنے والد کی طرح پابند صوم وصلوٰۃ
اور غریب پرور ہیں آپ کو مدرسہ باب العلوم اور مدرسہ حفظ القرآن مدرسہ
غوثیہ سے خصوصی لگاؤ ہے اور آپ ان مدارس کی اکثر امداد فرماتے ہیں
آپ غریبوں کے ساتھ بہت اچھا برتاؤ کرتے ہیں آپ کبیر والا کی انجمن
سپاہ صحابہ کے خاص رکن ہیں۔

محمد اشفاق شیخ کمال دین کے چھوٹے صاحبزادے ہیں اور اپنے
والد محترم کی طرح یہ بھی تجارت پیشہ ہیں اور اسٹیل
کے بہت بڑے بیوپاری ہیں۔ سماجی اور سیاسی کاموں میں بہت حصہ لیتے
ہیں اپنے والد محترم کے بہت خدمت گزار ہیں اور پابند صوم وصلوٰۃ
ہیں اور اس ساتھ ساتھ ہاکی کے بہت اچھے کھلاڑی بھی ہیں۔

marfat.com

شیخ محمد صالحین

شیخ محمد صالحین شیخ محمد دین کے بڑے فرزند ہیں جو کہ ایک تجارت پیشہ ہیں آپ نے ابتدائی تعلیم کبیر والا میں حاصل کی میٹرک پاس کرنے کے بعد آپ کا ذہن کاروبار کی طرف ہو گیا۔ اس لئے آپ تعلیم مکمل نہ کر سکے اور اب سٹیل کے بہت بڑے تاجر ہیں۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں اور سیاسی وسماجی کارکن ہیں آپ غریبوں کے ساتھ خاص لگاؤ رکھتے ہیں۔

شیخ محمد مشتاق

شیخ محمد مشتاق محمد یوسف کے چھوٹے بھائی ہیں آپ نے ابتدائی تعلیم کبیر والا سے حاصل کی میٹرک پاس کرنے کے بعد آپ کا ذہن کاروبار کی طرف ہو گیا اس لئے آپ تعلیم مکمل نہ کر سکے آپ اپنی طالب علمی کے زمانے میں بہت ذہین طالب علم تھے اس وقت آپ دوائیوں کے بہت بڑے ڈیلر ہیں آپ سیاسی وسماجی کارکن ہیں اور پابند صوم وصلوٰۃ ہیں آپ ایک بہترین کرکٹ کے کھلاڑی بھی ہیں۔ آپ انجمن سپاہ صحابہ کبیر والا کے خاص کارکن ہیں۔

محمد سلیم

محمد سلیم گورنمنٹ ہائی سکول کے ہونہار طالب علم ہے اور ایک ابھرے ہوئے کھلاڑی ہیں۔ انجمن سپاہ صحابہ کے خاص کارکن ہیں اور سیاسی کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ پچھلے دنوں نواز شریف کی کبیر والا آمد پر سکول کی سرگرمیوں میں حصہ لیا۔ آئندہ بھی وہ سکول کی خدمت اور اساتذہ کی

marfat.com

خدمت کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں اور پابند صوم وصلوٰۃ ہیں۔

حیدر علی یہ الحاج حوالدار نواب الدین کے چھوٹے صاحبزادے ہیں جو ابھی عباسیہ ماڈل سکول میں زیر تعلیم ہے اپنے اساتذہ کی بہت عزت کرتے ہیں اور والدین کے فرمانروا ہیں۔ اپنے سکول کے ذہین طالب علموں میں ان کا شمار ہوتا ہے کرکٹ کے بہت اچھے کھلاڑی ہیں۔

بابر علی یہ شیخ صفدر علی کے چھوٹے صاحبزادے ہیں یہ بھی گورنمنٹ ہائی سکول میں ساتویں جماعت کے طالب علم ہیں اچھے طالب علم ہونے کے ساتھ ساتھ بہت اچھے کھلاڑی بھی ہیں اپنے اساتذہ کا بہت احترام کرتے ہیں والدین کی بہت خدمت کرتے ہیں اپنے سکول کے ذہین لڑکوں میں شمار ہوتے ہیں۔

محمد یونس محمد یونس الحاج کمال دین کے چھوٹے صاحبزادے ہیں گورنمنٹ ہائی سکول کے ساتویں جماعت کے طالب علم ہیں سکول کی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اساتذہ کرام اور اپنے ساتھیوں کی بہت عزت کرتے ہیں محمد یونس کرکٹ کے بہت اچھے کھلاڑی ہیں اور پابند صوم وصلوٰۃ ہیں۔

شیخ محمد مبین۔ شیخ مبین صفدر علی کے چچازاد بھائی ہیں۔ یہ بھی اپنے والد محترم عبداللہ کی طرح کپڑے

کے بہت بڑے تاجر ہیں اور سیاسی و سماجی کارکن ہیں ۔ کچھ عرصہ سی آئی
کے محکمہ میں بھی خدمت سرانجام دے چکے ہیں اور بہت ملنسار ہیں لب
بچوں سے بہت پیار کرتے ہیں ۔

فیض محمد

فیض محمد شیخ بدرالدین کے چھوٹے صاحبزادے
جو اپنے والد کی طرح صوم وصلوٰۃ ہیں اور گبرو
گورنمنٹ ہائی سکول کے ذہین طالب علم ہیں ۔ اپنے سے بڑوں کا
بہت احترام کرتے ہیں اور والدین کے خدمت گذار ہیں ۔

marfat.com

صحافیانِ کہروڑپکا

احمد سلیم مظہر

روزنامہ امروز کے علاقائی نامہ نگار احمد سلیم مظہر چغتائی کہروڑ پکا کی بزرگ ہستی
حافظ محمد یار صاحب کے فرزند ہیں۔ ۱۹۷۰ء میں آپ نے آئینہ کہروڑ کے نام سے
کہروڑ پکا شہر کی ایک مختصر تاریخ بھی لکھی۔ ۱۹۶۰ء میں آپ کے بھائی جناب
محمد حنیف اظہر ادیب چغتائی مرحوم نے کہروڑ پکا میں انجمن شبان المسلمین کی بنیاد ڈالی
اس انجمن کے موجودہ صدر احمد سلیم مظہر ہیں۔ حال ہی میں گورنمنٹ ہائی سکول کہروڑ پکا،
کی صد سالہ تقریبات کے موقع پر شائع ہونے والے خصوصی مجلّہ آپ کی زیرادارت شائع
ہوا۔ سرائیکی اور اردو نثری مضامین اور انشائیے لکھتے ہیں۔ ماہنامہ "الشفاء" کہروڑ پکا
کے ایڈیٹر بھی ہیں۔ حال ہی میں آپ نے ایم اے۔ ایل ایل بی کے امتحانات پاس کئے ہیں۔

سید ریاض شاہد

سید ریاض شاہد بھٹو عہد حکومت میں روزنامہ مساوات اور سنگِ میل کے نمائندہ
تھے۔ آج کل آپ دھنوٹ کے قریب بستی نانے والہ میں طبی خدمات انجام دے رہے ہیں

شاہد تبسم

روزنامہ نوائے وقت کے علاقائی نامہ نگار ہیں۔ کچھ عرصہ قبل آپ روزنامہ عدل
اور آفتاب سے بھی منسلک رہے۔ سرکاری دفاتر کی کارکردگی کے بارے میں تفصیلی

خبریں اخبارات کو بھیجتے ہیں۔ آپ انجمن صحافیان کہروڑ پکا کے قائد حزب اختلاف بھی ہیں۔

عقیل طاہر زئی

عقیل طاہر زئی ایک نوجوان اخبار نویس ہیں۔ کچھ عرصہ تک ماہنامہ الشفاء بھی نکالتے رہے۔ روزنامہ آفتاب سے بھی منسلک رہے۔ آج کل روزنامہ جنگ لاہور کے علاقائی نامہ نگار ہیں۔

محمد اسحاق عرف گنجو چیئرمین

بھٹو عہد حکومت میں صحافت کے میدان میں قدم رکھا۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے سرگرم کارکن ہیں۔ آج کل روزنامہ سنگ میل ملتان کے علاقائی نامہ نگار ہیں۔

ایس جاوید بخاری

ایس جاوید بخاری پہلے پہل روزنامہ اعلان، عدل ملتان سے منسلک رہے انجمن صحافیان کہروڑ پکا کے مشترکہ پریس فوٹو گرافر بھی منتخب ہوئے۔ یونین آف فوٹو گرافرز کہروڑ پکا کے جنرل سیکرٹری ہیں آجکل ہفت روزہ کارنامہ لودھراں کے علاقائی نمائندہ ہیں۔ سلسلہ دار سحاب کہروڑ پکا کا پریس فوٹو گرافر بھی آپ کو مقرر کیا گیا ہے۔

محمد سراج الدین

محمد سراج الدین کہروڑ پکا کے مشہور وثیقہ نویس اور اشٹام فروش ہیں۔ چند برس قبل آپ بھی

marfat.com

صحافت سے وابستہ تھے۔ روزنامہ آفتاب کے ملاقاتی نامہ نگار رہے۔

حافظ محمد رمضان

حافظ محمد رمضان مذہبی رسائل کے نمائندہ ہیں۔ ترجمان اسلام کے تقسیم کار بھی ہیں۔ انجمن صحافیان کہروڑ پکا کی مجلس عاملہ کے رکن ہیں۔

خالد محمود راشد

خالد محمود راشد جماعت اسلامی کہروڑ پکا شاخ کے سرگرم کارکن ہیں۔ روزنامہ ائے وقت ملتان کے سابق نامہ نگار ہیں۔
پ کی تصنیف "رزق حلال" بہت مقبول ہوئی۔ مورخہ ۲۸ جون ۱۹۷۶ء روز سوموار دس بجے صبح آپ نے وصال فرمایا۔ آپ کا مزار واقع قبرستان رگاہ اکرمیہ واقع ہے

حکیم حافظ محمد یوسف چغتائی

حکیم حافظ محمد یوسف چغتائی ۱۹۲۸ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۵۲ء ں آپ نے ایک طبی رسالہ ماہنامہ "الشفاء" کا اجراء کیا۔ جو ب تک باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ ماہنامہ "الشفاء" کا بخاری نمبر" اور "تاریخ کہروڑ کا ایڈیشن" شائع کرکے آپ نے عوام کے دل جیت لئے۔ کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ اور مستند طبیب۔
حکیم حافظ محمد یوسف چغتائی ایک کہنہ مشق صحافی ہیں۔ کچھ عرصہ

marfat.com

نوائے وقت لاہور اور امروز لاہور کے علاقائی نامہ نگار بھی رہے۔ گزشتہ برس انجمن صحافیان کہروڑ پکا کے صدر منتخب کیے گئے۔ آج کل ماہنامہ الشفاء کے مدیر مسئول ہونے کے علاوہ آپ روزنامہ مشرق لاہور کے اعزازی نامہ نگار بھی ہیں۔ آپ کا مطب شمالی سرکلر روڈ چوک بخاری میں واقع ہے۔

میاں شوکت حسین بھٹی

کہروڑ پکا میں مشہور علمی خانوادہ کے چشم و چراغ، محب وطن، باہمت اور باکردار نوجوان میاں شوکت حسین کا شمار علاقہ کی ممتاز سماجی شخصیات میں ہوتا ہے۔ میاں صاحب نے ابتدائی تعلیم کہروڑ پکا سے حاصل کی۔ پھر گورنمنٹ کالج ملتان سے گریجویشن کی۔ جہاں وہ پولیٹیکل سائنس سوسائٹی کے جنرل سیکرٹری بھی منتخب ہوئے۔ عوامی خدمت کے جذبے سے سرشار اس نوجوان نے ۱۹۷۱-۷۲ء میں سیاسیات میں ماسٹر ڈگری حاصل کر لی۔ پھر ۱۹۷۳-۷۴ء میں ایل ایل بی کا امتحان پاس کیا۔ شروع شروع میں کچھ عرصہ تک وکالت بھی کی۔ مگر ذہن سیاسی اور سماجی خدمات کی طرف راغب ہونے کے باعث وکالت کا پیشہ راس نہ آیا۔

۱۹۷۹ء کے بلدیاتی انتخابات میں یونین کونسل نمبر ۱۷۵ علی پور کا جو تحصیل لودھراں کے چیئرمین منتخب ہوئے۔

marfat.com

الوداع یا رسول اللہ

ع ترکِ صحبت جاناں نہ اختیارِ من است

آج ۲۸ دن گذر چکے ہیں۔ مدینہ سے جدائی ہو رہی ہے کل صبح روانگی ہے اس سفر کی مدینہ میں آخری شب ہے۔ رات غمِ فرقت کے خیال میں کروٹیں لیتے گزری۔ تہجد کے بعد صبح کی نماز پڑھی عمرہ کے لئے احرام باندھا طلوعِ آفتاب کے نوافل ادا کئے۔ نگاہوں کے سامنے آقائے دو جہاں کا روضہ ہے با دیدۂ نم لڑکھڑاتے ہوئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا جدائی اور روضۂ رسول سے جدائی دل کی حالت متغیر ہونے لگی۔ آہ! میں اپنے آقا سے دور ہو رہا ہوں۔ آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ سسکیاں لیتے ہوئے بڑی مشکل سے دل کو سنبھالا اور مواجہۂ رسول کے قریب ہُوا۔

الوداع یا رسول اللہ الوداع

الفراق یا حبیب اللہ الفراق

الوداع یا قرۃ عینی الوداع

الفراق یا راحۃ قلبی الفراق

رخصت اے اللہ کے رسول ہائے جدائی اے اللہ کے حبیب

خانقاہ پیر برہان الدینؒ

marfat.com

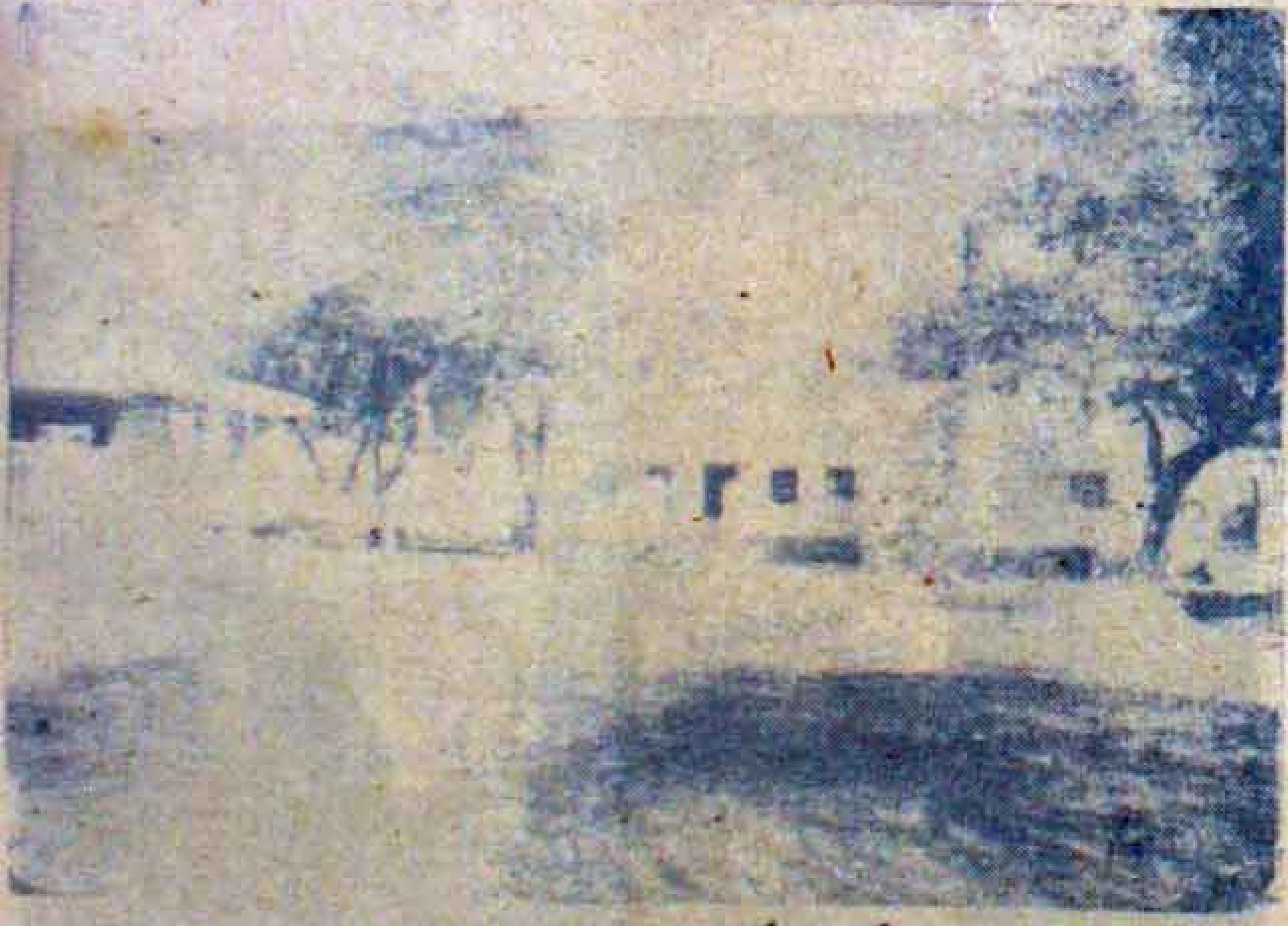

درگاہ اکرمیہ

احمد سلیم مظہر مصنف کے چھوٹے بھائی

محمود الحسن
عباسی

marfat.com

مولانا منظور الحق فاروقی

ایک اخبار نویسوں کی تصویر

منور لغاری انسپکٹر پولیس

احمد سلیم مظہر جغتائی

سید اقبال رضوی

نواب امان اللہ خان

marfat.com

سید مجاہد عباس رضوی

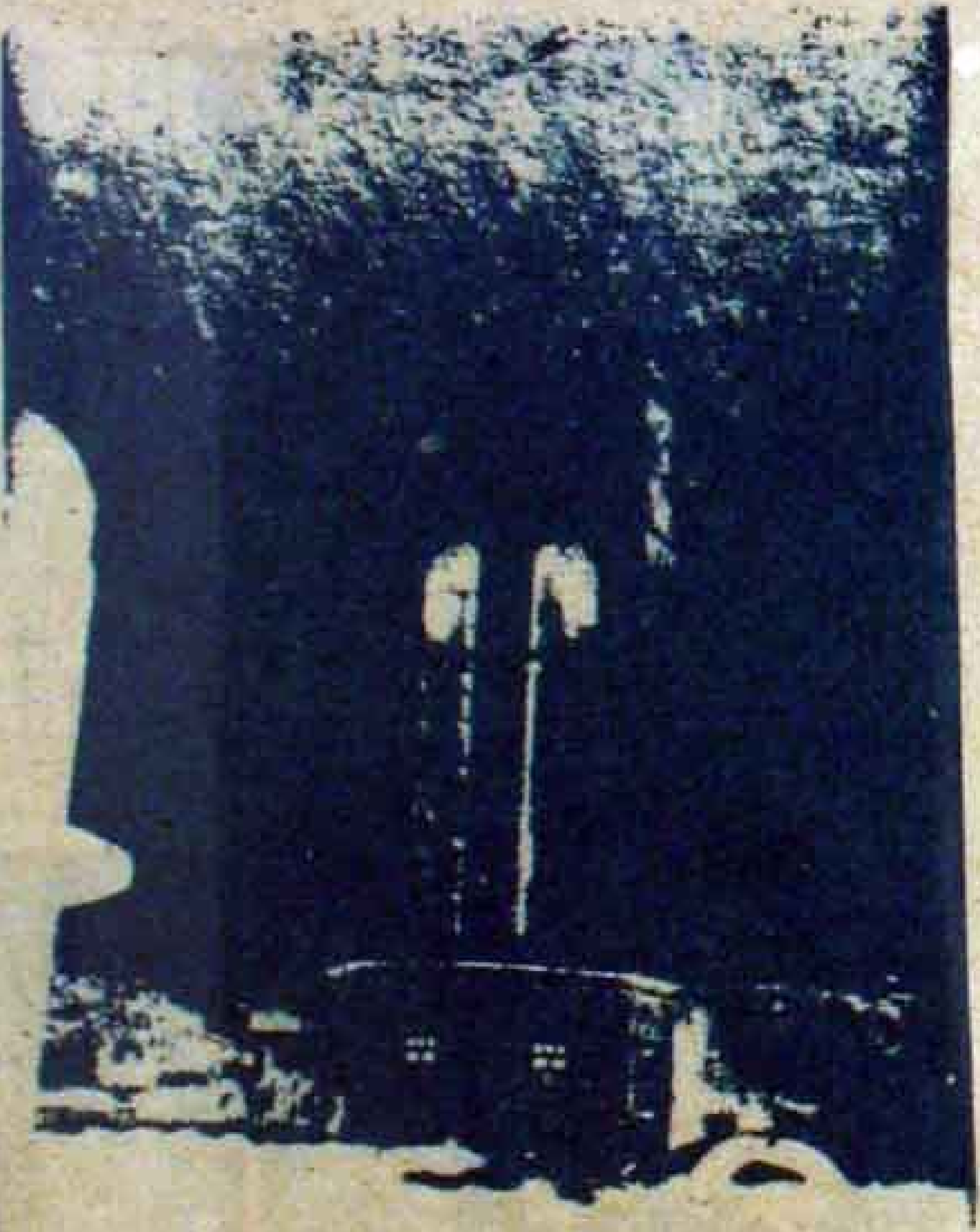

واٹر ورکس

رانا حسن شیر

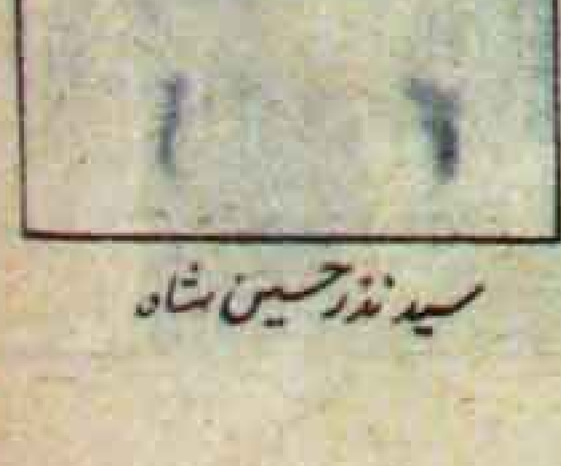

سید نذر حسین شاہ

محمد صدیق خان کانجو ایم این اے

marfat.com

مولانا الحاج حافظ عبد الحمید شاکر چغتائی

مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ

عبد القدیر بریار

مجاہد اختر یحییٰ چغتائی

صاحب کتاب نواب امان اللہ کے ہمراہ

marfat.com

صاحب کتاب

صاحبزادہ حافظ صاحب یار خان مرحوم

حافظ ریاض احمد مرحوم (ریشی)

صوفی عبدالرحمان کھیم مرحوم

حکیم سراج احمد اریا

میاں عبدالرحیم مرحوم

حواریٔ معصوم

حافظ جاوید اقبال پیرزادہ گکھڑ

مصنف اور قاری عبداللطیف

سید محمد شاہ رضوی مرحوم

ملک جہانسا

marfat.com

ملک مقبول جوئیہ مرحوم

ملک اقبال جوئیہ

حاجی ملک سردار جوئیہ

ملک مسعود جوئیہ

marfat.com

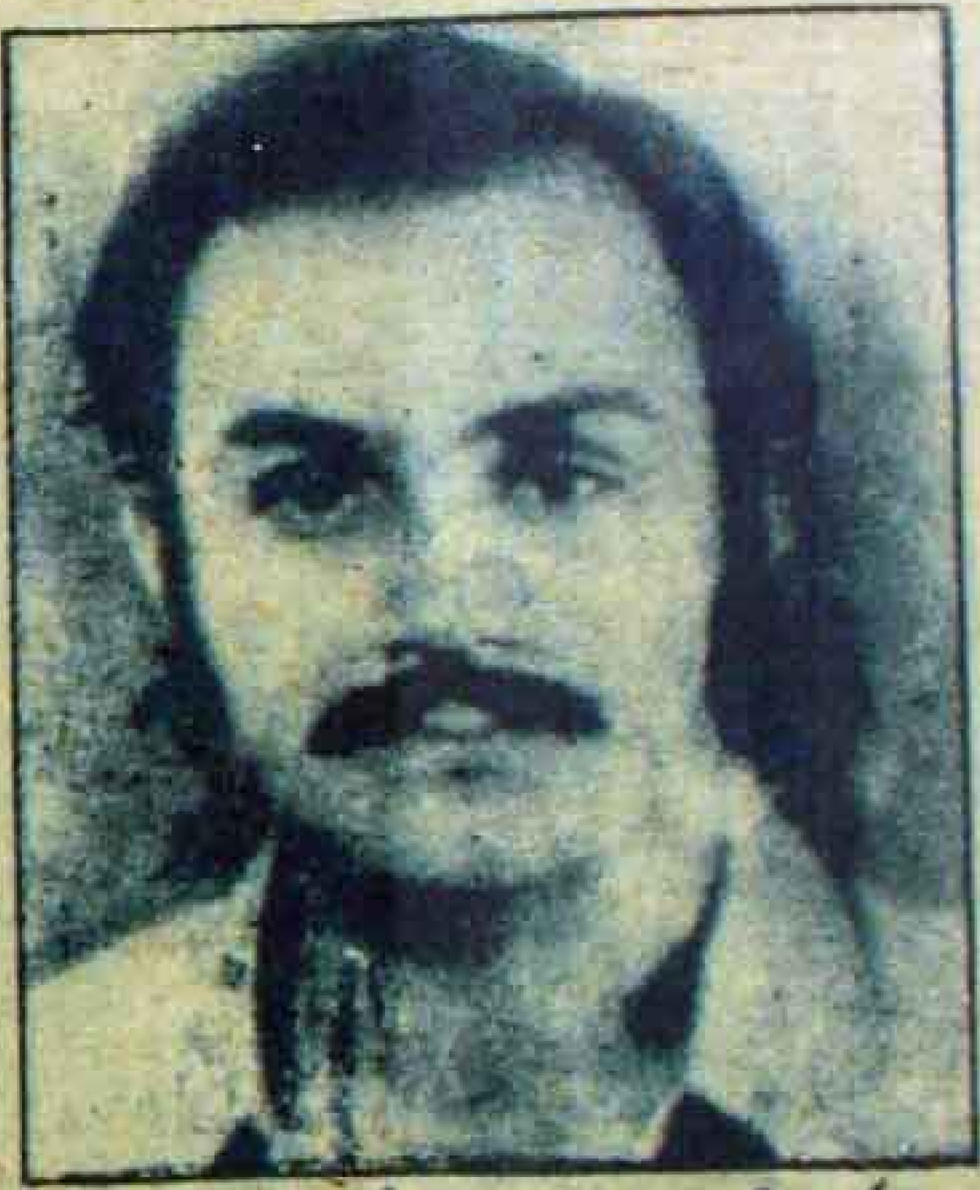

ملک محمود خان جوئیہ (مرحوم)

سید زوار حسین بخاری

خان عبدالشکور خاں

آفتاب میمن

میاں منظور احمد [illegible]

ملک شاہ ناصر - ایم پی اے

marfat.com

مولانا مودودی مرحوم

سید چراغ الہی شاہ

الحاج خورشید احمد کا بجر

marfat.com

ایک چاند چار ستارے

الطاف حسین

اشفاق احمد بھٹی بی کام

حاجی مستری اللہ ڈیرایا

محمد اکبر بھٹی

مشتاق احمد بھٹی

marfat.com

بریگیڈئر سید علی شاہ رضوی مرحوم

سید ظہور حسین بخاری مرحوم

marfat.com

امیر شریعت بخاری مرحوم

marfat.com

ملک محمد نواز خان مرحوم کی یادگار تصویر

marfat.com

کونسلر بلدیہ سیٹھ ضمیر سے مدیر الشفاء انٹرویو لے رہے ہیں

جاوید بخاری فوٹوگرافر

marfat.com

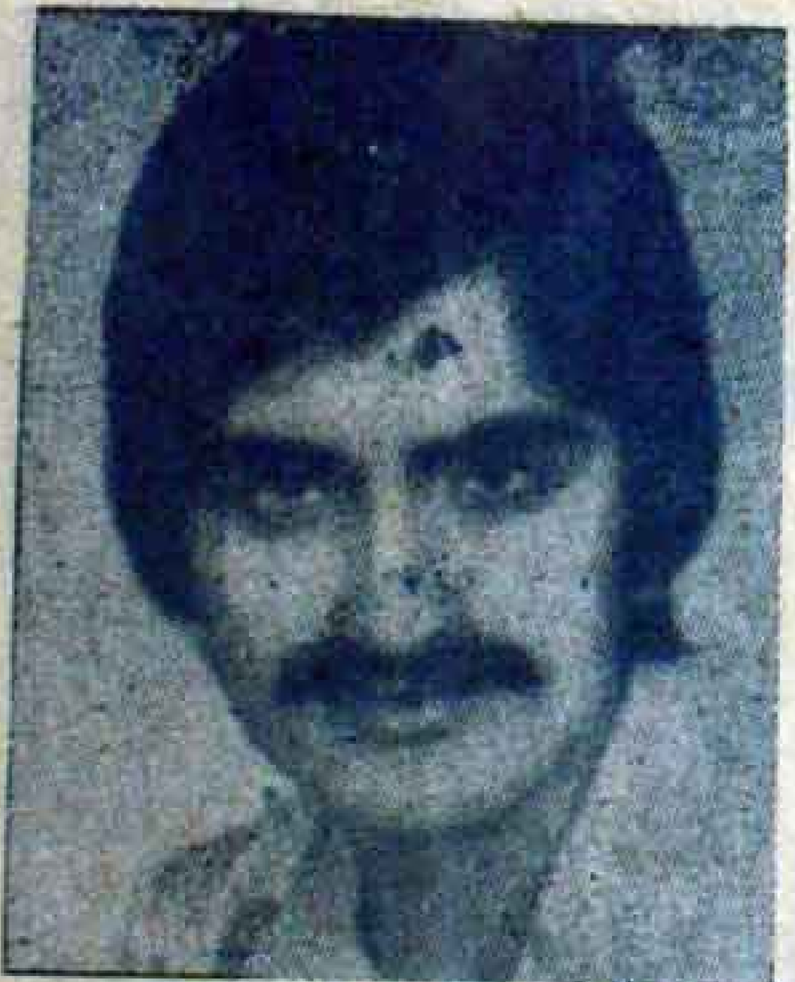

عمر دراز پوسٹل کلرک

میاں عبدالحکیم بریار

نواب شاد عالم مرحوم

مینجر قومی ڈائجسٹ

عبدالعزیز تھیم

مرزا توفیق بیگ

marfat.com

جناب حکیم حافظ محمد یوسف چہ

کھڑ و ڑ پکا میں نوائے وقت کے

نامہ نگار مقرر کئے گئے ہیں. آپ سرکاری

و غیر سرکاری جلسوں اور دوسری

تقریبات میں نوائے وقت کی نمائندگی کے

مجاز ہوں گے۔

بشیر احمد

مینیجنگ ایڈیٹر

marfat.com

الحاج غلام سرور (زخمی)

ایک ڈرائیور

سید محمد شاہ ڈرائیور

marfat.com

پرنسپل: زرعی کالج [illegible]

سید محمد امین شاہ حکیم ناگ شاہ

الحاج بشیر احمد صاحب سکم

نواب امان اللہ کسانو

marfat.com

مدیر الشعاع [illegible]

الحاج ملک حسن عسکری چیف ایڈیٹر بلدیہ ایڈریس دے رہے ہیں

مسمریزم شہرت
اشیا بچایا جاتی

درگاہ اکبر شاہ اندرونی حصہ

دربار عالیہ اور ...

مسعود خاں الی

نوید احسان

marfat.com

قرآن حکیم پر ایک مجلس مذاکرہ

رانا محمد اختر

marfat.com

سید ارشاد حسین شاہ رضوی

میاں شوکت حسین کھوجہ

رانا حمید شہیر

اللہ دسایا پہلوان

ایک یادگار جلسہ

marfat.com

مفتی علامہ [illegible] مرحوم

علامہ صاحبزادہ احمد خورشید

بشیر علامہ [illegible] اور

صاحب کتاب

ڈی آئی جی پولیس میجر ضیاء الحسن

marfat.com

صاحب [illegible]

الحاج حافظ محمد [illegible] چشتی

[illegible]

رحیم الدین میڈیکل سٹور

ماسٹر محمد احمد جمیل قریشی

marfat.com

شیخ حاجی نواب دین

شیخ حاجی کمال دین

اختر علی

محمد صالحین

شیخ محمد یوسف

شیخ صفدر علی

شیخ محمد حبیب

سلیم

محمد یونس

شیخ مشتاق احمد

بابر علی

marfat.com

شیخ حبیب الدین مرحوم

سید شبیر شاہ رضوی
ملاں شیر حسین بلہ یار کھرڑیاں

قاری صاحب جہلم

حکیم رشید محمد اسحاق مرحوم جہلم

marfat.com

وزیر خان

حوالدار مختار

الحاج محمد اسلم خان طاہری

الحاج محمد ساجد چغتائی

مقیم مکہ مکرمہ سعودی عرب

مرزا طاہر بیگ

marfat.com

Name [illegible]

Designation Stringer Corresbondent
Daily "IMROZE" Multan
at Kahror Pakka
20. 2. 64

Daily IMROZE Lahore
[illegible]
Editor

THE DAILY "…OZE"

Signature [illegible]

محمد اکرام چغتائی اپنی مخطوطات اسلام آباد میں
شاندار نمائش کر رہے ہیں۔ چادریں دیکھی پر شر

marfat.com

[illegible]

CRAFTS PEOPLE

کھروڑ پکا کے معمر ترین بزرگ حکیم ماسٹر رحمت اللہ صاحب

الحاج حافظ صاحب یار خاں مرحوم لودھی

رانا جنگ شیر صاحب ایڈوکیٹ
چیئرمین مرکز کونسل

نواب امان اللہ خاں
ممبر ڈسٹرکٹ کونسل

الحاج اللہ بخش چغتائی - برادر بزرگ
مدیر الشفاء - بہاول پور